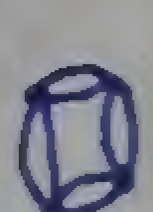
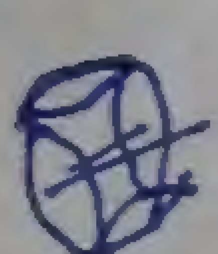




158 years old Book

Hundred years old Book

This book belongs to Mirza Sohrab Beg.

104

The History
of
Persia -
translated from
Conder's Modern
Traveller
by
Moonshee Hossinee
1845

تاریخ ایران

منشی حسینی مدرس مدرسۂ انگریزی کے نے

کونڈر صاحب کی کتاب سے اردو زبان مین

سنہ ۱۸۴۵ عیسوی مین ترجمہ کیا

دہلی اردو اخبار پریس مکان مولوی محمد باقر صاحب واقعہ گزر اعتقاد
خان مین باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا
سنہ ۱۸۴۵ء

مہر دولت گورنمنٹ بہادر

زیبندہ نوابستان معظم ان یشر خاص عہدہ فیض گستر حضرت ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ
انگلستان اشرف الافراد ہز اکسلنسی دی رایٹ آنریبل سر جان
لیارڈ میار لارنس بارنٹ نیٹ گرانڈ کراس آف دی
موسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھ نائٹ اینڈ
گرانڈ ماسٹر آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی
اسٹار آف انڈیا ام السلطنت گورنر جنرل بہادر اعظم ممالک محروسہ
سرکار معظمہ قیصر کشور ہندوستان سنہ ۱۸۶۴ م

بعہد ملکہ معظمہ

شہنشاہ سلیمان جاہ کیوان بارگاہ خاقان و قیصر سلطان البحر و البر
معزز القاب سعید بخت بادشاہ انگلستان و آئرلنڈ و فرمانرواے
ممالک ہند نامور دین مسیحا ملکہ معظمہ وکٹوریا

فہرست تاریخ ایران

فتح علیشاہ	۱۸۶
آبادی ایران کی	۱۹۴
آمدنی ایران کی	۱۹۵
حال لڑائی کا روسیون سے	۲۰۰
سیرت ایرانیون کی	۲۲۲

کتبہ مسجد حضرت [illegible] ۱۱۰۶ ہجری

کتبہ حضرت شاہ [illegible] ۹۳۱ ہجری

کتبہ حضرت [illegible] ۹۲۷ ہجری

کتبہ جامع مسجد ۹۴۳ ہجری

کتبہ قبہ کہنہ ۹۷۵ ہجری

کتبہ مسجد [illegible] عہد [illegible] ۹۳۹

تاریخ ایران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فارسی کے تاریخ نویس اوس ملک وسیع کو جو کہ مغرب اور جنوب کیطرف دریائے جیحون کے واقع ہی ایران لکہتے ہین اور وہ ملک جو کہ دوسری طرف دریائے مذکور کے ہے توران کہلاتا ہے — حقیقت مین ایران مراد اوس ملک سے ہیے جو کہ حال کے ایران سے شمالی مشرقی طرف واقع ہے اور عراق اور فارس سے جدا ہے — لیکن اوس زمانہ مین ایران اوس تمام ملک کو کہتے ہین جو کہ بیچ مین عرب اور ہندوستان اور تاتار اور بحر ہند کے واقع ہے

تمام فارسی کے تاریخ نویس سوائے مصنف دبستان کے کیومرث کو ایران کا پہلا بادشاہ کہتے ہین — یہہ بادشاہ بیٹا تہا یسان عجم کا اور پوتا حضرت نوح علیہ السلام کا جو کہ بانی تہے خاندان پیشداد کے — یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اوس بادشاہ نے اپنی رعایا کو ظلمت جہالت سے نکالا — وہ سالہاسال تک دیوؤنسے لڑتا رہا اور آخر کار بامداد اپنے ملک کے شیرون اور چیتون کے اونپر فتحیاب ہوا اور بعد اوس فتح غریب کے طرف دار الخلافت بلخ کے مراجعت کی جہان اوسنے وفات پائی اوراوسکے بعد اوسکا بیٹا ہوشنگ بادشاہ ہوا

۲ — ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ دشمنان ہولناک فقط چند روز کے لئے زیر ہوئے تہے کیونکہ طہمورث ہوشنگ کے بیٹے کا لقب دیوبند صرف اس وجہہ سے ہے کہ وہ بہ اعانت شہراسپ اپنے وزیر کی دانائی کے ان دیوؤنسے لڑا — جو دیو کہ اسیر ہو گئے تہے اونمین سے بعضون نے بادشاہ کو لکہنا پڑہنا سکہایا اور اسکے عوض مین اونکی جان بخشی ہوئی — اِس بادشاہ کے بعد اوسکا بہتیجا جمشید اوسکا جانشین ہوا — یہہ بادشاہ بہت معروف ہے اسنے چہل منیار کو بنا کیا اور اہل ایران شروع کرنا سال شمسی کا اور تقرر نوروز کا اور تقسیم کرنا لوگونکا چار گروہ پر یہ سب اسی بادشاہ سے منسوب کرتے ہین — شروع اس بادشاہ کی سلطنت کا نہایت نجابت ور اور مبارک تہا لیکن انجام مین بسبب اوسکے تکبر اور غرور کے لوگ اوس سے نفرت کرنے لگے اور ان خطاؤنکے نتیجہ مین ملک اوسکے ہات سے جاتا رہا ضحاک شام کے بادشاہ نے اوسکے ملک کو محاصرہ کیا اور بیچارہ کم بخت جمشید تاب لڑائی کی نلاکر بہاگا اور ضحاک کے سردارون نے سیستان اور ہندوستان اور چین تک اوسکا تعاقب کیا — سرگذشت اس بادشاہ کی جلاوطنی کی ایک نہایت دلچسب افسانہ ہے — آخرکار وہ گرفتار ہوا اور آرہ سے چیرا گیا — نام ضحاک کا جسکو فارسی کے تاریخ نویس لکہتے ہین کہ اوسکے کندہون پر دو سانپ تہے اب بہی مکروہ ہے اوسنے ایک ہزار برس تک سلطنت کی اور آخر کو ایک سرکشی مین جو بسبب اوسکی ظلم رانی کے برپا ہوئی تہی ایک اصفہان کے لوہار کے ہاتہہ سے جسکا نام کاوہ تہا مارا گیا اور بعد مرنے ضحاک کے فریدون ایک شاہزادہ خاندان پیش داد کا جو کہ طہمورث کی اولاد مین تہا تخت پر بیٹہایا گیا — کاوہ کا دامن مغرق جواہرات سے ملقب بہ درفش کاویانی بادشاہی علم رہا تاوقتیکہ ایران کو مسلمانون نے

نے فتح کیا — فریدون نیک خصال کے تین۳ بیٹے تھے یعنے سلم تور اور ۳
ایرج جنمین اوسنے حالت ضعیفی مین تقسیم ملک کا ارادہ کیا — دو بڑے بھائی
ضحاک بیٹی سے تھے اور تیسرا ایران کی ایک شاہزادی سے — تمام اضلاع
مغرب کے سلم پر مقرر ہوئے جنکا نام بعدہ روم مشہور ہوا اور تاتار مع بعضے
اضلاع چین کے تور کے حصہ مین اور ایران ایرج کے حصہ مین آیا — چونکہ
بموجب اس انتظام کے مقام تخت گاہ جو کہ نہایت اچھا اور زرخیز تھا چھوٹے
بھائی کو ملا دونو بھائیون نے نہایت ناخوش اور رنجیدہ ہوکر چاہا کہ اوسکو
مار ڈالین — فارسی کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ ان سنگ دلون نے اوسکا
سر کاٹ کر فریدون کے پاس بھیجا — بروقت دیکھنے اس حال کے فریدون
دیوانہ وار دردناک و غضبناک ہوکر دست بدعا ہوا کہ اے بارخدا! اس مظلوم کا
بدلہ لینے والا پیدا کر — ایرج کی بیٹی پشنگ فریدون کے بھتیجے سے منسوب تھی
اور اسکی بیٹی سے جسکا نام منوچہر تھا اب بڈھے بادشاہ کی امید زندہ تھی —
بروقت حاصل کرنے سن تمیز کے یہہ بادشاہزادہ اپنے چچاؤن سے لڑا اور
اون دونو کو مارکر نہایت حشم اور تزک کے ساتھہ مراجعت کی اور فریدون سے
تاج سلطنت کا حاصل کیا — اکثر فارسی کے تاریخ نویس لکھتے ہین کہ ایرج
سے ایران نکلا ہے اور تور سے توران — سچ اور جھوٹ حال مرقومہ بالا کا
صرف اس بات سے واضح ہوسکتا ہے کہ فارسی کے تاریخ نویس اس
بادشاہ کی سلطنت پانسو برس کی لکھتے ہین جو قابل یقین کے نہین ہے
— یہہ واضح ہوتا ہے کہ اول ہاتی پر فریدون ہی سوار ہوا تھا اور اس حیوان کو
ہی لڑائی مین کام مین لایا تھا واضح ہوتا ہے کہ منوچہر نے

اکیسو بیس برس سلطنت کی بعد اس بادشاہ کے اوسکا بیٹا نوذر تخت نشین ہوا لیکن
ساتویں برس اوسکے جلوس کے افراسیاب بیٹا پشنگ توران کے بادشاہ کا اوسکے
ملک پر تاخت لایا اور اوسنے اوسکو شکست دیکر مار ڈالا — ایران تا وقت عہد
کیقباد کے زیر حکم توران کے رہا اس بادشاہ سے نسل کیون کی شروع ہوئی
اور اوسکے عہد مین رستم نام ورنے افراسیاب کو شکست دیکر دریائے جیحون
کے پار بہگا دیا اور اوس دریا سے دونو سلطنتون کی حد ہو گئی — لیکن فتنہ تہوڑے
ہی دنون کے لئے بیٹہا تہا — بیچ عہد کیکاؤس کے تاتاریون نے دریائے
جیحون کو عبور کرکے ایران پر حملہ کیا مگر رستم نے ہر دفع ان دشمنونکو دفع کیا — مگر
یہہ بات کیخسرو کے عہد مین جو کہ جانشین اور پوتا کیکاؤس کا تہا ہوئے کہ افراسیاب کو
بالکل شکست ہوئی اور مارا گیا بسبب اس فتح کے سمرقند اور بخارا ایرائیونکے تحت
تصرف مین آیا — یہہ واردات حضرت عیسے سے پانسو ساٹہہ برس پہلے کی ہے
کیونکہ سائی رس اوسی زمانہ مین ہوا اور یہہ گمان ہوتا ہے کہ یونانی کیخسرو کو سائی رس
کہتے ہین   جس قدر مستحکم اور وسیع تاریخ نویسون نے اگلے زمانہ کے ایران کو
لکہا ہے ویسا ٹہیک اوس زمانہ مین نہین ہو سکتا تہا اس جہت سے ابتدا سے لکہنا
اس تاریخ کا ساتہہ ترتیب اور صحت کے دشوار ہے   اگلے زمانے مین
کوئی سلطنت اکثر اوقات بجز دار السلطنت اور ایک خردی گرد و نواح کے ملک کی
زیادہ نہ تہی کیونکہ مثال بیلن اور نینوی اور ٹرائی اور میم فس کے بیچ مصداق اس
کلام کے موجود ہے — درمیان گرد نواح کے بادشاہون کے تنازع درباب
حاصل کرنے تسلط کے ہوتا تہا اور جو زبردست نکل تا تہا اوسکو سب اپنا سردار
مانتے تہے اور اوسکا لقب شہنشاہ ہوتا تہا اور سردار مان نا یہہ تہا کہ کمزور بادشاہ

بادشاہ خراج دیا کرتے تہے اور ادا نہ کرنا خراج کا سرکشی تصور کی جاتی تہی مگر یہ بادشاہان خراج گذار اپنے ملک مین اختیار اور قدرت تمام رکہتے تہے اور آپس مین برابر تہے اور اگر حسب اتفاق مناسب جانتے تہے تو اپنے شہنشاہ سے منحرف ہوکر کسی اور زبردست کی متابعت کرتے تہے — انتظام جواب برما اور سیام وغیرہ مین جاری ہے وہ انتظام مذکورہ سے بہت مشابہ ہے — دور کے اضلاع ترکستان کے حقیقت مین چہوٹی سلطنتین ہین اور سوا خراج گذاری کے اوپر کسی نوع کی روک نہین ہے بجز اسکے کہ مذہب اسلام کے امام کی مطابعت کرتے ہین سلطنت ملک جرمنی کی بہی اول اسی قماش کی تہی جس جگہ سے کہ تاریخ قابل اعتبار ہے اوس جگہ ذکر شاہ ایران کا بہی ہے جسکی سلطنت موروثی بیچ گرجستان اور خرجستان کی معلوم ہوتی ہے لیکن اوسکی حکومت اوپر بعضے اضلاع شام اور عرب کے بہی تہی — اور بادشاہ شنار اور السرا اور کوم کے اوسکے ہم عہد تہے وقت حاجت کے یہہ اوسکے اور وہ انکے مددگار تہے — ان بادشاہون کا عہد ایک ہزار نوسو برس پہلے حضرت عیسے کے اور چار سو تینتیس برس بعد حضرت نوح کے طوفان کے تہا — پہلے سے اس زمانہ کے مصر نہایت طاقتدار سلطنت تہی اور یہہ واضح ہوتا ہے کہ یہہ شہر صرف بسبب تجارت ہندوستان اور عرب کے متمول ہوا — اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ملک آباد تہے اور پہلے تک قومین جم اور سیم کی اوپر کنارون دریائے سندہ اور بحر جنوب کے قدیم سے بستی تہین — جو ملک کہ اب ایران کہلاتا ہی اوس پر ہمیشہ تنازع رہا ہے اور کتنی ہی قومین اس ملک پر حکومت حاصل کرنے کے لئے لڑتی رہی ہین ایران کے ایلم کے پہاڑون اور گرم ملک خلیج فارس اور وسیع میدانون تک ...

۶ ایران اور زرخیز کنارون دریائے ہل منڈ اور دریائے سندہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قومین مختلف عادات اور خصلت کی اونمین آباد تہین اور اونکے جدے جدے خودسر بادشاہ تہے ۔ کیومرث جو کہ مبدا خاندان پیش داد کا تہا اوسکا تخت گاہ شہر بلخ تہا اور ایشیا کے لوگ اس شہر کو سب سے قدیم کا شہر کہتے ہین کیونکہ اسکا نام ام البلاد اسی جہت سے ہے ۔ یہہ شہر کسی طور پر تخت گاہ ایران کا نہین ہوسکتا تہا بجز اسکے کہ اوس زمانہ کا ایک نہایت طاقت دار بادشاہ اوسمین مقیم تہا، اور ہونا ایران کا زیر حکم بادشاہان بلخ کے بموجب عقل کے درست نہین معلوم ہوتا کیونکہ لڑائیان جو درمیان عہد خاندان کیونکے واقع ہوئین وہ سب ہمیشہ قریب دریائے جیحون کے ہوئین رستم جسکی فردوسی نے بہت تعریف کی ہے کابل کے ایک بادشاہ کا پوتا تہا اور تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ پہلوان چارسو برس تک لڑائیونمین کارہائے نمایان کرتا رہا تا وقتیکہ کابل اور زابلستان اور سیستان کیخسرو نے اوسکو بطریق میراث کے دئے ۔ ان ملکون کے بخشنے کا اختیار بادشاہ بلخ کو نہ تہا کیونکہ یہہ ملک رستم ہی کے تہے ۔ جمشید جسنے پرسے پولس یعنے چہل منار بنایا تہا اور جو کیومرث سے چوتہا بادشاہ معلوم ہوتا ہے بیشک ایک علیحدہ ملک اور خاندان کا تہا ۔ اوسکی سلطنت بموجب لکہنے فردوسی کے سات سو برس رہی اور رستم کو کہتے ہین کہ اسکی اولاد مین سے تہا ۔ یہہ قابل یقین کے ہے کہ بادشاہ چہل منار کا تاب مقابلہ شاہ اسیریا کے نہ لاکر سیستان کو چلا گیا اور تا وقتیکہ فارس زیر حکم اسیریا کے رہا ایک خاندان شاہ ایران کا اوپر کنارون ہل منڈ کے قایم رہا [illegible]م نہین کہ حقیقت مین ضحاک کون تہا ۔ بعضے گمان کرتے ہین کہ یہہ وہ نمرود ہے جسکا

جسکا انجیل مین ذکر ہے لیکن اسکے لئے کوئی وجہہ موجہہ نہین — یہہ کہا گیا ہے ۷
کہ شداد شاہ شام کی اولاد مین سے ہے اور بعضے اوسکو عرب کہتے ہین —
شداد بیٹا آد کا عرب کے بادشاہون مین نہایت نامور بادشاہ ہوا اسنے ایک
بہت عالیشان محل اور باغ بنایا جسکا نام اوسنے باغ ارم رکہا — یہہ شداد
اریم کی اولاد مین یعنے ارمنون یا شامیون کی نسل مین سے تہا اور بعضے سردار
اسس خاندان کے بموجب تاریخ نویسون عرب کے عراق مین بہت نامور ہوئے
— ہارت الریش نے جوکہ ایکسوان بادشاہ عرب کے خاندان ہمیار کا ہتا
اپنا ملک بہت بڑہایا یعنے کنارہ ہندوستان تک اوسکی حکومت تہی اور عراق
اور آذربائیجان کو بہی فتح کیا لیکن اسپر بہی یہہ لکہا ہے کہ وہ منوچہر ایران کے
بادشاہ کی مطابعت کرتا تہا جسکا وہ ہمعہد تہا اور یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ مغرب کیطرف
کوئی ایسا ملک نہ تہا جو منوچہر کے زیر حکم نہ تہا تاریخ نویس یونان کے سلطنت
مڈیا کو ایران کی سلطنت سے علیحدہ لکہتے ہین اور فارسی کے تاریخ نویس صرف
ایران ہی کا ذکر کرتے ہین جس سے ہمین سمجہنا چاہئے سلطنت بلخ اور سیستان
کی — جس زمانہ مین کہ ان ملکون کے بادشاہ ہمیشہ توران کے بادشاہون سے
جنکا ملک مشرق کیطرف تہا لڑتے تہے بیچ مغربی ایران کے اسیریا اور میڈیا
والونمین لڑائی رہتی تہی — سر جان مالکم صاحب کی یہہ رائے ہے کہ فریدون
آربی سس تہا جو سارڈینیا پالس سے نئوی مین قریب آٹہ سو بیس برس
پہلے حضرت عیسے کے جاکر لڑا — جو واقعات کہ زمانہ سلطنت مین بیچ ایران
کے ازروئے تاریخ کے ہوئی ہین اونمین سے کوئی ایسا تحقیق اور ثابت
نہین ہے جیسے کہ سرکشی کاواکی جسنے فریدون کو تخت پر بیٹہایا — کیونکہ

اوسکے دامن کا علم صرف بیچ احسان ایسے کام ہی کے ہو سکتا تہا اور وہ علم صدہا سال
تک رہا اور اوسکا نہایت ادب کیا جاتا تہا آخر کار یہہ درفش کاویانی بیچ سنہ ۱۴
ہجری کے خلیفہ عمر کے ایک سردار کے ہاتہ لگا — یہہ ثابت نہین ہے کہ فریدون
آرلی سس اور ضحاک سارڈیناپالس تہا — فریدون کی نسبت لکہا ہے کہ اوسنے
پانسو برس اور اوسکے جانشین نے ایکسو بیس برس سلطنت کی اس سے گمان ہوتا ہے
کہ جس عرصہ کے لئے مڈیا کے بادشاہون نے سلطنت کی وہ عرصہ بہی انکی سلطنت
مین داخل کر دیا ہے   یہہ واضح ہوتا ہے کہ کئی سو برس تک لڑائی
واسطے حاصل کرنے تسلط کے درمیان مڈیا اور اسیریا کے جاری رہی — لیکن
سلطنت اسیریا کی بیچ عہد ہزلقیا کے قریب سات سو برس پیشتر حضرت عیسے کے بہت
مستحکم تہی یعنے تمام چہوٹی سلطنتین مسوپوٹیمیا اور شام کے ایک طرف دریاے
فرات اور دوسری طرف گوزن تک اوسکے زیر حکم تہین — انجیل سے یہہ صاف
واضح ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل جو کہ بیچ عہد ہوشیا کے اسیر ہوئے تہے اونکو اسیریا
کے بادشاہ نے بیچ شہرون مڈیا کے بسایا تہا — لیکن جبکہ سناچرب کی فوج
کو قریب بیت المقدس کے شکست ہوئی تو مڈیا والون نے سرکشی کی اسوقت
سے بادشاہ انکی بٹیانا کے جو کہ خاندان میڈیا والونین سے تہے بادشاہ ہوئے
جنمین سے پہلا بادشاہ ڈیجوسس تہا   بعد سناچرب کے اوسکا
تیسرا بیٹا اسارہیڈن ساتہہ سو چہہ برس پہلے حضرت عیسے کے بادشاہ ہوا
اس بادشاہ کی سلطنت مین اسیریا خود ہی مستحکم نہین رہے بلکہ سبب لن اور کالڈیا
بہی اوسمین شامل ہو گئے بعد اس فتح کے شام پہر تسخیر ہوئی — اوسکے
جانشین کے عہد مین ... اور یہہ سرکشی ضلع میڈیا کے فوج کشی کی جہگڑی

جیپرڈی جوسس تریپن[۵۳] برس سے خودسر بادشاہ تھا ــــ بیچ میدان ریکا کے
میڈیا والون نے شکست فاحشہ کھائی اور بادشاہ جوکہ میدان لڑائی سے
بھاگ گیا تھا پہاڑونمیں ہاتھہ سے تعاقب کرنے والون کے معہ تمام اپنی فوج
کے مارا گیا ــــ فتحیاب بادشاہ نے شہراکبتانا کوبھی جوکہ تخت گاہ تھا
لیکر تاراج اور ویران کیا ــــ یہہ واردات منسا بادشاہ جوڈیا کے سن جلوس
کے تینتالیسوین[۴۳] سال مین اور چھہ سو چھپن[۶۵۶] برس پیشتر حضرت عیسے کے ہوئے
ــــ بعد ڈی جوسس کے اوسکا بیٹا فرورٹس بادشاہ ہوا اور واضح ہوتا ہے
کہ اس بادشاہ نے بائیس[۲۲] برس سلطنت کی ــــ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس بادشاہ
نے شمال کیطرف کوہ ٹارس تک اور مغرب کیطرف دریاے ہالس تک فتح کیا
اور ایرانیون سے خراج لیا ــــ بیچ عرصہ ان فتوحات کے اوسنے عوض مین
شکست اور موت اپنے باپ کی اسیریا والون سے بدلہ لینا چاہا ــــ بسبرکردگی
اپنی فتحمند فوج کے اوسنے ننوی کو محاصرہ کیا لیکن ایک لڑائی مین شکست کھاکر
معہ تمام اپنی فوج کے مارا گیا ــــ لیکن اوسکے بیٹے سائی اکزیرس نے بروقت
تخت نشینی کے پھر لڑائی شروع کی ــــ بعد شکست دینے فوج اسیریا کے وہ
پھر اپنی فوج کو ننوی پر لے گیا لیکن واسطے محافظت اپنے ملک کے جسپر سیتھیا
والے یورش لائے تھے اوسنے مجبور ہوکر محاصرہ اوٹھا لیا ــــ ان دشمنان نو
جدید سے اوسنے بالکل شکست پائی اور تمام ملک جو اوسکے باپ نے ارمینیا
اور ایشیا مائنر مین فتح کئے تھے اوسکے ہاتھہ سے جاتا رہا

لیکن اس زمانہ مین ایسا ایک انقلاب ہوا کہ اوسکے سبب سے سلطنت اسیریا کی
بالکل برباد ہوئی ــــ چھہ سو چھبیس[۶۲۶] برس پیشتر حضرت عیسے کے نیبو پولسیر

۱۰ جب بابل مین جو ساٹھہ (۶۰) برس سے زیر حکم بادشاہون اسیریا کے تہی آپ بادشاہ
بن بیٹھا اور باعث اسکا یہہ تہا کہ اسیریا کا بادشاہ بسبب عیاشی اور کم ہمتی کے
اپنی رعایا کی نظرونمین حقیر ہوگیا تہا — پندران (۱۵) ہی برس بعد اس واقع کے شہر
ننوی کو بہی میڈیا اور بیبلن کے بادشاہون نے متفق ہوکر تسخیر کیا

اس زمانہ مین مصر زیر حکم ایک الوالعزم اور جنگی بادشاہ یعنے نکس دویم کے تہا
اس بادشاہ نے بیچ ملکون بادشاہون مرقومہ بالا کے بے انتظامی مشاہدہ
کرکے یا اس سبب سے کہ وہ اسکے ملک پر دست انداز ہوتے تہے طرف کنارون
دریائے فرات کے فوج کشی کی اور اون ملکون کو جو سنا جرب نے دوسری طرف
دریائے ندکو ہو کے فتح کئے تہی تسخیر کرکے فوج جرار بیچ شہر کارچمیس کے رکہی —
لیکن اس مہم مین جسکا انجام نہ سوچا تہا مصر کے بادشاہ کا نہایت نقصان ہوا —
ظاہرا یہہ ابتدا تہی اوس تنازع کی جسمین بربادی نسل اور ملک فرعون کے کیم بائی
سس کے ہاتھہ سے ہوئی — چھہ سو چھہ برس پہلے حضرت عیسے کے بعد دوبارہ
تسخیر کرنے کارچمیس کے بنوکدنا زر اعظم نے بنظر فتح کرنے شام کے اون اضلاع کے
جو کہ نکس کے قبضہ مین تہی بسرعت تمام کوچ کرکے ملک کو دروازہ پلوریم تک
تاراج اور پامال کیا — بربادی بیت المقدس کی بہی اسی مغرور فتح کرنے والے
کے ہاتھہ سے ہوئی اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہودیونکا بادشاہ بیوقوفی سے فرعون
ہوپیرا کے شامل ہوکر بیبلن کے بادشاہ سے لڑا

۵۹۶
پانسو چہیانوین برس پہلے حضرت عیسی کے اور بیچ پانچوین سن جلوس فرولقیا کے
سائی ایک زیریس بادشاہ میڈیا کا بعد سلطنت چالیس برس کے مرگیا اور
اوسکی جگہ اوسکا بیٹا الیسٹایجز بادشاہ ہوا — اس بادشاہ نے پینتیس (۳۵) برس

برس سلطنت کی اور اوسکے بعد اوسکا بٹیا سائی اگزیرزتانی چچا مشہور سائی رس کا
جسنے سارڈس اور بیے بلن کو فتح کیا تہا بادشاہ ہوا اور اس بادشاہ کو انجیل مین دارا
لکہا ہے — اس وقت تک ہم نے اگلے زمانہ کی تاریخ میڈیا کا ذکر کیا ہے
اور درباب تاریخ ایران کے یہہ ظاہر ہے کہ تو اس ملک کی تاریخ سے نہ اور
مصنفون فرنگستان کی کتابون سے سوا کسی کسی وقت کے واقعات کے کوئی
اور بات بخوبی معلوم نہین ہوتی — سلطنت جمشید سے عہد سائی رس تک ایران
کی تاریخ بالکل صاف ہے لیکن اسمین شک نہین ہے کہ یہہ ایک علیحدہ اور طاقتمند
سلطنت تہی لیکن یہہ واضح ہوتا ہے کہ یہہ ملک زمانہ سلف مین بہ نسبت اسیریا کے
ہندوستان اور چین سے زیادہ تر نسبت رکہتا تہا جن کتابون کی رو سے شاہنامہ
لکہا گیا ہے وہ پہلوی زبان مین تہین اور اسی سبب سے اس کتاب مین اسقدر
پہلوی زبان کے لفظ ہین کہ وہ بغیر مدد فرہنگ کے قریب الفہم نہین ہین بلکہ
الفاظ اور اصطلاحات عربی سے بالقصد احتراز کیا ہے — فردوسی لکہتا ہے
کہ زبان پہلوی ہیچ عہد خاندان کیونکے بادشاہ اور امیرون مین جاری تہی اور
اسیطرح کی نوشتخواند اسی زبان مین ہوتی تہی اور تمام کتابین سوائے مذہبی کتابون
زردشت وغیرہ کے جو کہ ایران مین پیش از فتح اسلام کے لکہی گئین تہی زبان
پہلوی مین تہین — سر ولیم جونس صاحب خیال کرتے ہین کہ زبان پہلوی اور
چالڈی اسیریا کی پورانی زبان مین سے نکلی تہی — زبان ژند اور زبان
فارسی بہی جو کہ حال مین مروج ہی بموجب رائے صاحب موصوف کے زبان
سنسکرت سے ملتی ہی لیکن فارسی مین زبان پہلوی اور عربی اسقدر شامل
ہے کہ علیحدہ کرنا مختلف زبانونکی ہر ایک لفظ کا اس زبان سے نہایت

مشکل ہے مگر مناسبت اس زبان کے زبان سنسکرت اور سمی ٹک سے بہ ظاہر ہے
ـــ مگر زبان ژند زبان سنسکرت سے زیادہ تر ملتی ہوئی ہے اور ایران کی
پورانی زبان ہے لیکن جس زمانہ سے کہ تاریخ اس ملک کے قابل اعتبار کے
ہے اوس زمانہ مین یہہ زبان عالمون اور فاضلون کی تہی

جاننا واقعی باتون مرقومہ بالا کا بہت کام کا ہے کیونکہ انکے ذریعہ سے کچہہ
حال سابق کی تاریخ کا کہلتا ہے ـــ اور یہہ باتین مستحکم کرتے ہین سر ولیم جون
صاحب کی رائے کو کہ پیشتر کیومرث اور پہلوی خاندان کے ایرانی ہندونسے
مشابہت رکہتے تہے ـــ یہہ رائے گونہ تاریخ دبستان نسے بہی مطابقت
رکہتی ہے ـــ ڈیڑہ سو برس ہوئے کہ اس کتاب کو کشمیر کے ایک فاضل نے
گبر یعنے آتش پرستو کی کتابو نمین سے زبان فارسی مین تالیف کیا مگر چند
مقام اس کتاب مین قابل اعتبار کے نہین معلوم ہوتے ہین ـــ سر جان مالکم
صاحب لکہتے ہین کہ دل خودبخود گواہی دیتا ہے کہ تواریخ ایرانیون اور ہنود
کی ایک ہی ہے ـــ جو حال مہاباد اول کے خاندان ایران کے ظاہر ہین وہ جو وہان
منو مین جنکا ہندو کی تاریخ مین ذکر ہے ـــ تقسیم جو کہ پہلے بادشاہ خاندان
مذکور کے نے درمیان ایران کے کی تہی وہ صاف نقل معلوم دیتی ہے قانون
منیون کے یہان تک کہ نام بہی ایک ہی ہین اور مطابقت نام مہاباول کے جو کہ
آخر بادشاہ جای آبی نین خاندان مین ہوا ہے ساتہہ مہابیلی ہندونکے ظاہر
ظاہر ہے ـــ اگر ہم فرض کرین کہ دبستان کے مصنف نے اپنی کتاب
ہندونکی تاریخ سے اس نظر پر لکہی ہے کہ تاریخ ایران اور ہندوستان
کی ملتی ہوئی معلوم ہو تو یہہ بات اس مصنف کے کتاب کے اعتبار کو

اعتبار کو کم کرتی ہے — اگر اوسنے واقع مین اپنی تاریخ کو پہلوی کتابون سے
تالیف کیا ہی تو ہمکو اعتبار کرنا چاہئے کہ سلف کی تاریخ ایران اور ہندوستان کی
ایک ہی ہے اور کہ اون دونو قومونمین بہت آمد و رفت اور اتفاق تہا اس کتاب
کے بعضے مقامون سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت مین داستان پہلوی زبان
کی کتابون سے تالیف ہوئی بعد مہابول کے جو باعث
مجبوری سے اپنی سلطنت سے دست بردار ہوا پیشدان تخت نشین ہوا جس سے
نیا خاندان شروع ہوا جو کہ پیشدان عجم تک جاری رہا اور جسکے بعد کیومرث تخت نشین
ہوا — تبدیلیان خاندان کی جو کہ ظہور مین آئین وہ ظاہر مین نتیجہ آپس کے فساد
اور تنازع کا تہا جسکے سبب سے غیر ملک کے آدمیونکو قابو محاصرہ ملک کا
حاصل ہوتا تہا — جس طرف سے کہ فتح کرنے والے اس ملک پر تاخت
لاتے تہے وہ طرف معرض شک مین نرہتی اگر اس بات کا ہمین یقین کُلّی ہوتا
کہ حقیقت مین دار الخلافت کیومرث کے بلخ تہا — یہہ تاخت لانے والے
کسی قوم مین سے ہون لیکن اسمین شک نہین کہ وہ اوس قوم کے برابر آدمیت
اور عقل نہین رکہتے تہے جسکو وہ فتح کرتے تہے کیونکہ اونکو دیو لکہا ہے —
یہہ ظاہر ہے کہ یہہ دیو غالباً اصل باشندے ایران ہی کے تہے کیونکہ وہ فتح
نہین ہوئے جب تک کہ کئی سلطنتون تک لڑائی نہ رہی — یہہ ظاہر ہوتا ہے
کہ بسر کردگی جمشید کے ایرانیون نے اطاعت سے منحرف ہوکر چند روز کے
لئے پورانی بادشاہت قایم کی لیکن آخر کار ضحاک نے جو کیومرث کی اولاد مین
سے معلوم ہوتا ہی اس حکومت کو تہہ و بالا کردیا اور جس وقت جمشید تاب
مقابلہ ضحاک کی نہ لاکر بہاگا اوسوقت مین واقعات عجیبہ اور نادر ...

۱۴ | جو کہ اس بدنصیب بادشاہ پر گذری اونکے سبب سے واردات واقعی جو کہ بعدہ بیچ ایران کے ظہور مین آئین ممیز نہین ہو سکتین — اس زمانہ مین خاندان ایرانیونکا تاب مقابلہ اسیریا والونکی نہ لاکر طرف مشرق کی چلا آیا اور آخر کار اوپر کنارون ہنڈ مند اور سندہ کے آباد ہوا بمصداق اس بات کے کہ سابق مین درمیان ایرانیون اور ہندؤن کے مناسبت تہی اسکا بیان کرنا ضرور ہے کہ ایک ملک جو کہ کش کی اولاد سے آباد ہوا تہا وہ ایران مین تہا — جو زینفن کہتا کو لکہتا ہی کہ یہہ ملک اوپر سرحد میڈیا کے واقع ہے اور لفظ کش سے یونانیون نے کو سے نکالا ہے اور اب اوسکا نام خجستان ہے اور اس لفظ کا ترجمہ یہہ ہے زمین اولاد کش کی سرجان مالکم صاحب لکہتے ہین کہ بعضی باتین ایسی ہین جنسے ہمین یقین ہوتا ہے کہ سابق کا مذہب ایرانیون اور ہندؤنکا ابتدا مین ایک تہا اور دلایل جو کہ بمصداق اس کلام کے ہین اونمین سے یہہ ہین کہ سابق کے زمانہ مین باشندے دونو ملکون کے گوشت کہانے سے پرہیز رکہتے تہے اور ہندوستان مین اب بہی بعضی معزز قومین گوشت نہین کہاتی ہین — ایران مین پہلا شخص جسنے اس قاعدہ کو توڑا وہ ضحاک تہا جسکا نام اب بہی نفرت سے لیا جاتا ہے — ہم گمان کر سکتے ہین کہ نفرت اس طعام سے بہت دنون تک رہی اور بہت سے رحم دل اور خداپرست آدمی سابق کے زمانہ کی بیگناہی کا اقرار کرتے رہے — اسی عقیدہ پر سابق کے تاریخ نویس ثابت کرتے ہین کہ اونکا پیغمبر زردشت صرف بے گناہ ہی نہین پیدا ہوا تہا بلکہ اوسکے ہاتہ سے کسیکو قسم حیوانات اور نباتات سے بہی اذیت نہین پہنچی اگرچہ انکو یقین تہا کہ نباتات کو کسی نوع کا

کا دکہہ نہین ہوسکتا تہا لیکن اونکے عقیدہ مین وہ جاندار تہے — پیش از لکہنے حال
زردشت کی زندگی اور مسایل کے بہتر یہہ ہے کہ ہم تاریخ کہنہ کا ذکر کرتے ہوے
اوسکی پیدایش تک پہنچین — ساتوین سال بعد دوبارہ قایم ہونے یہودیون کے
اور پانسوتیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت عیسےٰ کے سائیرس یہودیونکا
برامرلی بعد تیئس برس کے حکومت کی اوپر ایران اور میڈیا کے اور نو برس
بعد لینے بابلن کے اور سات برس بعد حاصل کرنے حکومت کے اوپر ملکون
مشرقی کے اور بعد مرنے سائی اکسریز اوسکے چچا کے بیچ ستر برس کی عمر کے
مرگیا — بیان مرقومہ بالا بموجب تحریر ڈین پرائی ڈیو کی ہی —
سرجان مالکم صاحب نے بیچ مطابق کرنے بیان اس بڑے بادشاہ کے ساتہہ
انجیل اور صحیح تاریخ کے بہت مشقت کی ہی لیکن باوصف اس کے بہی ناممکن ہے
مطابق ہونا ایران کے کیخسرو کا ساتہہ سائیرس کے جسنے یہودیونکو اونکے ملک مین
دوبارہ قایم کیا اور جسکی ذنوفن نے بہت تعریف لکہی ہے — سوائے مختصر
حال ویران کرنے شہر بابلن اور دوبارہ تعمیر کرنے یہودیونکی عبادتگاہ
کے کوئی اور حال اس بادشاہ کی تاریخ کا انجیل مین نہین لکہا ہی لیکن جان مالکم صاحب
لکہتے ہین کہ یہہ بادشاہ بیچ عقل اور نیکی کے برابر شہرت رکہتا تہا اور اوسنے
اس جہانمین بہت ملک اور نام حاصل کیا — چونکہ فارسی کے تاریخ نویس
درباب مغربی فتوحون سائیرس کے اور اوسکے کارہاے نمایان کے کچہہ
نہین لکہتے تو اسکا رفع شک صرف اس بات سے نہین ہوسکتا کہ فردوسی
نے بجاے لکہنے وارداتون دریاے فرات کے دریاے جیحون کا ذکر
لکہا ہے — بہت سے بادشاہ ایران کے خسرو کہلاے ہین اور خاندان

سے سیسا کا روم کی تاریخ مین نبام خسرو ون ایران کے ملقب ہے — اِس وجہہ سے مشابہت وہمی یہہ نام کے بجائے دلیل کے نہین ہوسکتی ہے کیونکہ بالفرض اگر سایرس کا لقب خسرو ہی ہوتا تو یہہ ممکن ہے کہ اوسکا نام سابتہہ کسی اور ہم نام بادشاہ کے شامل کیا گیا ہے — غالب ہے کہ سایرس کا ایک بیٹا جو اپنے باپ کا ہمنام تہا اور اضلاع مغربی پر حکومت رکہتا تہا توران پر یورش لے گیا اور سہتیا والون کے ہاتہہ سے جسطور پر کہ ہیروڈوٹس نے لکہا ہی مارا گیا — نام سایرس کا خور سے نکلا ہی جسکی پہلوی زبان مین سورج کے معنی ہین اور توریت مین اِس بادشاہ کو قورش لکہا ہے جس نام سے وہ مسلمانونمین بطور جانشین بلشش ہزار کے یہہ حکومت بسبب لن کے مشہور تہا لیکن چونکہ بربادی بسبب لن کی بادشاہت کی سہو سے یہہ سلطنت آرڈی شیر دراز دست کی لکہی گئی ہی تو قورش کو پوتا ایستہر کا ایک یہودی عورت سے لکہا ہے اور یہی وجہہ تہی کہ اِس بادشاہ نے یہودیونکو آزاد کیا اور یہہ بنانے اونکی عبادت گاہ کے مدد کی — اِس غلطی کے سبب سے کچہہ فرق نہین واقع ہوتا یہہ مطابق ہونے اِس بیان کے جو کہ انجیل مین لکہا ہے

حال فوت ہونے اِس بڑے بادشاہ کا بخوبی دریافت نہین ہے — زنوفن لکہتا ہے کہ یہہ بادشاہ بسبب لن مین اپنی موت سے موا — ہیروڈوٹس بیان کرتا ہے کہ درمیان مختلف حالات فوت ہونے اِس بادشاہ کے مجہکو اسیر یقین ہے کہ وہ یہہ اوس لڑائی کے جو کہ سیسے جی ٹی سے ہوئی تہی مارا گیا یہہ بیان فارسی کی تاریخ سے ہی مطابق ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ خسرو نے بعد فتح کرنے توران کے اپنی زندگی کو یہہ یاد الہی کے صرف کرنا چاہا اور بر وقت پہنچنے اوس جگہ کے جو اوسنے عبادت گاہ کے مئے مقرر کی تہی

 اور ایران کے نامور جنگ آور بہت سے جنمین سے ہم کاب اوسکے تمام اور ہوگیا غایب تہی کی
کے تہے طوفان مین مرگئے ـــ ڈائی اوڈرس لکہتا ہے کہ یہہ بادشاہ لڑائی مین
پکڑا گیا اور پہانسی دیا گیا اور ٹسیس نے لکہا ہے کہ وہ ایک ہندوستانی کے
نیزہ سے مرا ـــ اور لیوشن بیان کرتا ہے کہ ایک ستون پر جو مین میڈیا کی لکہی
ہین جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ سایرس سو برس کی عمر مین بروقت سننے حال ظلم اپنے
بیٹے کے غم سے مر گیا ـــ اور حال سلطنت اوسکے بیٹے کا جسکو یونان کے تاریخ
نویس کم بائی سس کہتے ہین اور جسنے مصر کو نہایت ظلم سے فتح کیا فارسی کے
تاریخ نویسون نے کچہہ نہین لکہا ہے اور بلکہ سلطنت کرڈس کی بہی بیچ سلطنت لہراسب
کے جو کہ بعد کیخسرو کے ہوا تہا شامل کر دی ہے اس باب مین
شک ہے کہ آیا کم بائی سس بعد سایرس کے بروقت مرنے اپنے باپ کے تمام
جہان کا بادشاہ ہوا یا کسی خاص ملک کا اور اوسکے بد اخلاقی اختیار کرنے فتح مصر سے
اور غایب ہونے دار السلطنت سے واسطے چار برس کے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ
بعد سایرس کے تخت نشین نہین ہوا بلکہ یہہ زیادہ تر قابل یقین ہے کہ اوسکی حکومت
کسی خاص ضلع پر تہی ـــ بموجب تاریخ فارسی کے لہراسب جسکو کیخسرو نے
سلطنت سے دست بردار ہوکر اپنا تخت تفویض کیا سائی اگزرس یعنے کیکاؤس
کا داماد تہا اور یہہ بہی قابل یقین ہے کہ جب کہ سایرس بیبلن مین تخت نشین
ہوا اوس زمانہ مین لہراسب میڈیا کا صوبہ تہا اور حقیقت مین بعد سایرس کے
وہی تخت نشین ہوا اگرچہ ابتدا مین لوگ اوس سے مقابلہ پیش آئے ـــ ترجیح
جو کہ لہراسب نے سائی اگزرس کی اولاد کو جس سے یہان شاید میڈیا والون سے
مراد ہی دی اوس سبب سے گشتاسپ اوسکا بیٹا اپنے باپ سے رنجیدہ خاطر

 ہوا — بسرکردگی فوج جرار کے وہ ملک ایران پر تاخت لایا اور لہراسپ نے سلطنت سے دست بردار ہوکر اور حکومت اپنے بیٹے کو دیکر اپنی زندگی گوشہ نشینی مین بسر کی

جلوس گشتاسپ کا جسکو یونانی ڈیریس ہسٹسپس کہتے ہین

بس کہتے ہین ازروئے تاریخ کے پانسوایکیس برس پہلے حضرت عیسے کے ہوا اور اوسکے عہد مین بموجب تمام مصنفون کے زردشت پیغمبر مقرر کرنے اپنے مذہب کے کامیاب ہوا — یہہ شخص شہر ارومیا مین جو کہ ملک آذربائجان کے علاقہ مین ہے پیدا ہوا اور اسی ضلع مین اوسکا پہلے مذہب جاری ہوا اور وہان سے بیچ عرصہ قلیل کے تمام سلطنت مین پہیلا — جس نامی شخص نے اول مذہب اس چہوٹے پیغمبر کا اختیار کیا وہ اسفندیار بیٹا یا بہائی گشتاسپ کا تہا اور یہہ بات صرف بسبب اسفندیار ہی کے ہوئی کہ ایران کے بادشاہ نے جسنے زردشت کو کئی برس سے قید کر رکہا تہا رہا کیا اور آخر کو اوسکا حامی اور مربی ہوا اور واسطے دباغت بارہ ہزار گائے کی کہالونکے حکم دیا تاکہ اوسپر نصیحتین مذہب کی لکہی جاوین — یہہ کہالین ایک خانہ مین جو کہ چہل منار مین کہود کر گیا تہا رکہین گئین تہین اور ایسے کتبخانہ اب بہی وہان ملتے ہین

ایران کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ زردشت نے بروقت پیدا ہونے کے ایک قہقہہ مارا اور اسقدر روشنی اوسکے بدن سے نکلی کہ تمام گہر روشن ہوگیا اور اوسنے ظاہر کیا کہ مین ہر فریغے روح پاک کے پاس ہوآیا ہون جسنے مجہکو کتاب زند اور پاک آگ دی ہے — اوسنے بیس برس تک گمنامی مین پہاڑ البرز کے ایک غار مین جو تصویرون سے عناصر اور موسمون اور ستارونکے آراستہ تہا گوشہ نشینی مین بسر کی — بعضے نقل کی سبب اون

19 اون مسلمون کی جنکو مالکم صاحب نے کتاب ژند سے بطور خلاصہ کے لکہا ہے
زردشت نے تعلیم کیا کہ خدا ہمیشہ سے ہی اور بیحد اور لاانتہا ہے
اور ایسے کہا کہ کائنات مین دو بڑے وجود یعنے ہرمز اور اہرمن ہین ہرمز فاعل نیکی کا اور اہرمن بدی کا ہے اور ہر ایک انمین کا طاقت پیدا کرنے کی رکہتا ہے لیکن مختلف طور پر اور یہہ سبب اونکے شامل کام کرنے کے ہے کہ آمیزش نیکی اور بدی کی ہر ایک مخلوق مین ظاہر ہوتی ہے — فرشتے ہرمز کے بیچ محفوظ رہکنے عناصر اور موسمون اور انسان کی سعی کرتے ہین جنکو بد دگار اہرمن کے برباد کرنا چاہتے ہین لیکن فاعل نیکی کا یعنے ہرمز ہمیشہ رہیگا اور اسی سبب سے آخر کو غالب آویگا — روشنی ہے علامت نیکی کے فاعل کی اور تاریکی بدی کے فاعل کی اور خدا نے زردشت سے کہا کہ میرا نور تمام چیزون مین جو چلکتی ہین چھپا ہوا ہے — اسی اعتقاد پر لوگ اوس پیغمبر کی امت کے جب کہ عبادت خانہ مین عبادت کرتے ہین اپنا موہنہ طرف پاک آگ کے کرتے ہین جو کہ عبادت خانہ مین ہمیشہ جلتی رہتی ہے اور جب کہ کسی اور جگہ عبادت کرتے ہین تو روبہ آفتاب ہوتے ہین کیونکہ وہ تمام روشنیون سے افضل ہے جسکے سبب سے خدا اپنی روشنی اوپر زمین کے ڈالتا ہے اور کام اپنی پیدائش کے قایم رکہتا ہے — زردشت نے اپنے معتقدون سے بیان کیا کہ نیکی کی فرشتہ نے مجھسے بطور مفصلہ الذیل کے بیان کیا ہے حفاظت کر سرے گلے اور ریوڑ کی اے بندے خدا کے کہا بہمن نے انکو میںنے خدا سے پایا ہے اور تجھکو سپرد کرتا ہون اور اونکے بچون کو نہ مارو اور نہ اونکو جو ابھی لایق کام کے ہین — اردی بہشت نے جسکے نور پر نظر نہین ٹہرتی تہی زردشت سے کہا کہ اے بندے اللہ تعالیٰ

کے شاہ گشتاسپ سے میری طرف سے کہو کہ مینے سپیرڈ کی تجھکو تمام آگ
— حکم دو معبدون اور دستورون اور ہربدونکو کہ اوسکو سلامت رکہین اور
نہ بجہائین اوسے بیچ پانی یا خاک کے — کہو اونسے کہ بنا دین ہر ایک شہر
مین ایک آتش کدہ اور معین تہوار دن پر مہمانی عام واسطے اوسکے مقرر کرینا
— چمک آگ کی ہے خدا سے اور آگ سے کوئی زیادہ خوبصورت
نہین ہے — اس آگ کے لئے صرف لکڑیان اور خوشبویات مطلوب
ہین اور لازم ہے کہ چہوٹے اور بڑے سر انجام کرین ان چیزونکا اور انکی
عبادت قبول ہوگی — مین دیتا ہون آگ کو تجہے جیسے کہ مینے پایا
اوسے خدا سے اور جو شخص کہ اس بات پر عمل نہین کریگا وہ ہمیشہ دوزخ
مین رہیگا بعد اسکے شہریور نے زردشت سے اسطرح
کلام کیا کہ اے پاک آدمی جبکہ تو زمین پر جاوے کہیو تمام آدمیون سے
میری زبانی — کہو اون سے جو کہ برچہا اوٹہاتے ہین اور تلوار اور کٹار
باندہتے ہین کہ ہر سال اونکو صاف کرتے رہین تاکہ اونکے دیکہنے سے
دشمن بہاگ جاوین — کہو اون سے کہ بد آدمیون یا اپنے دشمنون پر
کبہو اعتبار نکرین بعد اسکے اسفندار نے کہا کہ جو کچہ وجود
تیرا واسطے انسان کے موجب برکت کا ہوگا محفوظ رکہہ زمین کو خون سے
اور ناپاکی اور لاشون سے بچا ایسی چیزونکو اوس زمین پر جوکہ غیر مزروعہ
ہو اور جہان نہ آدمی نہ پانی گذرتا ہو — عوضمین محنت کے میوہ افراط
سے ملیگا اور سب مین بہتر بادشاہ وہ ہے جو کہ زمین کو زرخیز کرتا ہے
یہہ بات آدمیونکو میری طرف سے کہیو خورداد فرشتہ نے

نے کہا مین سپرد کرتا ہون تجھکو اے زردشت پانی جو بہتا ہے اور جو نہد سے
اور پانی دریاؤنکا اور جو آتا ہے دور سے اور پہاڑون سے اور منہہ اور چشمون سے
سے تعلیم کرو آدمیونکو کہ پانی طاقت دیتا ہے تمام زندہ چیزونکو اور ہرا کرتا
ہے تمام روئیدگی کو اوسکو ساتہہ کسی مردہ یا ناپاک چیز کے غلیظ نہ کرو تاکہ
تمہارا کہانا جو کہ اوس سے پکتا ہے صحت بخشنے والا ہووے — کہدو اسطرح
سے کلام خدا کے بعد خورداد کے امرداد نے اسطرح سے
کہا اے زردشت کہو آدمیون سے کہ بے موسم برباد نہ کرین نہ توڑین
روئیدگی اور میوے زمین کے کیونکہ اونسے پرورش اور برکت آدمیون اور
حیوانون کی مرکوز ہے زردشت کو یہہ بہی تعلیم کیا گیا تہا
کہ وہ بیچ ہر ایک جگہ کے ایک پادری مقرر کرے جو کتاب مقدس یعنے ژند
پڑہا کرے اور نسبت ان پادریونکے حکم تہا کہ وہ پاک رکہین چار عناصر ونکو
جنسے آدمی بنا ہے یعنے خاک ہوا آگ اور پانی یہہ بڑے
اصول تہے زردشت کے مذہب کے — اور عام مسئلہ جو کہ از روے اوسکی
بڑی کتاب ژند کے تعلیم کئے گئے تہے خلق آموز اور افضل اور واسطے زیادہ
کرنے محنت اور نیکی کے نہایت مناسب تہی اسمین شک نہین
کہ بڑے بڑے مسائل مذہب کے جو کہ اوسنے تعلیم کئے عمدہ اور پاک تہے
اور یہہ کہ اوسنے پرستش لایزال اور مہربان خدا کی سکہلائی تہی اور
موافق تعصب اور فہم اپنے ہم وطنون کے مسائل مذہب کے تعلیم کئے اور
اور ہمکو یہہ بات تحقیق نہین کہ کسواسطے اوسنے آگ کو بطور خدا کے تصور
کیا مگر اسمین شک نہین کہ اس بات سے لوگونکے دلمین تعصب بہت پیدا

ہوا ہے بجائے پرستش خدا کے معتقد زردشت کی صرف آگ ہی کی پرستش
کرتے ہین اور اسلئے اونکو طعن سے آتش پرست کہتے ہین

اگرچہ ایرانی پیش از ظہور زردشت کے بہی آگ کا بلحاظ ایک عنصر کے ادب
کرتے تہے لیکن اپنے عبادت خانونمین اوسکے بجہنے نہ دینے کا لحاظ نہین رکہتے
تہے اور نہ اوسکی پرستش کرتے تہے — بری تبدیلی جو اس پیغمبر نے ایرانیون
کے سابق کے مذہب مین کی وہ صرف پرستش اور حفاظت آگ کی تہی کیونکہ حکم
جو اوسنے اپنے معتقدون کو دیا تہا کہ بروقت عبادت کے اپنا چہرہ طرف
آفتاب کے رکہین وہ موافق اونکی سابق کے مذہب کے تہا — لیکن حکم جو
اوسنے بموجب فہمایش اسفندار کے درباب ناپاک نہ کرنے زمین کے لاشون
سے دیا تہا اوسکے سبب سے بیچ بعضے پرانے دستورون تجہیز اور تکفین کے
تبدیلی ہو گی — ہیروڈوٹس کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ ایرانی پیش از
ظہور زردشت کے اپنے مردونکو دفن کرتے تہے لیکن لاش دفن نہین کی
جاتی تہی جب تک کہ اوسکا گوشت کتے اور پرند نہ کہا جاتے تہے —
زردشت کی امت کا یہہ دستور ہے کہ وہ اپنے مردونکے لاشونکو اوپر
خاص ایسے مکانونکے رکہتے ہین جہان نہ آدمی نہ پانی گذرتا ہی اور جب
انکے گوشت کو پرند کہا لیتے ہین یا وہ گہل جاتا ہے ہڈیان بجائے علیحدہ
علیحدہ دفن کئے جانے کے جیساکہ سابق مین ہوتا تہا بیچ ایک بڑے غار کے
جوکہ وسط مین ایک مقبرہ کے ہے پہینکی جاتی ہین

واضح ہوا ہے کہ زردشت بڑا منجم تہا اور واقفیت سے ستارونکے
حال آئیندہ کا کہہ سکتا تہا اور جنم پترا بناتا تہا یہہ علم اوسکی امت کے

کے فاضلون مین اب بہی جاری ہے ـــ بموجب اوسکے عقاید کے ہر دن اور
ہر مہینہ کے بعضے فرشتے حاکم ہین اونام اور کام اِنکے اور سیکڑون اور فرشتون کے
اوسکی کتاب مین مندرج ہین ـــ مذہب جوکہ اوسنے جاری کیا تہا اوسکے
بعد اوسکے موت کے بسبب بننے بیشمار نئے فرقون کے خلل آگیا

لیکن بیچ سلطنت آرڈی شیر کے جوکہ خاندان سے سینین کا مبدع تہا اوسکے
مذہب مین ترمیم ہوئی اور رسمین جوکہ اُس بادشاہ کے عہد کی بڑے معبد نے
مقرر کین وہ اس مذہب کے پیروی کرنے والونمین اب بہی جاری ہین

ڈین پرآئی دیو لکہتا ہے کہ زردشت یہودیونکی نسل مین سے تہا
اور اس بات پر سب یقین کرتے ہین کہ وہ قوم اسرائیل کے پیغمبرون مین سے
ایک کا نوکر تہا اور وہ بیشک دانیال پیغمبر کا نوکر ہوگا ـــ زردشت
بیشک واقف تہا اون باتون سے جوکہ پرانی انجیل مین مندرج ہین
اور مسیح کے مذہب مین جو اوسنے بہت سے قواعد مستحسن جاری کئے وہ
ظاہرا توریت سے اور اور رسمیات یہودیون کے سے اخذ کئے گئے
ہین کیونکہ زردشت مبدع نئے طریق کا تصور کیا گیا ہے ـــ ڈاکٹر پرائی
دیو لکہتا ہے کہ زردشت نے جو کہا تہا کہ مجکو آگ کے شعلہ مین سے خدا کی
آواز آئی وہ ظاہرا حضرت موسے کے اکسوڈس کے تیسرے باب
سے جسمین ظاہر ہونا خدا کا کوہ طور پر لکہا ہے اخذ کیا گیا ہے ـــ
یہہ امر ہے کہ یہودی رکہتے تہے پاک آگ جو اونکی قربان گاہ مین بہشت
سے اوتری تہی اور جسکو اونہون نے ہمیشہ تا وقت بربادی بیت المقدس
کے ہاتہ سے چیلڈین کے قایم رکہا تہا اور صرف اس آگ سے تمام

اونکی قربانیان اور رسمیات کی جاتی ہتین اور مداب اور ابی ہوصرف اسس جہت سے ماری گئی کہ اونہون نے لوبان نیاز خدا کا اور آگ مین جلایا تہا ـــ اسیطرح سے زردشت نے بہانا کیا کہ مین آگ بہشت سے لایا ہون اور حکم دیا کہ ویسی ہی احتیاط سے حفاظت کی جاوے ـــ سُلگانا آگ کا منہ بنے ہوئے آتش خانہ مین یا دوبارہ روشن کرنا آگ کا کسی آتش خانہ مین جسمین کہ وہ کسی اتفاق سے بجہہ گئی ہو سوا ایسی آگ کے جو آتش خانہ کی نہ ہو اور نہ سورج سے لی گئی ہو مستوجب عقوبت مرقومتہ الصدر ہی کا تہا ـــ اور چونکہ یہودیونین اس بات کی بڑی احتیاط تہی کہ کوئی لکڑی اونکے عبادت خانہ مین نہ جلائی جاوے بجز ایسی لکڑیون کے جنکو وہ پاک جانتے تہے اس سبب سے وہ اوسکی چہال اوتار کر پیشتر از آگ پر رکہنے کے اوسکا امتحان کرتے تہے اور آگ کو دہونکنے یا پہونک سے کبہی نہین جلاتے تہے اسی سبب سے زردشت نے بہی حکم دیا کہ یہہ دونو باتین جاری ہون مگر چہالدار لکڑی کے جلانے کی اجازت دی اور حکم دیا کہ آگ سوا تیل یا قدرتی ہوا کے نہ بہڑکائی جاوے ـــ لکہنا اتنی باتونکا موافق مذہب یہودیون کے ناممکن ہوتا اگر زردشت نے اونکے مذہب مین اول تربیت نہ پائی ہوتی ـــ پوجا آتش آفتاب کا اور پرستش آگ کی زردشت کا ایجاد نہین تہا بلکہ سالہا سال سے ایرانیونکا دستور تہا اور یہہ تعجب ہے کہ اکثرون نے قوم یہود سے بہی اس بت پرستی کو اختیار کیا تہا لیکن چونکہ اسس زمانہ تک ایرانی قربانگاہین اوپر پہاڑون اور بلند مقامون کے بغیر سایہ کے بناتے تہے اور وہان رسمیات اپنے مذہب کی بجالاتے

بجا لاتے تہے تو اس سبب سے بسبب بارش اور طوفان کے پاک آگ اکثر بجھہ جاتی تہی اور رسمیات مذہب کی نہین ہو سکتی تہی — بنظر انسداد اس قباحت کے زردشت نے حکم دیا کہ جہان کہین قربان گاہ بنائی جاوے وہ سایہ دار ہو تا کہ پاک آگ کو کسی طرحکا آسیب نہ پہنچے اور عبادت مین خلل نہ آوے اسواسطے کہ تمام اونکی عبادت ساتہہ مجمع کے روبرو اس آگ کے کیجاتی تہی اور عبادت جو وہ گہرمین کرتے تہے روبرو گہر کی آگ ہوتی تہی اس نظر پر نہین کہ وہ آگ کی پرستش کرتے تہے بلکہ خدا کی جو اونکے عقیدہ کے بموجب آگ مین موجود ہے

پرستش سورج کی موافق بُت پرستی

میجی اور سیبی کے آئین بہی تہی لیکن یہہ دونو فرقے سوا موافقت پرستش سورج کے علحدہ بہی تہین بلکہ ایک دوسرے کے دشمن تہے — بت پرستی سیبی کی جو گشتسپ سے شروع ہوئی اگلے زمانہ کے ایرانیون مین جاری تہی — ہیروڈوٹس لکہتا ہے کہ ایرانی میرے زمانہ مین نہ عبادت گاہ اور نہ قربان گاہ اور نہ بت رکہتے تہے لیکن سورج اور چاند اور عناصر کی پرستش کرتے تہے واسطے جنکے وہ بموجب دستور سابق کے قربانی کیا کرتے تہے — اس بیان سے کچہہ زیادہ نہین معلوم ہوتا سوا اسکے کہ سیبی نے اپنا طور بُت پرستی کا چہوڑکر دوسرے فرقے کا طریقہ اختیار کیا — لیکن نہونا عمدہ عبادت گاہونکا برعکس یونان کے غیر ملک کے آدمی کو عجیب معلوم ہو سکتا ہے اور اوسکے سبب سے وہ بغیر تامل کے خیال کر سکتا ہے کہ درصورت نہونے عبادت گاہون کے قربان گاہین بہی نہین ہو سکتی تہین — مصنف دبستان کا لکہنا ہے کہ بعد پہلے مذہب ایرانیون کے پرستش ستارونکی

 مشروع ہوئی اور اسکے بعد پرستش آگ کی — لکہا ہے کہ معتقد مہاباد کے سیاروںکی بہی پرستش کرتے تہے اور انکی شکلین عجیب اور غریب بناکر پوجتے تہے — زحل شکل زحل کی کالے پتہر سے بنی تہی اور سر اوسکا بندر یا سُئَر کا تہا اور بدن آدمی کا اور دم سوٗر کی تہی مشتری شکل مشتری کی زمین کے رنگ کی تہی اور جسم آدمی کا تہا اور سر گدہ کا اور اوسکے سر پر ایک تاج تہا جس سے سر ایک مرغ اور ایک اژدہے کا نکلا ہوا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین عمامہ تہا اور دوسرے ہاتہہ مین بلوّر کا آبخورہ مریخ لال پتہر کا برہنہ پہلوان تہا اور ہلاتے ہوئے خون آلودہ تلوار ایک ہاتہہ مین اور اوٹہائے ہوئے ایک لوہے کا چابک دوسرے مین سورج سونے کا دو سر کا دیوتا تہا اور اوپر کا دہڑ انسان کی شکل کا اور نیچے کا دہڑ اژدہے کا اور گہوڑے پر سوار تہا اوسکے داہنے ہاتہہ مین ایک تیلی چہڑی سونے کی تہی اور ایک بہت مرضع پٹہ اوسکے گلے مین تہا اور دونون سرون پر ایک ایک ہفت گوشی تاج تہا زہرہ ایک برہنہ انسان کی شکل تہی اور اوسکے سر پر تاج مانند تاج آفتاب کی تہا اور ہاتہہ مین اوسکے ایک بوتل تیل کی اور ایک کنگہی تہی عطارد اوسکا سر سوٗر کا اور بازو آدمی کے اور دم مچہلی کی تہی اور سر پر تاج اور ہاتہہ مین ایک قلم اور قلمدان تہا قمر اسکی شکل آدمی کی تہی اور اوپر ایک سفید گاے کے بیٹہا ہوا تہا اور ایک سرپیچ یاقوت کا ایک ہاتہہ مین اور ایک ٹہنی ریحان کی دوسرے ہاتہہ مین سرجان مالکم صاحب لکہتے ہین کہ ہندو بہی ستارونکی روح کی پرستش کرتے ہین لیکن اس فرقہ

فرقہ کے نزدیک اونکی شکلین اون شکلون سے جنکا دبستان مین ذکر ہے
مختلف ہین — عرب اور مصر مین یہہ پرستش بہت تک جاری رہی اور
اون ملکون مین نہایت قدیم کا طریق بت پرستی کا یہی تہا — یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ ابتدا مین سیارون کی بیچ عبادت خانونکے پرستش ہوئی تہی
اور یہہ عبادت خانے مکان اون ستارونکے تصور کئے گئے تہے —
ایجاد تبونکا بعدہ ہوا — نشان اس طرح کی بت پرستی کا اب بہی مصر مین
پایا جاتا ہے اور سیارون کے عبادت خانے بہ نسبت اون عبادت
خانون کے جنمین وہ انکی شکلین نبا کر رکہتے ہین قدیم کے ہین
فرض کرو کہ حال جو دبستان مین لکہا ہے قدیم نہین لیکن پرستش سیارونکی
قدیم سے ہوتی تہی اور یہہ قریب الفہم ہے کہ دیو جنسے خاندان پیشداد
مدت تک لڑتا رہا وہ معتقد سیبی کی بت پرستی کے تہے — بت پرستی
سیبی کی ایران مین بعد ظہور مذہب مسلمانون کے مدت تک جاری رہی اور
ایک کتاب متضمن مسائل اور رسمیات فرقہ مذکور کے بیچ ۳ ی ہجری کے
لکہی گئی تہی — اوسکا شمول ساتہہ علم نجوم کے ظاہر ہے اور سر جان مالکم
صاحب بیان کرتے ہین کہ کوئی ایسا فاضل مسلمان ایران یا ہندوستان
مین نہین ہے جو نجوم نہین جانتا — اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ جزوی موقعون پر
جب کہ وہ شمار کرتے ہین مقام ستارون کے اور اونکی رو سے آئندہ
کا احوال بیان کرتے ہین تو تب وہ پر ضرور جانتے ہین بیان کرنا
ستارونکا بموجب اون خاصیتون کے جو کہ دبستان مین لکہی ہین
طہمورث دیو بند نے ایک مختلف قسم کی پرستش جاری کی جو مغربی قوم

 کی بت پرستی سے قریب قریب مشابہت رکھتی ہے مگر بدہ کے مذہب سے
جو چین مین جاری ہے بہت مشابہ ہے یعنے پوجا صورتون مرے ہوئے
دوستونکا اور والدین اور بہادرونکا — اِس قسم کی بُت پرستی ایرانمین
کبہی نہین جاری رہی اور وہ جاتی رہی ساتہہ اوس بادشاہ یا اوس خاندان
کے جسنے اوسے جاری کیا تہا اگرچہ زردشت سنے اول
ظہور آذربائیجان مین کیا اور پہلے آتش کدہ میڈیا مین بنایا لیکن بسبب ایزار رسانی
لوگونکے وہ بلک شہر مین چلا گیا جہان وہ بچ جا بسا۔ دارا سکے باپ اور حاکم
اوس ضلع کے بیچ جاری کرنے اپنے مذہب کے بخوبی کامیاب ہوا —
شہر بلخ کا جہان اوسنے سکونت اختیار کی دارالسلطنت مذہب کا ہو گیا
اور یہہ مذہب جاری رہا جب تک کہ یہہ لوگ مسلمان نہو ئے — مذہب
زردشت کا دارا نے تیرہ[۱۳] وین سال اپنی سلطنت کے اختیار کیا جب کہ زردشت
بیچ شہر سوسا کے پاس بادشاہ کے گیا — جب یہان فتح یاب ہو چکا
تب بلخ مین جاکر اوسنے ارادہ گفتگو کرنے کا ساتہہ ارجاسپ بادشاہ توران
کے کیا لیکن نتیجہ اوسکا بہت خراب ہوا — یہہ سرگذشت عجیب طرحسے
بیان کی گئی ہے لیکن یہہ تحقیق بات ہے کہ ایک مذہبی لڑائی ظاہر ہوئی
جسمین بلخ فتح کیا گیا اور تمام پادری اور معتقد زردشت کے قریب
اسّی آدمیونکے جو بڑے ہستیس ہیں اور بموجب قول بعضونکے خود زردشت
کے بہی قتل کئے گئے — بعضے کہتے ہین کہ زردشت کئی مہینے پہلے اوس
لڑائی سے مر گیا تہا مگر دارا نے تہوڑے ہی دنونمین اسکا بدلہ لیا
اور بہت فوج جمع کرکے تاتاریونکو پار جیحون کے بہگا دیا اور بعدہ

اور بعدہ اوسنے دوبارہ بنائے وہ آتشکدہ جنکو تاتاریون نے منہدم کردیا
تہا خصوصاً آتشکدہ بلخ کا جسکو اوسنے بطور آتشکدہ دار السلطنت کے تعمیر
کیا اور وہ اس وقت سے آذر گشتاسپ یعنے آتشکدہ ہسٹیسپس کا کہلاتا
تہا — ایران کے بادشاہ نے اپنے تئین بطور ہیر اس فرقہ کے مقرر کیا
اور اپنا لقب آرچی میگس رکہا اور اوسنے حکم دیا کہ یہہ لقب ساتہہ اوسکے
اور القاب کے اوسکے مقبرہ پر کہودا جاوے اور اس سبب سے بادشاہ
ایران کے بعدہ بادری کہلاتے تہے اور انکو ہمیشہ ہیش از حاصل کرنے
سلطنت کے کام بادریونکا سکہلایا جاتا تہا — واضح ہوتا ہے کہ دارا
دوسرے برس مرگیا لیکن مذہب زردشت کا اس وقت مین بخوبی قایم
ہوگیا تہا اور یوشبن لکہتا ہے کہ بیچ پہلی صدی حضرت عیسے کے باشندے
ایران اور پارتہیا اور بیکٹریا اور خوارزم اور اریا اور سکا اور میڈیا اور اکثر
اور وحشی ملکونکے بہی اس مذہب کی پیروی کرنے والے تہے — یونان
والے زردشت کے نام کا بہت ادب کرتے تہے اور پتہاگرس کو لکہا ہے
کہ اوسکا شاگرد تہا — افلاطون اور ارسطو اور پورفری اوس شخصکو بہت
ادب سے لکہتے ہین اور پلینی نے حال اوسکی زندگی اور چلن کا بہت سا
لکہا ہے اور اپیولیس لکہتا ہے کہ یہہ شخص خدا کے تمام بہیدون سے
واقف تہا — اوسکی شہرت اب بہی تمام مشرقی ملکون مین ہے اور مسلمان
اور بہی اور فرقے بہت اوسکا بطور ایک نہایت بڑے حکیم اور سلف کے
زمانہ کے نجومی کے ادب کرتے ہین — فارسی کی تاریخ
سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطنت گشتاسپ کی ساٹہہ برس کی ہوئی اور دیگر

سلطنت زرکسیز او سکے بیٹے کا جو اوسکے بعد ہوا تہا بالکل نہین لکہا لیکن اسفندیار کو
سر جان مالکم صاحب زرکسیز تصور کرتے ہین اور اسفندیار رستم کے ہاتہہ
سے مارا گیا بیچ ایک بموجب لڑائی کے جو وہ بموجب حکم اپنے باپ کے ساتہہ
بادشاہ سیستان کے لڑا — جو کچہ حال سلطنت ڈیریس ہسٹیسپس کا معلوم
ہوتا ہے وہ صرف بموجب تاریخ مغربی ملکون کے ظاہر ہوتا ہے — بیچ
جو تہے سال اوسکی سلطنت کے حکم درباب دوبارہ تعمیر کرنے یہودیونکے
عبادت خانہ کے جو حکم سائرس نے بہی دیا تہا پہر جاری ہوا اور دوسرے سال
مین یعنے پانسو ستر برس پیش از حضرت عیسےٰ کے سرکشی بیبلن والون کی
ظاہر ہوئی جو آخر ہوئی بعد محاصرہ بیس مہینہ کے اور شہر بیبلن جو ایک
زمانہ مین نہایت مغرور تہا بالکل پامال کیا گیا — بیچ نوین سال اپنی سلطنت
کے دارا ستر ہزار فوج ایشیا مائنر مین سے طرف بوسفرس کے
لے گیا جسپر سے اوسنے بذریعہ کشتیون کے عبور کیا اور وہان سے وہ
واسطے فتح کرنے تہریس کے اسٹر تک گیا — اس فتح پر قانع نہ ہو کر
اور دریا سے عبور کر کے وہ بیچ ملک سہتیا کے گیا لیکن بسبب جانے کے
دشمن کے ملک مین بغیر مال اندیشی کے وہ بہت پشیمان ہوا اور مراجعت
مین اوسکی آدہی فوج مرگئی — اسنے بیچ سارڈس کے جو کہ میڈیا کی
دار السلطنت تہی جاڑا بسر کیا اور وہان سے اوسنے طرف سیوسا کے
مراجعت کی جو شہر اوسے نہایت دل پسند تہا جیسے کہ سلطنت ایران
اور میڈیا کی ایک ہوگئی تہی — صرف دو ہی برس بعد اس مغربی
مہم کے دارا نے فتح کرنے ہندوستان کا عزم کیا اور اس لئے بعد تیار

تیار کرنے ایک بیڑے جہازون کے بیچ مقام کیس نپائی رس کے جو دریاے
سندہ کے متصل ہے اختیار اوس بیڑے کا اوسنے ایک یونانی مسمے سکیلیکس کو
واسطے دریافت کرنے حال ملک کے دیا — اس مین تیس مہینے صرف ہوئے
— بروقت مراجعت اس شخص کے شاہ ایران ہندوستان مین بڑی فوج سے
داخل ہوا اور تمام ملک کو فتح کیا اور بعد مقرر کرنے خراج چہہ لاکہہ روپیہ کے ملک
مذکور کو بیسوان صوبہ اپنی سلطنت کا بنایا — یہہ مہمات جو ہیروڈوٹس نے
لکہی ہین کم مہمات افسانہ آمیز رستم اور اسفندیار کے سے نہین ہین —
فردوسی لکہتا ہے کہ اسفندیار نے واسطے اپنے باپ گشتاسپ کے
ہندوستان عرب اور روم کو فتح کیا لیکن اوسنے مفصل حال ان مہمات کا
نہین لکہا اور اوسکی تاریخ اس زمانہ کی صرف افسانہ معلوم ہوتا ہے —
غالب یہہ ہے کہ فتحین جو کہ نسبت دارا کے لکہی گئی ہین وہ کچہہ ایک تعلق
رکہتی ہین اوسکے سردارون اور صوبہ دارون اور باشاؤن میڈیا لڈیا
اور بیکٹریا کے سے

اس بادشاہ کے عہد سے جسکے زمانہ
مین سلطنت نہایت بلندی پر تہی تاریخ ایران کی یونان کی تاریخ سے ملی ہوئی
ہے — بسبب فتح لڈیا اور تہریس کے ایرانیون نے ایک جنگی بیڑا تیار
کیا اور باشندون نے آئی اونیا اور ٹایر کے جنکو دارا نے اونکے پہلے
حقوق بخشنے بیچ زیادہ کرنے حکومت اس بڑے بادشاہ کے اوپر خبرون
لیونٹ کے مدد کی — بعد سرکشی باشندون آئی اونیا کے بسرکردگی ارسٹے
گورس کے بیچ بیسوین سن جلوس دارا کے آتہن اور آئی اونیا کے
باشندون نے اپنے بیڑون پر سوار ہوکر شہر سارڈس کو جلا دیا یہہ

۲ ابتدا اوہی اوس بدبخت لڑائی کی جو کہ درمیان ایرانیون اور یونانیونکے جاری رہی
اور جو موجب بربادی دونو قوم کا ہوا اور جو بروقت پامال ہونے سلطنت ایران
کے ختم ہوئی ہے — لیکن حال بربادی ملیشیس اور شکست ایرانیون کا بیچ مری تہن کے
اور تنازع کا جو درمیان بیٹون دارا کے واسطے تخت نشینی کے ہوا اور تمام
حال بڑی وارداتون زرکسیز کا یعنے اوسکی فوج کشی اوپر یونان کے
اور حال لڑائیون مری تہن اور سلمیس اور پلیشیا اور مائی کیل کا اور ذکر شکست
حملہ کرنے والونکا ایران کی تاریخ مین نہین ہے لیکن یونان کی تاریخ سے
صاف واضح ہے — بروقت مراجعت کے براہ ایشیا مائنر کے زرک
سیز نے درباب پامال کرنے تمام عبادت خانونکے جو کہ ایشیا مین بیچ شہرون
یونانیون کے تہے ظاہرا پاس مذہب مجی کے حکم دیا لیکن لوٹ جو ہاتہ
لگی اوسنے اوسکے مالی خزانہ کو بہر دیا — عبادت خانہ شہر بیبلن
کے اوسنے مسمار کئے اور خبر جو کہ یہودیون کے پیغمبر نے دی تہی اب وہ صحیح
ہوئی — زرکسیز کو آرٹی بینس اوسکے رشتہ دار نے چار سو اکسٹہ برس (۴۶۱)
بیشتر حضرت عیسیٰ کے بیچ اکیسوین (۲۱) سن اوسکے جلوس کے قتل کیا —
زرکسیز کے بعد اوسکا تیسرا بیٹا آرٹی زرکسیز لونجی مینس جسکو بہمن دراز
دست ایران کی تاریخ مین لکہا ہے بادشاہ ہوا — شاہنامہ مین کچہہ
ایک بےسرو پا احوال ان وارداتونکا پایا جاتا ہے — جب کہ اسفندیار
اپنے باپ کے تمام دشمنونکو مغلوب کرچکا تو گشتاسپ نے اوسے
واسطے مطیع کرنے بادشاہ سیستان کے جو دایرہ فرمان برداری سے
باہر ہو گیا تہا بہیجا اسی مہم مین یہہ واضح ہوتا ہے کہ وہ بہت بیدلی سے

سے لڑا اور رستم کے ہاتہہ سے مارا گیا لیکن بر وقت مرنے کے اوسنے اپنے بیٹے بہمن کو رستم کے سپرد کیا اور عاجزی سے چاہا کہ وہ اسکو فن لڑائی کا سکہلادے اوس بیٹے نے بر وقت تخت نشین ہونے کے رستم کے موروثی ملک کو محاصرہ کیا اور اوسکو اور تمام اوسکے کنبے کو بہانہ بدلا لینے اپنے باپ کے قتل کیا — رستم کا مارنا اسفندیار کا اور پرورش کرنا اوسکے بیٹے کا اور واقع ہونا تنازع کا بر وقت جلوس آردشیر کے اور ختم ہونا اوس جہگڑیکا یہ قتل رستم اور اوسکے خاندان کے اسقدر مطابق ہی ساتہہ اوس سرگذشت کے جو کہ یونانیون نے درباب آرٹی نیس کے لکہی ہے کہ دو نو سرگذشتین اونہی سرداروں سے تعلق رکہتی ہین — ایک ہونے مین آرڈشیر اور آرٹی زرک سیز لونجی مینس کے کوئی شک نہین ہی اوسکو دراز دست لقب اس واسطے دیا گیا تہا کہ جب وہ کہڑا ہوتا تہا تو اوسکی انگلیان ہاتہہ کی گہٹنے سے نیچے جاتی تہین — مصنف تاریخ تبری کا لکہتا ہے کہ یہ سلطنت اس بادشاہ کے یہودیونکو حق دیا گیا تہا کہ اونپر اونہی کی قوم کا حاکم رہیگا اور مہربانیان جو بادشاہ کی اونکے حال پر ہوئین وہ بموجب حکم بہمن کے ہوئی تہین کیونکہ اس بادشاہ کی پیاری بی بی قوم یہود سے تہی — جوزی فس صاف لکہتا ہی کہ آرٹی زرک سیز لونجی مینس شوہر تہا استہر کا اور بڑی رعایت جو اوسنے یہودیون پر کی وہ اسبات کی شاہد ہے — یہہ واضح ہوتا ہی کہ یہہ بادشاہ ایران کے بادشاہون سے پہلا بادشاہ تہا جسنے بسبب فتح کرنے سیستان کے ہندوستان سے اتہی اوپیا تک ایکسو ستائیس ۱۲۷ ضلعون پر حکومت کی . بموجب داسمرا کی تاریخ کے

سلطنت اس بادشاہ کی اکیسو بارہ برس کی ہوئی لیکن یونان کے تاریخ نویس لکھتے ہین کہ اوسنے چالیس برس سلطنت کی اور چار سو چوبیس برس پیشتر حضرت عیسے کے مرگیا اوسکے بعد بموجب تاریخ فارسی کے اوسکی بیٹی ہومی تخت نشین ہوئی جسنے بعد سلطنت تینتیس ۳۳ برس کے اپنے بیٹے دارا اول کو جسے یونانی ڈیریس نوتہس لکھتے ہین تخت نشین کیا یہہ ظاہر ہی کہ حال سلطنت زارک [illegible]

کیونکہ وہ صرف آٹھ ۸ مہینے بادشاہ رہے اور ریج ٹولمی کی کتاب سے لکھا ہے کہ ڈیریس نوتہس بعد آرٹی زرک سیز لونجی منس کے بادشاہ ہوا اور اوسکی سلطنت پیش از ظہور حضرت عیسے کے چار سو چوبیس ۴۲۴ برس تک ہوئی

[illegible]

ہومی وہ عورت معلوم ہوتی ہی جسکو یونان والے پری سی ٹس کہتے ہین اور جسنے وہ لکھتے ہین کہ بی بی تہی اپنے سوتیلے بھائی ڈیریس کی جسکی سلطنت مین وہ امورات نظم و نسق مین بہت دخل رکھتی تہی — اوسکا بیٹا آرسی سیس بنام آرٹی زرک سیز کے تخت نشین ہوا جس نام پر یونان والون نے لقب نیمن کا اور زیادہ کر دیا ہی اس سبب سے کہ اوسکا حافظہ بہت تہا — کسی بادشاہ کو سوا لونجی منس یعنی دراز دست کے ایران کی تاریخ مین نہین لکھا ہے اسی سبب سے غالب ہی کہ بہمن وہ شخص ہی جسکو فارسی کی تاریخ مین داراب اول لکھا ہے اور وہ بعد ہونے اپنی ما کے بادشاہ ہوا — جلاوطن پہرنا بادشاہ زادی پری سی ٹس کا طرف بیبلن کے اور متوفی ہونا ہومی کا تخت نشینی سے ایسا مطابق ہی کہ یہہ دونو بادشاہزادیان ایک ہی تصور کی جا سکتی ہین مگر ایران اور یونان کی تاریخون مین نام مختلف ہین

فارسی کی تاریخ مین حال اس زمانہ کا نہایت بے سر دیا ہے — لڑائی جو کہ مصر والون سے بیچ سلطنت ڈی

تاریخ ایران

ڈی ریس نوتہس کے ہوئی اور سب کشتی مبٹہ یا دالونکی اور لڑنا ایرا نیو نکا بیچ لڑائی پیلوپونس کے اور نام سائی رس دویم کا بہی فارسی کی تاریخ میں بالکل نہین ہے بلکہ ذکر اوس مشہور مہم کا بہی جسنے یونانیون کے سپہ سالار کے نام کو ہمیشہ کے لئے زندہ کیا تاریخ مذکور مین نہین ہے ــ ہمارو دو ذمس اور زنوفن اور تہیوسسی ڈی ڈیز کی تاریخون سے یہ حالات بخوبی واضح ہین اور اسس جہت سے نہ ہونا انکا تاریخ فارسی مین موجب افسوس کا نہین ہے

داراب دویم جو بموجب فارسی کی تاریخ کے

بعد داراب اول کے ہوا اوسکا ایک ہونا ساتہہ ڈی ریس کوڈو منیس یونانیون کے بالکل ثابت ہے کیونکہ اسکی سلطنت مین سکندر بادشاہ مسی ڈن نے ایران کو فتح کیا ــ حال سلطنت آرٹی زرک سیز اوکس کا جو نہایت ظالم بادشاہ اپنے خاندان مین ہوا اور حال سلطنت اوسکے بیٹے آرسیز کا جو دو برس ــ فارسی کی تاریخ مین لکہا گیا شامل کرا گیا ہی بیچ سلطنت داراب اول کے ــ چلن اوکس کا جو بد شکل اوسکی نسبت تہا دارا جو بہا علاوہ تہا منسوب کیا گیا ہی ــ لیکن یہہ بہی سچ ہے کہ بسبب ظلم رانی بادشاہ کے اور بے انتظامی نظم و نسق امور سلطنت کے اور بسبب گشت خون کے جو باعث تنازع تخت نشینی کے اکثر واقع ہوئے اور ضعف کے جو بیچ حکومت ایسی بڑی سلطنت کے ہو گیا تہا قریب تہا کہ سلطنت برباد ہو جاوے

نقلین اور روایتین جو کہ ایرانیون میں

درباب سکندر کے مشہور ہین وہ بہت بے سرو پا ہین اور نکین عشر عشیر بہی سچ نہین ہے لیکن وہ یونان کی تاریخ سے ساتہہ بڑے احوالو نکے مطابق ہین یعنے فوج کشی اوپر ایران کے اور شکست اور مارا جانا دارا کا

اور فیاضی فتح کرنے والے کی اور محبت جوکہ بسبب سکندر کے عمدہ چلن کے
بیچ دل مرنے والے دشمن کے پیدا ہوئی — فارسی کی تاریخ مے متفق ہوتا
سکندر اور ڈیک سیلس یا اون فش کا بیچ لڑائی کے ساتہہ پورس کے اور فوج کشی
اوپر سکیا کے بہی ایران کی تاریخ سے واضح ہے لیکن اکثر حال پیرایہ صدق
سے عاری ہے — سر جان مالکم صاحب لکہتے ہین کہ سکندر کا نام ایسا
ہوا ہے کہ جو تعریف انسان اپنے دل سے اوسکی نسبت ایجاد کرے وہ قابل
اعتبار ہو سکتی ہے — تاریخ فارسی مین سکندر ایک نمونہ ہے ہر ایک
نیکی اور ایسی بڑی خوبی کا جو کہ انسان کو درجہ انسانیت سے فضیلت دیتی ہے
اور اوسکی طاقت اور شان و شوکت اسقدر لکہی گئی ہے کہ کسی بادشاہ نے
جہانمین حاصل نہین کی — بموجب مصنف زینت التاریخ
کے واضح ہوتا ہے کہ تنازع درمیان ان دونو بادشاہون کے اس
سبب سے شروع ہوا کہ سکندر نے ادا کرنے خراج سونے کے انڈو
کے سے انکار کیا جسکا اوسکے باپ نے اقرار کیا تہا اور مختصر جواب
یہہ بہیجا کہ مرغ جو انڈے دیتا تہا وہ دوسری جہانمین اوڑ گیا — اس
بات پر ایک اور ایلچی ساتہہ ایک بلے اور گیند کے بطور طنز مرادکین
سکندر کے اور تہیلہ تلونکا بنظر ظاہر کرنے کثرت اپنی سپاہ کے بہیجا گیا
سکندر نے بلے کو اپنی طاقت اور گیند کو ملک ایران کا تصور کیا اور
تلی جانورونکو کہلا دئے اس مراد سے کہ ہماری فوج دارا کی فوج کو
اسطرح سے منہیت کر دے گی اور جواب مین اوسنے ایک کڑوا خربزہ

لڑائیونکا بیچ ایران کے مفصل نہیں لکہتے وہ کہتے ہین کہ دارا پہلی ہی لڑائی ۴۷
مین مرا — بعد مطیع کرنے سرکش شہردن یونان کے سکندر نے تین سو
چونتیس برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے بجمعیت تیس ہزار پیادون اور پانچہزار
سوارونکے ہلی سپونٹ سے عبور کیا اور اس فوج سے اوسنے پانچ حصہ زیادہ
فوج کو اوپر کنارے گری نی کس کے شکست دی — دوسرے سال
اوسنے فریجیا کو اور بعدہ تمام ملک لشیا اور لیڈیا اور پمفلیا اور پیفلیگونیا
اور کیپےڈوشیا کو مطیع کیا — بیچ لڑائی آئی سس کے جوکہ بیچ مہینے نوامبر
سال مذکور کے واقع ہوئی تہی اوسمین تمام ملک سیریا کا فتح ہوا اور دارا
اتفاق ہی سے بچ گیا مگر اوسکا تمام اسباب اور خزانہ رہ گیا اور ایک لاکہ ایرانی
مارا گیا — بیچ محاصرہ ٹایر کے سکندر سات مہینے مصروف رہا اور ایرانیونکو اوس
عرصہ مین گونہ فرصت ملی — بعد فتح کرنے شہر مذکور کے جسمین اوسنے
بنظر عبرت کے بہت خونریزی کی وہ طرف جروزلم کے گیا اس نظر پر کہ یہودیونکو
بہی بیچ علت عدول حکمی کے سزا دیوے لیکن بروقت دیکہنے یہودیونکے
بڑے پادری کے جو پادریانہ لباس سے ہمراہ تمام پادریونکے شان تہہ
تزک کے ملاقات کرنے کو آیا تہا سکندر ڈر گیا اور بدلہ جو اوسکے مرکوز
خاطر تہا اوس سے پشیمان ہوا اور خدا کے عبادت خانہ مین قربانی کی —
باعث اس رحم دلی کا سکندر نے یہہ بیان کیا کہ جب مین ایرانیون سے لڑنے
کا ارادہ کر رہا تہا تو اسی شخص نے مجہے خواب مین آکر کہا تہا کہ خدا تجہکو
سلطنت ایران کی دیوےگا — جبکہ اس بڑے پادری نے
بیچ حدیثون دانیال کے دکہلایا کہ سلطنت ایران کی بابت سے ایک

 یونان کے بادشاہ کے تہہ وبالا ہوگی ــ سکندر نے عیوضمین خوشدلی کے یہودیونکو خراج جوکہ وہ سال بسال ادا کرتے تہے معاف کردیا اور انکو درباب اونکے مذہب اور قوانین کے اختیار دیا ــ یہان سے اوسنے طرف شہر غازے کی کوچ کیا جہان ایرانیونکی فوج نے بہت مقابلہ کیا اور درمیان محاصرہ شہر مذکور کے جسمین دو مہینے صرف ہوئے سکندر خود دو دفع زخمی ہوا ــ بدلہ جوکہ اوسنے بٹس بہادر سردار سے جسنے شہر مذکور کو بچایا تہا اور باشندون شہر سے لیا اوسکے سبب اوسکے نام کو ایک عیب لگا ــ بعد قتل کرنے دس ہزار آدمیونکے اوسنے باقیونکو اور اونکی مستورات اور لڑکونکو بطور بردونکے بیچ ڈالا ــ بعد اسکے اوسنے طرف پلوزیم کے کوچ کیا جہان مصر والون نے اوسکا بطور مخلصی دلوانے والے کے استقبال کیا ــ میمفس کے باشندون نے بروقت اوسکے آنے کے دروازے شہر کے کہول دئے اور وہ مالک تمام ملک کا ہوگیا ــ پیشتر مصر سے کوچ کرنے کے وہ بیچ عبادت خانہ جوپیٹر امین کے بنظر فال لینے گیا جیسا کہ ہرکیولیز اور پرسیس نے کیا تہا اور وہان کے پادری نے اوسکی خاطر جمع کردی کہ تو جوپیٹر کا بیٹا ہی ــ بروقت مراجعت کرنے کے طرف مصر کے اوسنے شہر اسکندریا کو بنایا اور واضح ہوتا ہے کہ پرانا شہر ریکوٹس اسی جگہ تہا شاید اسکا نام بدل گیا ہے اس جہت سے کہ سکندر نے باشندون پر بہت رعایت کی اور شہر مذکور کو اپنا دارالسلطنت مقرر کیا

مصر سے سکندر نے براہ پیلیسٹاین کے طرف ٹایر کے مراجعت کی جہان وہ بیچ تیاری محاصرہ ایران کی مصروف ہوا اور کئی پیغام صلح کے

کے جوکہ دارا نے بہیجے اونکو قبول نہ کیا ــــ جب شاہ ایران کو معلوم ہوا کہ نامہ و
پیغام صلح کے بیحاصل ہین اوسنے بہت سی فوج تمام اضلاع سے قریب چالیس بہم
ہزار سوارون اور دس لاکہ پیادونکے معہ دو سو رتون اور پندرہ ہاتیون کے جمع
کی اس فوج سے دارا اوپر کنارے دریائے ہیومیڈس کے منتظر آنے سکندر کا
رہا ــــ فتح تہوڑے زمانہ تک معرض شک مین رہی لیکن آخر کو فوج قاعدہ دان
سکندر کی اوپر فوج کثیر کے غالب آئی ــــ ایران کی فوج مین بیحد کُشت و خون
ہوا اور دارا ہراسہ ہوکر تمام اپنا بادشاہی جلوس اور اسباب چہوڑکر طرف ایکب
ٹبانا کے بہاگ گیا ــــ آربیلیا سے سکندر نے طرف بیبلن کے کوچ کیا
اور باشندون نے شہر مذکور کے فوراً ہتیار ڈال دئے اور اوسنے حکم دیا
کہ تمام عبادت خانے جو زرکسیز نے تڑوائے تہے دوبارہ تعمیر کئے جائین
ــــ شہر سوسا بہی معہ تمام بادشاہی خزانہ کے بروقت قریب پہنچنے سکندر
کے اوسکے ہاتہہ آیا ــــ سپاہیونکو واسطے لوٹنے چہل منار کے معہ قلعہ
اور محل کے اجازت دی گئی اس جگہ سکندر نے جاڑے کے موسم تک مقام
کیا لیکن محل مذکور کو بہی نشہ مین باغوا آتہن کی ایک کسبی کے جسکے دلمین جلنے
آتہن کا زرکسیز کے حکم سے بہت قلق تہا جلا دیا

دوسرے سال بہار کے موسم مین سکندر نے طرف اکبٹانا کے جہان
دارا مقیم تہا کوچ کیا لیکن بروقت قریب آنے شہر مذکور کے اوسے
معلوم ہوا کہ دارا کو اوسکی رعیت قید کر کے آٹہہ دن پہلے لے گئی سکندر
بتعاقب دارا کے طرف ری جس کے گیا اور وہان پانچ دن مقیم رہا
اور آخر کار اوسنے مردمان منہزم کو پارہتیا مین جا لیا جب ایران کے

۴۰ سنو دلدون کو معلوم ہوا کہ سکندر آپہونچا تو انہون نے خود دارا کو مار ڈالا اس نظر پر
کہ وہ جیتا سکندر کے ہاتہہ نہ لگے ــ پیش از پہنچنے سکندر کے دارا کی زخم
کاری کہائے ہوئے اپنی رت مین مردہ پڑا تہا بر وقت دیکہنے لاش کے سکندر
رویا اور اپنا چغا اوسپر ڈالا اور حکم دیا کہ اوسکی تجہیز اور تکفین بادشاہی طور پر
سیوسا مین ہووے ــ بعد اس واقعہ کے پارتہیا اور ہارکنیا کے باشندون
نے سکندر کی متابعت کی اور اوسنے بہت سا ملک مارڈی کا بہی فتح کیا ــ
سکندر پندرہ دن تک بیچ شہر زندراکارٹی دار السلطنت ہارکنا کے مقیم رہا
اور بر وقت سننے اس بات کے کہ حاکم نے اوس جگہ کی رعایا کو واسطے
اوسکی لڑائی کے آمادہ کرر کہا ہے اوسنے طرف آئی رہیا کے کوچ کیا
ــ بعد فتح آئی رہیا کے اوسنے زرانجی اور اور باقی مشرقی ایران کو بہی
فتح کیا ــ واضح ہوتا ہے کہ سکندر کی کاسس کے پہاڑ پر بہی گیا اور وہان
اوسنے ایک شہر بنایا جسکا نام اوسنے سکندریا رکہا ــ بر وقت دریافت
ہونے اس بات کے کہ دارا کے قاتلوںمین سے بی سس اپنا نام آرٹی زرک
سیز رکہہ کر فوج کثیر سے بیکٹریا مین پڑا ہے اوسنے فوراً طرف ضلع مذکور
کے کوچ کیا باوصفیکہ برف پڑی ہوئی تہی اور یہہ بہی معلوم تہا کہ تکلیف
بسبب قلت کہانے پینے کے بہت ہوگی ــ بر وقت قریب آنے
سکندر کے بی سس جیحون سے اوتر گیا اور باشندون نے بلخ اور
آئی اورنس کے سکندر کی فوراً متابعت کی اور جب سکندر نے دریائے
مذکور سے عبور کیا تو بی سس کو اوسکے آدمیون نے سکندر کے حوالہ کر دیا
ــ بیچ تسخیر سوگ ڈی انا کے سکندر ایک سال مصروف رہا ــ جبکہ

جبکہ وہ دار السلطنت سمرقند مین پڑا ہوا تہا اوسنے اپنے جرنیل کلائیٹس کو ۱۴۱
بیچ ایک جہگڑے کے جو کہ ایک ضیافت مین واقع ہوا تہا مار ڈالا ۔
بیچ ناٹیکا کے جسے نخشب گمان کرتے ہین وہ جاڑے مین مقیم رہا اور اوسنے
اپنی فوج کو تین مہینے تک آرام دیا اور جب کہ وہ اس جگہ بیچ آرام کے تہا
اوسنے ایک ایرانی عورت سے شادی کی اور اس سبب سے اوسکے
ملک کے آدمیونکو بہی واسطے اوسکی تقلید کے نمونہ ہوا ۔ سکندر عاشق
ہوگیا تہا روک سینا پر جو کہ ایک ایرانی امیر کی بیٹی تہی اور اسیری مین آئی تہی
اور اوسنے اوسسے شادی کرنیکا ارادہ کیا اور لحاظ جو سکندر نے اوسکے ناموس
کا رکہا یعنے اوس سے نکاح کیا اوسکی نیکی اور فیاضی کا شاہد ہی
بیچ ہنگامہ ضیافتون شادی کے اوسکے دل مین ارادہ مہم ہندوستان کا
بیچ تقلید ہرکیولیز اور بی کس کے تہا ۔ موسم بہار مین تین سو ستائیس
برس پیش از حضرت عیسے کے اوسنے بحر سندہ سے عبور کیا اور اسکی فتح کا
حال اس حد سے زیادہ ہم نہین لکہین گے ۔ مراجعت مین اوسکے
بہت سی فوج بسبب نہ ملنے پانی اور کہانے کے بیچ ریگستان دار جنگلون
جیڈروسیا کے مرگئی ۔ بنظر اخفا اس مصیبت اور ظاہر کرنے اس بات
کے کہ ہندوستان سے فتحیاب پہرے بر وقت پہنچنے کے بیچ ضلع کار
مینا کے اوسنے ساتہہ نمود اور شان کے سات دن تک پے ہم مانند
ڈائی یونیس کے جسکا ذکر کچہہ افسانہ سے کم نہین ہے کوچ کیا ۔ یہان
سکندر سے نیارکس نے جو فوج بحری کا سردار تہا بیان کیا کہ مین دہانہ
دریائے سندہ سے جزیرہ اورمز تک جو خلیج فارس مین ہے گیا ۔

سکندر کو معلوم ہوا کہ بسبب اسکے نہ ہونے کے بہت بے انتظامی ہندوستان مین
واقع ہوئی اوسنے بہت سے مجرمونکو قتل کروا ڈالا اور بعدہ خاطر خواہ انتظام
ہوگیا — بروقت آنے کے بیچ پسارگیدیا کے جب اوسے دریافت ہوا
کہ سائیرس کا مقبرہ گرا دیا گیا ہے وہ نہایت خفا ہوا اور حاکم اوس جگہ کا بیچ
علت بہانہ اجازت دینے گرانے مقبرہ مذکور کے مارا گیا — بیچ شہر سوسا
کے جہان وہ دارا کے کنبہ کو قید مین چھوڑ گیا تہا اوسنے سٹی ٹائی را دارا کی بڑی
بیٹی سے شادی کی اور چھوٹی بیٹی کو اپنے پیارے ہفش شن کو دیا — یہان
سے وہ جہاز پر سوار ہوکر طرف اوپس کے جو اوپر کنارے دجلہ کے واقع
ہے روانہ ہوا اور ساتہہ چرب زبانی کے فرو کیا سرکشی کو جو کہ مسی ڈن کی
فوج نے اس سبب سے کی تہی کہ وہ ایشیا کے سپاہونکی بہت طرفداری
کرتا تہا — اوپس سے اوسنے طرف اکی ٹبانا کے کوچ کیا جہان ہفش
شن بسبب زیادتی نشہ کے مرگیا — اور نظر بہلانے دل کے اس
غم سے سکندر اپنی فوج کو میڈیا کے پہاڑون پر لے گیا اور چالیس دن کی
لڑائی مین اونکو مطیع کیا اور بعدہ دجلہ سے عبور کرکے بیبلن مین آیا
جسکو اوسنے دار السلطنت مقرر کرنے کا ارادہ کیا — بروقت قریب آنے
شہر مذکور کے مجوسون نے اوسے شہر مین جانے سے منع کیا اور بہت
سی علامتین جو کہ اوسکی ہلاک کرنے والی تہین اوسپر ظاہر کین لیکن اوسنے
ان باتونکو نہ مانا — بیچ تدابیر گرد پہرنے افریکہ کے بذریعہ بیڑو سکے
اور فتح کرنے عرب اور کار ہیچ کے اور مرمت اور آبادی بیبلن کے
جہان اوسے مرکوز تہا کہ عبادت خانہ بی لس کے ساتہہ بڑی شان

خان کے مرمت ہو قریب ایک سال کے صرف ہوا لیکن بہت سا وقت
عرصہ مذکور کا اوسنے بیچ بیہودگی اور عیاشی اور شراب خواری کے ضایع
کیا جسکے سبب سے وہ تین سو تئیس ۳۲۳ برس بیشتر حضرت عیسیٰ کے اور تینتیس ۳۳
برس کی عمر مین مانند اپنے دوست ہفش شن کی مر گیا بشرطیکہ کسی نے اوسے
زہر نہ دیا ہو — اسطرح حال اس شرابی اور خام خیال دیوانے آدمی کا تمام
ہوا — پرائی ڈیو صاحب لکھتے ہین کہ خدا نے اس آدمی کو اپنا کارگر
واسطے ظہور مین لانے اون باتون کے جو کہ دانیال پیغمبر سکندر کی نسبت
کہہ گئے تھے مقرر کیا تہا اور جب کہ وہ باتین ظہور مین آچکین تو خدا نے اوسے
اپنے ہات سے گرایا فارسی کی تاریخ سے ظاہر
ہوتا ہی کہ چند روز پہلے اپنی موت کے سکندر نے ایران کے سردارونکو
اونکا اپنا ملک تقسیم کر کے دے دیا تہا اس شرط پر کہ لڑائی مین ہمراہ
رہین — ایک تاریخ سے یہہ بہی واضح ہوتا ہی کہ دارا کا ایک بہائی تہا
جسکو سکندر نے بادشاہت ایران کی دے دی تہی — یونان کے تاریخ
نویس لکھتے ہین کہ بعد مرنے سکندر کے جب تمام ممالک محروسہ سکندر کا
اوسکے سردارون مین تقسیم ہوا بیلن سلیوکس کے حصہ مین آئی جو کہ بانی تہا
خاندان سائی رو سی کون کا — چند روز تک این ٹی گونس اوسکے
مخالف کے طالع نے یاوری کی اور بعد موت یومی نس کے ظاہر ہوتا ہے
کہ وہ تمام ایشیا کا ہلی سپونٹ سے دریائے سندہ تک مالک ہو گیا —
— سلیوکس اس شخص کے رشک سے اس سبب سے بچ رہا کہ وہ مصر کے
ٹولمی سے متفق ہو گیا جہان سے اوسنے تہوڑی فوج رکہہ کر طرف

بیبلن کے مراجعت کی اور اوس ملک کے تمام باشندون نے اوسکا ساتھ دیا
ـــ میڈیا اور سوسی اینا اور قرب جوار کے اور ضلع تھوڑے ہی دنوں اوسکے
ہاتھ آ گئے اور بسبب اوسکے انصاف اور رحم دلی کے اوسکی طاقت نے اسقدر
استقلال پکڑا اور وہ اتنا ہر دل عزیز ہو گیا کہ سکندر کے سردار و نمن جنمین ملک
تقسیم ہوا تھا سب سے زیادہ طاقت دار ہوا ـــ اور یہہ لکھا گیا ہی کہ بعدہ اوسنے
تمام ایران اور بکٹریا اور ہارکنیا کو فتح کیا مع تمام اون ملکون کے جنکو ایران کی
طرف دریائے سندہ کے سکندر نے فتح کیا تھا ـــ سن سلیوسی ڈی کا جو
مشرقی ولایتومین درمیان نصارا اور یہودی اور اہل اسلام وغیرہ کے مستعمل
ہے تین سو بارہ سال پیشتر حضرت عیسیٰ کے جبکہ سلیوکس نے بیبلن کو دوبارہ
لیا شروع ہوا ـــ جب کہ سلیوکس نے ایران پر بالکل تسلط پایا اوسکے چھ ۶
یا سات برس بعد تک اوسنے اپنے تئین بادشاہ نہین کہا لیکن بعدہ اوسنے
اپنا نام نکٹر فتح کرنے والا رکہا ـــ یہہ شخص سکندر کے سردار و نمین سے
سب کے پیچھے مرا بعد اسکے کہ لسی مکس سے شکست کہا کر مارا گیا سلیوکس
مسی دونیا مین داخل ہوا اس نظر پر کہ ملک مذکور پر قابض ہو کر وہین
اپنی زندگی بسر کرے لیکن ذو سو اسی ۲۸۰ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے اسی ۸۰
برس سے زیادہ عمر مین مارا گیا بعد سلیوکس کے اوسکا
بیٹا انٹی اوکس سوٹر اپنے باپ کے ایشیا کے ممالک محروسہ پر قابض ہوا
اور انیس ۱۹ برس سلطنت کی اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا انٹی اوکس تھی یس
بادشاہ ہوا ـــ ہیچ سلطنت اس بادشاہ کے دو سو پچاس ۲۵۰ برس
پیشتر حضرت عیسیٰ کے ایشک ننہ جو کہ ایک خراج گذار تھا پارتھیا کے

پارتھیا کے حاکم کو مار کر جھنڈا سرکشی کا بلند کیا ــ حاکم بکٹریا کے نے بھی خودسری ظاہر کی اور حد سلطنت سائی روسی ڈونیا کی دریائے دجلہ تک رہ گئی ــ ایشک نے جو فارسی کی تاریخ سے ایران کے سابق کے بادشاہونکی اولاد مین سے معلوم ہوتا ہے مدد اپنے ملک والونکی حاصل کی بسبب مطلع کرنے کے اونہی کہ میرے پاس پاک درفش کیانی موجود ہے جسکو میرے چچا نے بروقت شکست دارا کے چہپا رکہا تہا ــ بعد قتل کرنے حاکم مذکور کے اوسنے استقامت بیچ مقام ری کے مقرر کی جہان اوسنے تمام ضلعونکے سردارونکو واسطے لڑنے کے سلیوسی دنبر سے طلب کرکے اور معافی خراج کا کیا اور کہا کہ مین اپنے تئین صرف سردار تصور کرونگا واسطے آزاد کرنے ایران کے غیر قدم کی حکومت سے ــ یہہ وہ زمانہ ہے جسکو فارسی کے تاریخ نویس ملوک الطوائف لکہتے ہین اور یہہ زمانہ پانسو برس تک رہا ــ بلینی لکہتا ہی کہ اس زمانہ مین ایران کا ملک درمیان اٹہارہ سلطنتونکے تقسیم تہا ــ حال اس زمانہ کا جوکہ فارسی کے تاریخ نویس لکہتے ہین بیسر و پا ہے ــ اسی وجہہ سے تاریخ ملوک الطوائف کی نامونکی فہرست سے کچہہ زیادہ نہین ہی اور درباب ان بادشاہون کے اور سنون اونکے جلوس وغیرہ کے بھی ایسے دو فارسی کے تاریخ نویس نہین ہین جو مطابق ہون ــ پہلے ایشک نے صرف پندرہ برس اور بموجب لکہنے خندہ میر کے دس برس سلطنت کی ــ بعضے تاریخ نویس لکہتے ہین کہ اسی بادشاہ نے شام کے بادشاہ سلیوکس کیلینی کس کو شکست دیکر اسیر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ایشک دویم اسکے بیٹے نے ایشک دویم

تاریخ ایران

سکے بعد اوسکا بہائی شاہ پور بادشاہ ہوا جسنے بعد ایک بڑی لڑائی سکے ساتہہ اینٹی اوکس اعظم سے صلح کی اور بموجب صلحنامہ سکے اسکاتیہ اوپر بارتہیا اور ہارکینیا سکے قایم رہا ـــ بعد مرنے اِس بادشاہ کے دوسو برس تک کی ایران کی تاریخ معلوم نہین ہوتی اسواسطے کہ تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ اسکے بعد بہرام گودرز بادشاہ ہوا اور اگر یہہ بادشاہ وہی ہے جسکو یورپ والے گتارزیز کہتے ہین اور اسمین کچہہ شک نہین معلوم ہوتا تو تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تیسرا بادشاہ دوسرے خاندان ارسی سیڈیز کا تہا اور یہہ وہ شخص تہا جسنے بدلہ جان تیتَس کا بنی اسرائیل سے لیا تہا

سکندر کی وفات سے عہد آرٹی زروگ سیز یعنے اردشیر بابکان تک پانسو برس کا عرصہ ہے اور فارسی کی تاریخ مین اِس عرصہ کا کچہہ حال مندرج نہین ہے اور جب ہم تاریخ روم والونکی دیکہتے ہین تو بہت سا احوال اِس زمانہ کا پایا جاتا ہے اور ایران سکے بادشاہ جنکا نام فارسی کی تاریخ مین مل نہین سکتا ایسے جلیل القدر تہے کہ روم سکے بادشاہ باوجودیکہ ملک قریب تمام جہان سکے ہوگئے تہے لیکن ان بادشاہون سے سربرنہو سکے گر اسکا باعث سوا شجاعت ایرانیونکے اور بہی ہوسکتا ہے ـــ ملک ایران کا اِس قسم کا تہا اور ایرانیونکی طرح لڑائی کرنیکی اونکے سبب سے اونہون نے اوپر قاعدہ دان فوج روم سکے فایدے حاصل سکئے سبب ملک ایران کا جو کہ مقابل تہا ملک محروسہ روم سکے حد اونکی بحر خزر سے خلیج فارس تک بہی اور اسمین ملبہ اور ویران

ویران بنجر پہاڑ اور وسیع اور تیز رو دریا اور فراخ جنگل ہین — جسطرف کو فوج روم والونکی جاتی تہی اوس جگہ کے باشندے اپنے ملک کو ویران کر دیتے تہے — لڑائی فوج سے نہین تہی مگر اخبا س سے جوکہ فوج کی پرورشس کرنے والی تہی — یہہ طریق لڑائی کا بلحاظ سرزمین اور باشندون اور جہازون اور گہورونکے نہایت احسن تہا اور بسبب اس طریق کے فتح ایسی یقین کی گئی تہی کہ نہایت بہادر اور جہاندیدہ سپاہی روم کے آپسمین اپنے سردارون پر طعنہ زن ہوتے تہے اگر اونکی زبان سے نام بہی ایران کی لڑائی کا نکلتا تہا

سر جان مالکم صاحب لکہتے ہین کہ نہونا ان حالات کا بیچ فارسی بکمی تاریخ کے اس سبب سے ہے کہ بیچ عہد خاندان آرسی سڈیز کے رسمیات مذہب زردشت کی مفقود ہو گئی اور نوشتجات مذہبی بسبب نہونے یادریو کے موقوف ہوئی — اس قوم مین اور اور اینین بہی جوکہ اسی قسم کی تہین فاضل اور یادری ایک نام تہا اور جونکہ حرف یادریہی لکہنا پڑہنا سیکہتے تہے اونہون نے عیوضین اسکے بدلہ لیا اپنے اور اپنے مذہب کے دشمنون سے بسبب اخفا کرنے اون کارہای نمایان کے جوکہ اوس زمانہ کے بادشاہون سے ظہور مین آئے تہے — گبن صاحب بغیر حوالہ دینے کسی تاریخ کے لکہتے ہین کہ خاندان آرسی سے ڈیز کا بیچ کے مذہب کا پیرو تہا لیکن مذہب مذکور مین بسبب آمیزش غیر ملک کی بت پرستی کے رخنہ پڑ گیا تہا — اصل اور ظہور یادریتین کا معلوم نہین مگر از روئے عقل کے کا ... ہو سکتا ہے — جس نے لکہا ہو کہ یہہ

 لوگ سہتیا سے بہاگ آئے تہے اور انکی زبان مین لفظ پارتہین کے معنے
ہین جلا وطن گئے ہوئے لوگ — سٹریبو لکہتا ہے کہ پارتہیا والے جنکا
ملک اوپر کنارے دجلہ کے تہا سابق مین کارڈیوچی کہلاتے تہے —
لیکن اس سے مراد یہہ معلوم ہوتی ہے کہ پارتہیا والون نے کارڈیوچی
کے ملک کو آباد کیا تہا کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ یورپ کے تاریخ نویس
جو لفظ حرف پارتہیا کا استعمال مین لائے ہین اوس سے اونہون نے
اوس ملک سے مراد رکہی ہے جو کہ مشرق کیطرف بحر خزر کے واقع ہی
اور پارتہیا والونکو انہون نے سہتیا والوںین سے قیاس کیا ہی —
یہہ بہی ممکن ہے کہ وہ قوم گورد مین سے تہی اور ایک گروہ نے انہین
سے آنکر مشرق کیطرف اوپر میدانوں اوس کے ایک جگہ آباد کی
جسکا نام پارتہنی مقرر کیا گیا — اور یہہ بات قابل غور ہے جو کہ پارتہیا
کے بادشاہونکے سکے ملے ہین اونپر یونانی زبان کے حرف ہین
اور خاندان سے سیسا کا جو کہ انکے بعد ہوا اونکے سکون پر ایران
کے پرانی زبان کے حرف ہین — اس سے معلوم ہوتا ہی کہ خاندان
آرسی سا بڈیز نے جسطرح کہ نمود اور خطاب میسیڈن کے فتح کرنے
والونکا اختیار کیا تہا اوسیطرح اونہون نے زبانون کو بہی اختیار کیا
اور یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسی زبان بولتے تہے جو نوشتہ خواند
مین نہین آتی تہی — باوجودیکہ اس خاندان مین سے بعضے بادشاہ
بڑے جلیل القدر ہوئے تسپر بہی سر جان مالکم صاحب کہتے ہین
کہ اوس زمانہ کی کوئی ایسی علامت مثل مقبرہ اور تعمیرات وغیرہ

وغیرہ کے نہین ہین کہ جسکے سبب سے اونکو وحشی نہ کہہ سکین
یورپ والونکی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد متہری ڈیٹزاول کے
جوکہ آرسی سیدیز کے پوتے کا پوتا اور اوس سے پانچوان بادشاہ تہا
سلطنت پارتہیا کی یہ نہایت ترقی کے تہی ــ بادشاہ مذکور نے
بعد فتح کرنے میدیا اور اپنی منبرا اور بیک ٹریا والونکے ہندوستان کو سکندر
سے بہی زیادہ فتح کیا اور بعد فتح کرنے ڈی میٹریس بادشاہ شام کے
آخرکار اوسنے بیبلن اور سی پوٹے میا کو بہی اپنی سلطنت مین داخل کیا
چنانچہ اوس عہد سے فرات مغرب کیطرف اور گنگا مشرق کیطرف
اوسکے ملک کے بطور حدود کے تہی ــ جسٹن لکہتا ہی کہ اس بادشاہ
نے بعد فتح کرنے بہت سی قومون کے اونکے قانونکی اچہی باتونکو
منتخب کرلیا اور اون سب کو بطور قانون کے اپنی سلطنت مین جاری کیا
ــ اگران باتونمین سے آدہی بہی سچ ہون تو وہ تاریخ کس کام کی ہے
جسمین ایسے بادشاہونکا بہی ذکر نہو ــ یہ سلطنت فری تیز کے
جو اس بادشاہ کے بعد ہوا بسبب فتوحات کے جو بادشاہ شام کو
حاصل ہوئین اور حملہ سیتہیا والونکے یہہ سلطنت اپنی قدیمی حد پر آگئی
ــ اس بادشاہ کے بعد متہری ڈیٹز اعظم ایکسو اٹہائیس برس پیشتر
حضرت عیسےٰ کے تخت نشین ہوا اور اوسنے پارتہیا کے نام کو پہر رونق
دی لیکن بعد نٹو برس کے ہمین معلوم دیتا ہے کہ فری تیز پارتہیا
کے بادشاہ نے اپنے ایلچی اگسٹس کے پاس بہیجی با قرار چہوڑ دینے
تمام قیدیون اور واپس کرنے تمام جلوس نشانی کے جوکہ روم والون

 سے بیچ لڑائی کری سس اور این ٹنی کے ہاتھ آ ہی تہے تاکہ اگس ٹس اوسے دوست رہے — صرف بیس برس بیشتر حضرت عیسیٰ کے سلطنت ایران کی اسس درجہ پر کم زور ہو گئی تہی — بیچ سلطنت ٹراجان شہنشاہ روم کے خسرو بادشاہ پارتہیا کا روم والون سے لڑا اور شہر ٹی سی فن جو اوسکا دارالسلطنت تہا اوسکے قبضہ سے جاتا رہا لیکن بروقت مرنے ٹراجان کے خسرو نے جلد زین اوسکے جانشین سے صلح کی اور بادشاہ مذکور نے اوسکی دارالسلطنت کو چہوڑ دیا — بعد خسرو کے ویلو جیسس دویم اور سویم بادشاہ ہوئے — ویلو جیسس سویم شہنشاہ سرویس سے لڑا اور اسکے بعد آرٹی بینس پانچوان بادشاہ ہوا اور یہہ بہی روم والون سے ارادہ لڑنے کا رکہتا تہا لیکن آرڈی شیر یعنے زرک سیز اول نے جو خاندان سسی سینن کا مبدا تہا اوسپر حملہ کرکے اوسکو مار ڈالا

آرڈی شیر بابکان بیٹا بابک کا سسی سین کی اولاد مین سے تہا اور سسی سینن بیٹا بہمن کا اور پوتا اسفندیار کا تہا اور آرڈی شیر کا باپ ایک چہوٹا عہدہ دار بیچ خدمت بادشاہ کے تہا — حاکم دراب جرد کو جسکا نام تیری تہا معلوم ہوا کہ بابک کا بیٹا لڑکپن ہی مین نہایت ذہین اور بہادر ہے اوسنے اس لڑکے کو طلب کیا اور لیاقت آرڈی شیر کی اوسکو اسقدر پسند آئی کہ جب کبہی کسی باعث سے وہ اپنے ملک کا کام نہین کرسکتا تہا تو وہ تمام کام اوسکو سپرد کر دیتا تہا — آخر کار اسنے بسبب اپنی کارکردگی اور چلن کے اسقدر اعتبار حاصل کیا کہ بروقت مرنے تیری کے اوسکا جانشین مقرر ہوا —

— یہہ کچہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ ایک لڑکا مانند آردی شیر کے دفعتاً بڑا مرتبہ حاصل کرے اور بڑا اولو العزم ہو — ہمین ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سوتے مین بہی خواب اپنی ترقی مرتبہ کے دیکہتا رہتا تہا اور اوسکے خوشامدی تعبیر ان خوابونکی موافق اوسکی بلند نظری کے دیتے تہے — تمام تاریخ نویس لکہتے ہین کہ بسبب انہی خوابونکے اوسنے اول ایران کے فتح کرنے کا عزم کیا اور اگرچہ سچ ہونے ان خوابونکا وہ اور اوسکے رفقا یقین کرتے تہے لیکن اسمین شک نہین کہ اونہون نے اوسکے بیچ حاصل کردانے اون عالی مرتبون کے جو کہ وہ دیکہتا تہا بہت مدد کی ہوگی

اول جو ارادہ آردی شیر نے فتح کرنے ایران کا کیا اوسمین اوسکے باپ بی بک نے اوسکی مدد کی یعنے بعد قتل کرنے اوس حاکم کے جسے آردین نے مقرر کیا تہا مالک ضلع فارس کا ہوا — لیکن بی بک اپنے بڑے بیٹے شاپور کی بہت طرفداری کرتا تہا چنانچہ اوسنے اوسکو حاکم اوس ضلع کا مشتہر کیا لیکن بعد اسکے بی بک تہوڑی دنون بعد مرگیا آردشیر نے بر وقت سننے حال موت اپنی باپ کے اپنے بہائی پر فوج کشی کی جسکو اوسکے رشتہ دارون نے پکڑ کر اوسکے حوالہ کردیا — بعد بندوبست ضلع فارس کے آرڈی شیر نے کرمان کو فتح کیا — واضح ہوتا ہے کہ اوسکے اول ہمونین اوسکا کسی نے مقابلہ نہین کیا اور اوسنے حرف اصفہان ہی کو نہین بلکہ تمام عراق کو بہی پہلے اس سے کہ آرڈین اوس سے لڑنے کو آیا لے لیا تہا — اس بادشاہ نے بیچ پایہ تخت ہمیڈان اور کرمانشاہ کے سکونت رکہی تا وقتیکہ اوسنے

۲۲ بجز لڑنے یا دست بردار ہونے کے سلطنت سے کوئی چارہ نرہا — آخرکار اوسنے قصد لڑنے کا کیا اور دونو فوجین بیچ میدان ہرمز کے جوکہ درمیان ششتر اور بیہان کے واقع ہے مقابل ہوئین اور جنگ عظیم واقع ہوئی جسمین آرڈین مارا گیا اور بیٹا بابک کا بیچ میدان لڑائی کے ساتھہ لقب شہنشاہ کے نامزد ہوا جو نام ایران کے بادشاہونکا اب تک جاری ہے
یہہ حال سرجان مالکم صاحب نے فارسی کی تاریخون سے لکہا ہے اور سبب اس عجیب انقلاب کے اُٹہ گیا پرس نے فسخ کیا تہا اور مذہب زردشت کا پہر حالت اصلی پر آ گیا — یہہ بڑا واقعہ بیچ چوتہے سن جلوس شہنشاہ سرویس کے اور سن دو سو چہبیس عیسوی کے واقع ہوا — مختصر حال بڑی بڑی وارداتون اس سلطنت کا گبن صاحب کی کتاب سے ذیل مین لکہا جاتا ہے
اول کام جو آرڈی شیر نے بعد حاصل کرنے سلطنت کے کیا اونمین سے ایک یہہ تہا کہ اوسنے تمام مجوسون کو جو کہ اوسکے ملک مین کہین کہین چلے گئے تہے بلوا لیا — روز مقررہ پر قریب اسّی ہزار مجوسون کے روبرو بادشاہ کے آ گئے — اس گروہ کثیر سے چالیس آدمی چنے گئے اور اونمین سے سات کو بالکل اختیار دیا گیا — بموجب اِن شخصون کی نصیحت کے اردشیر نے حکم جاری کیا کہ سوا ہے عبادت مقررہ زردشت کے کوئی آدمی کسی اور قسم کی عبادت نہ کرے — عبادت خانہ یار تہیا والون کے اور بت بادشاہون کے جنکو خدا فرض کیا تہا نہایت بے عزتی کے ساتہہ توڑے گئے اور نہایت سیتہ زور ہو گیا

یہودی اور نصارا جلائے گئے بلکہ بدعت کرنے والے اونکے اپنی قوم اور مذہب کے بھی محفوظ نہ رہے — ظلم کرنا اوپر غیرمذہب کے لوگون کے زردشت کے مذہب پر عیب ڈالتا ہے لیکن چونکہ اس ظلم کے سبب سے کوئی ملکی لڑائی پیدا نہین ہوئی اسواسطے وہ باعث نئی سلطنت کے استحکام کا ہوا کیونکہ تمام قسم کے لوگ ایران کے ایک مذہب کے ہو گئے — گبن صاحب لکھتا ہے کہ اگرچہ اردشیر نے بسبب اپنی بہادری عت کے حکومت مشرق کے خاندان پارتہیہ سے لے لی تھی لیکن پھر بھی مقرر کرنا یکسان انتظام کا تمام ایران مین دشوار تھا — اردشیر بسبر کردگی ایک قاعدہ دان فوج کے بیچ ہرایک ضلع ایران کے خود گیا — بسبب شکست دینے بیباک سرکشون اور تسخیر کرنے نہایت مستحکم قلعون کے تمام لوگ عبرت کرنے لگے اور اسکے حکم کے مطیع ہوئے — اوسکا ملک ہرایک طرف سے حد کیا گیا تھا ساتھ سمندر یا بڑے دریاؤنکے یعنے فراط اور دجلہ اور اریکسیز اور جیحون اور دریائے سندہ اور بحر خزر خلیج فارس اوسکے ملک کے حدود تھی

اردشیر نے بعد فرمان بردار کرنے تمام اپنی رعایا کے گرد نواح کے ملکون کے حاکمون کو بھی دہمکانا شروع کیا جو بسبب مجہولی بادشاہان گذشتہ کے ملک ایران کو بغیر پانے پاداش کے تنگ کرتے رہے تھے اور اوسنے کئی بار ساتھ آسیائی کے سپہیاوالون اور ہندوستانیونکو بھی شکست دی لیکن روم والے بسبب اوتہانے نقصانون گذشتہ اور طاقت حال کے ایسے دشمن تھے کہ اردشیر کو لازم تھی نہایت کوشش کرنے

۵۴ واسطے بچانے اپنے ملک کے — بعد فتح کرنے تری جان کے چالیس
برس تک امن رہا — ابتدائے جلوس مارکس سے الیکزنیڈر کے عہد
تک روم اور پارہتیا والونمین دو دفعہ ہنگامہ جنگ کا برپا ہوا اور اگرچہ تمام
فوج آرسے سیے ڈیز کے روم والونکی تہوڑی سی فوج سے لڑتی رہے
مگر روم والونکو ہی ہمیشہ کچہہ فایدہ حاصل رہا — مگر میک رینس نے بلحاظ
اپنی تباہی اور بزدلی کے بیشک دو کروڑ روپیہ دیکر صلح کر لی لیکن مارکس کے
سرداروں نے اور شہنشاہ سرویس اور اوسکے بیٹے نے تسپر بہی مینیار فتح
کے اسیریا اور آرمینیا اور میسی پوٹیمیا تسخیر کئے

سلیوشیا جو کہ اوپر مغربی کنارے دریائے دجلہ کے قریب پینتالیس ۴۵ مائیل انگریزی
شمال کی طرف پرانی بیبلن کے واقع ہے دار الخلافت تہی اوس ملک کی جو کہ
میسی ڈن والون نے ایشیا مین فتح کیا تہا — بعد بربادی سلطنت میسی ڈن
والونکی سلیوشیا والے مدت دراز تک بیچ فنون اور لڑائی اور ازادی
کے محبت کے مشہور اور نامزد رہے — ان لوگون پر تین سو امیر حاکم تہے
اور اس شہر مین چہہ لاکہہ آدمی تہے اور فصلین بہت مستحکم ہین اور جب تک
کہ ان لوگونمین موافقت رہی وہ پارہتیا والونکو نظر حقارت سے دیکہتے
رہے لیکن بسبب واقع ہونے نفاق کے وہ بعضے اوقات پارہتیا
والون سے جو کہ اونکے شہر سے لگے ہوئے تہے مدد چاہا کرتے
تہے — بادشاہ پارہتیا کی مانند بادشاہون ہندوستان کے مثل
اپنے بزرگون سہتیا کے اکثر صحراگردی کو پسند کرتے تہے اور
بادشاہی خیمے اکثر بیچ میدان ٹسی فن کے اوپر مشرقی کنارے

کنارے دجلہ کے صرف تن مائیل سلیوشیا سے ایستادہ کرے تہے — اس سبب سے یہہ چہوٹا گاؤن ٹسی فن کا خود بخود شہر عظیم ہوگیا — بیچ سلطنت مارکس کے روم کے سردار ٹسی فن اور سلیوشیا تک آئے اور سلیوشیا والون نے بسبب قومیت کے اونکی دوستانہ طور پر مدارات کی — ان سردارون مذکورہ نے پارتھیا کے بادشاہون پر حملہ کیا لیکن دونون شہرون پر خرابی واقع ہوئی — بسبب لوٹنے اور جلادینے سلیوشیا اور قتل کرنے تین لاکہہ آدمیون کے رونق فتح روم والونکی بے آب ہوئی — سلیوشیا بہی جوکہ بسبب طاقت دار ہمسایہ کے پہلے ہی تباہ ہو گئے تہے بسبب اس حادثہ کے بالکل برباد ہوگئے لیکن ٹسی فن نے تیس برس کے عرصہ مین پہر ایسی طاقت پکڑی کہ اوسنے محاصرہ شہنشاہ سرویس کا مقابلہ کیا — لیکن اسپر بہی روم والون نے شہر مذکور کو حملہ کرکے لے لیا — بادشاہ جوکہ مقابل ہوا تہا سلامت نکل گیا اور ایک لاکہہ قیدی اور بہت مال ومتاع لوٹ کا روم کے سپاہیونکو بعوض اونکی جانفشانی کے ہاتہہ لگا — باوجود ان تباہیونکے ٹسی فن ایک بڑی دارالسلطنتون ایشیا مین سے ہوا — موسم گرما مین شاہ ایران واسطے ہوا خوری پہاڑون میڈیا کے ایکبٹانا مین رہا لیکن بسبب معتدل ہونے آب و ہوا ٹسی فن کے اوسنے جاڑے مین استقامت اسی شہر مین اختیار کی — ان فتحیاب حملونسے روم والونکو کوئی اصلے پایدار فایدہ ہوا اور نہ اونہون نے تصرف مین رکہا ایسا دور کا ملک مفتوحہ جوکہ اونکی قلمرو سے ساتہہ ایک وسیع ریگستان کے علیحدہ کیا گیا تہا — اگرچہ

بسبب تسخیر کرنے ولایت اوسرین کے کچھ روم والونکو تمام آوری نہ ہوئی لیکن فایدہ محکم حاصل ہوا — یہہ چھوٹا ملک بیچ مین شمالی اور نہایت زرخیز اضلاع مسی پوٹیمیا کے درمیان فراط اور دجلہ کے واقع تہا — اوڈیسہ اوسکا دارالخلافت بٹیس ہائیل انگریزی پری دریائے فراط کے واقع تہا اور اوسکے باشندے ابتدائے عہد سکندر سے بیچ یونانیون اور سیریا اور آرمینیا والونکی آمیز تہے — کمزور بادشاہ اوسرین کے جو سرحد پر دو لڑنے والی سلطنتون سکے واقع تہا حملہ کئے گئے تہے اس سبب سے کہ پارتھیا والون کے طرفدار معلوم ہوتے تہے لیکن بسبب بڑی طاقت روم والون کی اونہون نے بیدلی سے اطاعت قبول کی — بعد ختم ہونے لڑائی کے جو کہ بسرکردگی مارکس کے پارتھیا والون سے ہوئی تہی سوائے قول وقرار اطاعت کے واسطے تابعدار رکھنے انکی عمل مین لانا اور باتونکا بہی مناسب معلوم ہوا یعنے ملک مین کئی جگہہ قلعہ تعمیر کئے گئے اور روم والون کی فوج بیچ مستحکم قلعہ نسبس کے رکہی گئی — مکروہات جو کہ بعد انتقال کموڈس کے واقع ہوئی اوسرین کے بادشاہون نے ارادہ باہر ہونے کا جادہ اطاعت سے کیا لیکن بسبب دانائی سرویس کے اونکا مطلب حاصل نہوا اور بسبب بیوفائی اور دغا بازی کرکیلا کے باسانی مغلوب ہوئے — آبیگیرس اخر بادشاہ اوڈیسہ کا پابجولان روم کو روانہ کیا گیا اور اوسکا ملک بیچ تصرف روم والون کے آیا اور اوسکی دارالسلطنت مین روم والے آباد کئے گئے اور اسطرح روم والون نے دس برس پیشتر بربادی سلطنت پارتھیا کی دوسری طرف فراط کے بخوبی تسلط حاصل کرلیا

اگر

اگر اردشیر نظر بچانے یا حاصل کرنے ایک فایدہ مند سرحد کے رُوم والون سے لڑتا تو اوسکی دانائی اور شان مین کچھہ فرق نہ آجاتا — لیکن ایران کے بلند نظر بادشاہ نے برسرعام ارادہ ایک فتح عظیم کا ظاہر کیا اور اوسنے تصور کیا کہ مین اپنے دعوے کو بزور عقل اور فوج کے قایم رکھہ سکتا ہون — اوسنے کہا کہ سائی رس نے پہلے فتح کیا اور میرے آبا و اجداد نے سالہا سال تک تمام ایشیا پر بردپون ٹس اور بحر ایجی تک تصرف رکھا اور اضلاع کیریا اور آئی اونیا کے زیر حکم ایران کے بادشاہونکے رہی اور تمام مصر نے حداتہی اوپیا تک اونکی بڑائی کو قبول کیا — اونکے حق اگرچہ معرض معطلی مین ہین لیکن وہ بسبب بہت دنون کے حق تلفی کی بالکل جاتی نہین رہے اور جب کہ مجھکو سلطنت ہوئی تو مجھہ پر بڑا فرض یہہ ہے کہ مین اوپر پرانے حدود ایران کے قبضہ حاصل کرون — ایلچی جو اس بادشاہ نے شہنشاہ الک زینڈر کے پاس بھیجے اونہون نے بطور حکم کے روم والون سے کہا کہ تم ہمارے بادشاہ کے آبا و اجداد کے اضلاع فوراً خالی کردو اور ایشیا سے ہاتہہ اوٹھا کر قبضہ یورپ پر قناعت کرو — واسطے بیان کرنے اس حکم کے جس سے رعونت پیدا ہے چار سو نہایت بلند قد اور خوبصورت ایرانی مقرر کئے گئے تہے جنسے بسبب اونکے تحفہ گہوڑون اور شاندار ہتیارون اور عمدہ لباس کی عونت اور شان اونکے بادشاہ کی ظاہر ہوتی ہتی — یہہ پیغام زیادہ تر اظہار لڑائی کا نسبت پیغام صلح کے تہا — یہہ دونو بادشاہ تمام فوج جنگی اپنے اپنے ملک یعنے روم اور ایران کی جمع کرکے خود سپہ سالار ہوئے

اگر ہم اسباب کی

سنیر جانتے ہیں اور بیانون سے نہایت سچ بھی معلوم ہوتی ہے اور جو کہ خود
شہنشاہ روم نے اپنے امیرون سے کہی تو ہمکو یہہ بات مان نی
چاہیئے کہ فتح جو کہ الکزینڈر سیویرس نے پارتھیا والون پر حاصل کی
وہ کچھہ کم نہ تھی اون فتحون سے جو کہ سکندر اعظم کو سابق مین ایرانیون پر
حاصل ہوئی تھین ـــ شاہ ایران کی فوج مین ایک لاکھہ اور بیس ہزار
سوار آراستہ زرہ اور خود سے تھے سات سو ہاتھیون کے جنگی عماریون
مین تیرانداز بھرے ہوئے اور اٹھارہ سو رتون کے جنگی دھریون مین درانتیان
لگی ہوئی تھین ـــ اسی فوج نے جسکے مانند ہیچ تاریخ ایشیا کے دوسری
فوج کہین نہین لکھی ہے ایک بڑی لڑائی مین شکست پائی اور اس لڑائی
مین الکزینڈر ایک شجاع اور دانا سردار ثابت ہوا ـــ ایران کا
بادشاہ شکست کھاکر بھاگ گیا اور بہت سا مال لوٹ کا اور قبضہ میسوپوٹیمیا
کا فتح کرنے والی کو سردست حاصل ہوا ـــ یہہ حال خود شہنشاہ روم
نے اپنی زبان سے بیان کیا اور اوسکے خوشآمدیون نے اوسکو زیب
و زینت دیکر لکھا اور لوگون نے جو کہ جگہ لڑائی سے عرصہ بعید پر تھی اس
بیان کو سچ جانا لیکن ہماری رائے مین تمام یہہ باتین واسطے اخفا اپنی
بے عزتی کے تھین ـــ بموجب لکھنے اوس زمانہ کے ایک تاریخ
نویس کے ہمارا شک مضبوط ہوتا ہے جو الکزینڈر کے نیکیونکو ساتھہ
بہت ادب کے اور اوسکی خطاونکو بے رو رعایت کے بیان
کرتا ہے ـــ تاریخ نویس مذکور لکھتا ہے کہ تین فوجین ایک
وقت واسطے محاصرہ ایران کے مختلف رستون سے بھیجی گئین

گئین ہین اگرچہ تدبیرین لڑائی کی دانائی سے کی گئی ہین لیکن اونکی تعمیل
بوجہ احسن ظہور مین نہ آئی — پہلی فوج ان فوجون سے جس وقت
کہ میدان بی بلن مین قریب اوس جگہ کے جہان کہ فراط اور دجلہ ملے ہین
پہنچی ایران کی فوج نے جوکہ اونسے زیادہ ہتی اونہین گہیرلیا اور تیراندازون
نے اونہین ہلاک کیا — بسبب کمک خسرو بادشاہ آرمینا کے اور
خصوصاً بسبب ہونے پہاری ملک کے ایران کے سوار کچہہ کام نہ کرسکے
اور روم کی دوسری فوج میڈیا مین چلی آئی — اوس جرار فوج نے
قرب وجوار کے ضلعونکو ویران کیا اور وہ کئی لڑائیون مین آردشیر سے
فتحیاب ہوئی — لیکن مراجعت اوس فتحیاب فوج کی بہت بےنظامی
سے ہوئی — بروقت مراجعت کے پہاڑون سے بہت سے سپاہی
بسبب خراب ہونے رستہ اور شدت جاڑے کے مرگئے — یہہ بات
قرارپائی تہی کہ جب دو فوجین دونو طرف سے ایران کے داخل ہوویں
تو تیسری فوج بسرکردگی خود الکزانڈر کے درمیان سے ملکون ایران
پر حملہ کرے تاکہ دشمن کو قابو انسداد راہ ان دونو فوجونکا نہو —
لیکن ناتجربہ کار الکزانڈر سیورس یا توبموجب صلاح ڈیدا اپنی ماں کے
یا خود ڈرکر ان دونو فوجونکی طرف سے بیخبر ہوگیا اور امید فتح کو
چہوڑکر اپنے ساتہہ کی فوج کو جو کہ بسبب بیماری کے گہٹ گئی ہتی
طرف اینٹی اوک کے لے گیا

چلن آردشیر

کا اوس بادشاہ سے بہت مختلف تہا یعنے اوسنے دشمن کا ہر جگہہ
جا کر مقابلہ کیا — اکثر لڑائیان جوکہ شاہ ایران روم والونکی

فوج آزمودہ کار سے لڑا اونین اوسکی بہت چیدہ اور اچھی فوج ماری
گئی بلکہ اوسکی فتحون نے بہی اوسکو کم زور کردیا — بسبب مراجعت الگ
زینڈر کے اور بے انتظامی کے جوکہ بعد اوسکے مرنے کے واقع ہوئی
شاہ ایران کو کچہہ فایدہ حاصل نہوا — بجائے نکالنے رومیون
کے ایشیا سے جسکا آرڈشیر نے دعوے کیا تہا وہ چہوٹا ضلع مسی پوٹیمیا
کا بہی نہ چہڑا سکا

سلطنت آرڈشیر کی

بعد پارتہیا کے آخر شکست کے صرف چوداہ برس رہی اور واقعات
اسس زمانہ کے بیچ تاریخ ایشیا اور روم کے قابل یادداشت کے ہین
— اس بادشاہ کی صفتین ایسے بادشاہ سے بہت مناسبت رکہتی ہین
جوکہ فتح کرنے والا ہو بہ نسبت اوس بادشاہ کے جسکوارزوئی ارث کے
سلطنت ملی ہو — مدت دراز تک مدار انتظام ملک کا اوسکے
قانون پر موقوف رہا — اکثر اوسکے مقولہ اب بہی موجود ہین —
ایک اونمین سے جسّے نہایت دانائی اور مدبری ظاہر ہوتی ہی یہہ ہے
— حکومت بادشاہ کی لازم ہے کہ محفوظ رہے بذریعہ فوج کے
اور فوج کی صرف بذریعہ محصول کے غور اور پرداخت ہوسکتی ہے اور
تمام محصول آخر کو زراعت پر پڑتا ہے اور زراعت بجز حمایت
انصاف اور کفایت شعاری کے نہین ہوسکتی — آرڈشیر نے
اپنی سلطنت اپنے بیٹے شاہ پور کو جوکہ اپنے باپ سے عالی
ہمتی مین کچہہ کم نہین تہا تفویض کی لیکن اوسکے ارادے برخلاف
روم والونکے ایسے بڑہے ہوے تہے کہ ظہور اونکا ایران کی طاقت

طاقت سے باہر تہا اور لڑائیان جوکہ ان دونو قومونمین ہوئین اونمین بہت کشت و خون ہوا اور دونو قومونکا بہت نقصان ہوا

فارسی کے تاریخ نویس لکھتے ہین کہ آرڈشیر نے پیشتر اپنے مرنے کے ضعیفی سے سیر اور حکومت سے بیزار ہوکر اپنی سلطنت اپنے بیٹے شاہ پور کو دے دی — یہہ بادشاہ دو مشہور کتابونکا خود مصنف ہی ایک اونمین سے اکارنامہ جسمین حال اوسکے سفر اور لڑائیونکا مندرج ہے اور دوسری کتاب زبان دری مین ہے جسمین نصایح خلق اور قواعد چلن کے مندرج ہین — فردوسی سے وصیتنامہ اس بادشاہ کا دستیاب ہوا ہے جسمین اوسنے بروقت مرنے کے اپنے بیٹے کو بطور مفصلہ الذیل کے وصیت کی — یاد رکہو کہ تم بادشاہ ہوکر حامی ہو مذہب اور اپنے ملک کے — معلوم کرو کہ تم عبادت خانون اور تخت کو برابر جانو اور لازم ہے کہ یہہ ایک دوسرے کے مددگار رہون — بادشاہ بے مذہب ظالم ہے اور رعیت بے مذہب انسانیت سے باہر — مذہب بغیر سلطنت کے ہوسکتا ہے لیکن سلطنت بغیر مذہب کے قایم نہین رہ سکتی

شاہ پور پہلے لڑائی مین ایک عرب کے سردار سے لڑا — جب کہ شاہ پور واسطے فرو کرنے ایک سرکشی کے جوکہ خراسان مین ہوئی تہی عراق سے چلا گیا تہا سردار مذکور قابو پاکر اون اضلاع میسوپوٹیمیا کا جوکہ ایران سے متعلق تہی قابض ہوگیا اور قندہار کو جوکہ اوسکے دار الخلافت تہا مستحکم کرکے ایران کی فوج کو خاطر مین نہ لاتا تہا — لیکن اوسکے بیٹی نے بسبب عشق یا بلند نظری کے ملک شہر مذکور کو شاہ پور کے حوالہ کر دیا

اور قتل جو واقع ہوئی اوسمین مینزن خود اور ہر ایک متنفس عرب کی فوج کا
مارا گیا اور وہ دغاباز عورت بجائے حاصل کرنے تخت کے ماری گئی،
بعد اسکے کہ شاہ پور نے اوپر کے اضلاع
جزیرہ کے فتح کرلئے تہے اوسنے طرف شہر نسی بس کے کوچ کیا جو مدت
سے باوجود اوسکی کوششون کے مطابعت نہین کرتا تہا۔ بعد فتح کرنے
شہر مذکور کے وہ پہر طرف رومیونکے ملک کے متوجہ ہوا اور ابتدا مین
اوسنے کئی فتوحات عظیم حاصل کین اور شہنشاہ ولیرین کو بیچ ۲۶۰ سنہ عیسوی کے
اسیر کیا اور ایک اور شہنشاہ نے جسکو اوسنے آپ مقرر کیا تہا چند روز
بادشاہت کی ۔ روم کی فوج نے جو اسیر تہی مجبوراً ساتہہ کلمات خوشی
آمیز کے سرئیڈیز کو جو کہ اینٹی اوک سے بہاگ آیا تہا اور ایک ادنا
آدمی تہا شہنشاہ قبول کیا ۔ بعد اسکے شاہ پور نے بطور یلغار کے طرف
اینٹی اوک کے جو کہ دار السلطنت رومیونکا ایشیا مین تہا کوچ کیا اور
اوسکو تسخیر کرکے لوٹا ۔ یہہ بادشاہ نسبت روم والونکی تمام اضلاع
کے جنہے اوسنے فتح کیا اسیطرح پیش آیا ۔ اوسکی فوج نے جو کہ
بسبب کثرت مال غنیمت اور زیادتی اسیرونکے گران بار تہی بروقت مراجعت
کے ہاتہہ سے اوڈی نے تہس بادشاہ پیلمایرا کے جسکے اقرار دوستی
اور رفاقت کو شاہ پور نے ہنگام عروج مین اہانت سے نا منظور کیا تہا
بہت نقصان اوٹہایا ۔ روم والونکی شکستہ فوج کو جو کہ شام
مین تہی اوڈی نے تہس نے اپنے شریک کرکے ایرانیونکو کئی لڑائیوں
مین شکست دی اور اونکا دروازہ طسی فن تک تعاقب کیا ۔ بعد

 بعد اس مہم کے اوسنے ساتہہ بہت سے اسباب غنیمت کے مراجعت کی.
اور بعوض ان خدمات کے گلی نیس نے اوسکو اپنی سلطنت مین شریک
کر لیا   اخیر مین اپنی سلطنت کے جو اس
بادشاہ شکستین اوٹھائین اونکا ذکر فارسی کی تاریخ مین نہین ہے —
بعد لڑائیون روم والونکی شاہ پور نے کئی شہر تعمیر کئے دو انمین سے
اوسی کے نام پر مشہور ہین یعنے ایک شاہ پور بیچ خراسان کے
اور دوسرا نزدیک کیزری رون کے بیچ فارس کے — لیکن بعضے
تاریخ نویس لکھتے ہین کہ پہلے شہر کو طہمورث نے تعمیر کیا تہا اور سکندر نے
اوسے منہدم کیا اور شاہ پور نے اوسے دوبارہ بنایا یہہ شہر اب بہی
بہت اچہا ہے — دوسرے شہر کی کوئی نشانی اب باقی نہین ہے
سوائے کہدے ہوئے لوحون کے جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بادشاہ
کو اس بات کی بہت بلند نظری تہی کہ فتوحات جو اوسنے آدمیون پر
کین اور شان جو کہ بسبب اسیر کرنے شہنشاہ روم کے اوسے حاصل
ہوئے وہ مدت دراز تک یادگار رہے
بیچ ۳۷۱ عیسوی کے شاہ پور کی جگہ اوسکا بیٹا ہرمز تخت نشین ہوا
اور وہ بعد سلطنت ایک برس کے مرگیا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا
بہرام اول بادشاہ ہوا — یہہ بادشاہ نہایت رحم دل اور خاص
تہا اور اوسکی رعایا اوسکو بہت عزیز رکہتی تہی — نہایت مشہور
واقعہ اوسکی سلطنت کے جو تین برس رہے یہہ تہا کہ اوسنے منیس
کو جو کہ نئے فرقہ منی لکین کا مبدا تہا قتل کروا ڈالا — اس مکار

 آدمی نے بیچ عہد شاہ پور کے بہتیروںکو اپنے مذہب پر قایم کیا تھا لیکن آخر کو اوسنے مجبوراً بہاگ کر تاتار اور چین مین سفر کیا ــ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ بہرام کی مرضی واسطے جاری ہونے نئے مذہب کے تہی لیکن مرضی میجی کی آخر کو غالب آئی اور منیس مع تمام اپنے ہمراہیون کے مارا گیا ــ مسئلے جو کہ منیس نے تلقین کئے وہ کچہہ ایک عیسایون اور کچہہ ایک زردشت کے مذہب کے تہے اور بموجب مذہب ہنود کے اوسنے تناسخ سکہلایا تہا ــ اوسنے یہہ مشہور کیا کہ مین پیری کلیٹ ہون اور اسطرح عیسائیون کو اپنا معتقد کروانا چاہا بیچ سلطنت کاہل اور عیاش بہرام دویم کے کیرس شہنشاہ روم کا دجلہ سے بیچ ۲۸۹ عیسوی کے اوتر آیا اور قبضہ اوپر ٹسی فن کے حاصل کیا ــ صرف بسبب موت کیرس کے سلطنت ایران کی رومیون کے ہاتہہ سے بچ رہی ــ لیکن حال سلطنت بہرام تیسرے کا جو کہ تہوڑے دنون رہی اور جسکو روم والے ڈیریس تیسرا کہتے ہین ایران کی تاریخ مین نہین لکہا ہے ــ بعد چار مہنے کے اوسکا بہائی نارسی بادشاہ ہوا جسنے تمام آرمینیا کو سوا چند اضلاع کے فتح کیا اور گلیریس کو اوسی میدان مین شکست دی جس میدان رومیو نکی فوج کو جو کہ بسر کردگی کریسس کے آئی تہی منحوس ہوا تہا ــ لیکن دوسرے سال بیچ ۲۹۷ عیسوی کے روم والے بیچ پہارون آرمینیا کے آسئے اور ایرانیون پر بیخبری مین آن پڑے اور بہت سا کشت و خون کر کے انکو شکست دی لیکن اس حد سے زیادہ روم والے آگے نہ بڑہ سکے اس سبب سے کہ

کہ آپس مین صلح ہو گئی اور شرایط صلح نامہ سے کم زوری ایران کی سلطنت کی ٦٥
ظاہر ہوتی تھی ـــ بڑا ضلع الجزیرہ کا جسکے سبب سے اسقدر لڑائیان
ہوئین روم والونکو تفویض کیا گیا معہ اون پانچ اضلاع کے جو کہ مشرق
کی طرف دجلہ کے واقع ہین جنمین بہت سا ملک گرجستان کا جو کہ ہمیشہ
آرمینیا سے تعلق رکھتا تھا شامل تھا ـــ بعوض نقصان ٹری ڈیٹیز
بادشاہ آرمینیا کے جسکے بچانے کے لئے روم والے لڑے تھے
ایرانیون نے زرخیز ضلع آذربایجان کا مجبور ہو کر اوسکو دیا ـــ ٹری
ڈیٹیز نے بروقت حاصل کرنے قبضہ اس ملک کے تبریز کو اپنا
دارالخلافت مقرر کیا اور شہر مذکور کو بہت آراستہ کیا ـــ مقرر کرنا
بادشاہ آئی بیریا کا بھی روم والون کے اختیار مین ہو گیا ـــ
ایران مین بعد اس صلح کے چالیس برس تک امن رہا اور دونو ملک کے
بادشاہ تا وقت مرنے ٹری ڈیٹیز کے تمام شرایط صلح نامہ کی
پابند رہے لیکن بعد مرنے اس بادشاہ کے ایک نئی سینیٹا ساتھ مختلف
خواہشون اور ارادونکے جانشین ہوئے اور نارسس کے پوتے کے
پوتے نے ایک نامزد لڑائی ساتھ بادشاہون خاندان کون سے ٹین ٹن کے
شروع کی بیٹا اور قایم مقام نارسی کا
ہرمز ثانی تھا جسنے ایران مین سات برس اور چھ مہینے سلطنت کی
اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا شاہ پور دویم جو بعد وفات اپنے باپ کے
پیدا ہوا تھا بادشاہ ہوا ـــ بسبب خوردسالی اس بادشاہ کے
گردونواح کی قومونکو سر اوٹھانے کا بہت خوب قابو ملا اور ایران

کی سلطنت پر ایک ہی دفع یونانیون تاتاریون اور عرب والون اور بہرین نے
حملہ کیا لیکن بادشاہ نے اول کوشش بیچ اندفاع قوم بہرین کے کی اور انکی
لڑائی مین اوسنے لقب فرد الکتف کا حاصل کیا بسبب سزا کے جو اوسنے
بیرحمی سے اپنے اسیرون کو دی — اوسنے حکم دیا کہ قیدیونکے مونڈہون
مین سوراخ کرکے اور انمین رسے ڈال کر بدن سے جدا کرین — ظاہر
ہوتا ہے کہ یہہ بیرحم سلوک بیچ عوض اوس زیادتی کے کیا گیا تہا جو کہ عرب
والون نے فارس مین کی تہی — صرف بسبب نکال دینے عرب والون
کے یہہ لڑکا بادشاہ راضی نہ ہوا بلکہ یسرب تک اونکا تعاقب کیا اور
جو عرب اوسکے ہاتہہ لگا اوسکو قتل کیا اور جو کوئی اثنائے راہ مین اوسے
ملے اونکو اوسنے بہروا دیا — حجاز سے وہ براہ شام کے کنارے بحر
شام تک آیا اور وہان سے مقابل حلب کے آیا غرض جس جگہ گیا
وہان اوسنے نشان پامالی کا چہوڑا — آخرکار اوسنے طرف ٹسی فن
کے مراجعت کی
بے انتظامی جو بسبب مرنے
کونسٹین ٹن کے بیچ فوج آدمیون کے جو ایشیا مین واقع ہوئی شاہ پور
نے قابو پاکر بہت سے مستحکم قلعے الجزیرہ کے لے لئے اور نسبس کو
محاصرہ کیا — برٹی ڈی بیرٹ کے قایم مقام نے ہیرپنے سے بند دینے
ایسٹرو پی ٹین کے اور قبول کرنے خراج گذاری کے صلح کی — ظاہر
ہوتا ہے کہ نو بڑی لڑائیان درمیان فوج شاہ پور اور کونسٹین ٹیس
کے واقع ہوئین اور دو لڑائیوئین شہنشاہ روم بسرکردگی اپنی کے
خود لڑا — بیچ لڑائی کے جو کہ مقام سنگر امین ہوئی روم والے

 والے بالکل مغلوب ہوئے اور بہت سی فوج کام آئی لیکن بیٹا شاہ پور کا جو ولی عہد تہا روم والون کے ہاتہ لگا جنہون نے نہایت بے رحمی سے اوسے تازیانہ مار کے قتل کیا۔ شاہ ایران نے باستماع فوج کشی سیتہیا والونکی ایران پر مجبوراً شہر نس بس سے جسکو اوسنے تیسری (٣) دفعہ محاصرہ کیا تہا اوٹہا۔ مدار قیام روم والونکا ایشیا مین تہا محاصرہ اوٹہا کر شہنشاہ روم سے چند روز کے لئے صلح کی جو طرفین کو نہایت دلپسند اور بڑ ضرور تہی۔ لیکن بسبب بیجا موجب خواہشون شاہ پور کے صلح مدام کے لئے نہ ہوئی اور دشمنی پہر ایران والون کیطرف سے شروع ہوئی جنہون نے محاصرہ کر کے شہر امیڈا کو جو کہ حال مین دار الخلافت ڈی آر بکر کا ہی لے لیا لیکن یہہ فتح ایران والون کو بعد بہت نقصان اوٹہانے کے حاصل ہوئی کیونکہ تمام فوج ایران کی تہتر (٧٣) دن تک مصروف رہی اور بہت سے سپاہی آزمودہ کار کام آئے۔ تسخیر سنگرا اور بزبیب ڈی کی اور اسیر کرنا پانچ لیجینڈ رومیونکا یعنے ساٹہہ ہزار سپاہیون کا ظہور مین آیا۔ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب جولین روم کا بادشاہ ہوا شاہ ایران نے درخواست صلح کی بہیجی جسکو شہنشاہ روم نے بطور حقارت کے نامنظور کیا اور کہا کہ مین خود ایران مین آؤنگا۔ ساٹہہ ہزار قاعدہ دان اور آزمودہ کار سپاہی روم کے صحیح و سالم ٹسی فن کے دروازہ تک آن پہنچے۔ باشندون نے شہر بیری سے برسکے جو کہ اسیریا مین واقع ہے اور قلعہ والون می اوگ مال چہ کے نے فقط روم والونکا مقابلہ کیا لیکن آخر کو مغلوب ہوئے اور شہر اور قلعہ مذکورین پامال کئے گئے

 مگر ٹسی فن نہ لیا گیا اگرچہ اوسکو تین دفعہ محاصرہ کرکے جولین سے پہلے بادشاہون نے فتح کرلیا تہا اور دجلہ اوسکی فتح کی حد تہی — لیکن ازراہ خبط کے اوسنے اپنا بیڑہ اور لوازمہ جنگی برباد کردیا اور اندہا دہند ملک ویران مین چلا گیا جہان اوسکے رہنما اوسکو دغا سے لے گئے — بسبب بہو نے کہا نے پینے کے اوسنے لاچار ہوکر مراجعت کی — ایران والے جواب تک اوسکے کوچ کو دور سے دیکہتے تہے اب قابو پاکر اوپر فوج ہراسہ کے تاخت لائے — جولین نے بعوض ناعاقبت اندیشی اور بیلے التوفی کے اپنی جان دی اور مراجعت بقیہ فوج روم کے اوپر نہایت کمی شرطون کے ظہور مین آئی — بموجب صلح نامہ کے جوکہ مقام دیورا مین ہوا پانچ ضلع جو پار دجلہ کے واقع تہے اور شہر نسبس معہ قلعہ سیگرا کے ایرانیونکو والپس کئے گئے — آرمینیا بہی جوکہ آزاد اور علیحدہ ملک تہا ایرانیون کے قبضہ مین آیا کیونکہ مددگار اس ملک کے اس وقت مین اوسکے دنگر ہلکے — شاہ پور اب اکہتر برس کا ہوا اور اسکے بعد آرد شیر سوم ۳۸۱ سنہ عیسوی کے بادشاہ ہوا ہے اس بادشاہ اور بادشاہ متوفی کے معلوم نہین کہ کیا رشتہ تہا — چار برس بعد اس بادشاہ کو تخت سے اوتار دیا اور اوسکے بعد شاہ پور تیسرا بیٹا شاہ پور ذوالکتف کا بادشاہ ہوا — اس بادشاہ نے جوکہ ساتہہ بہت سی نیکیون کے موصوف تہا صرف پانچ برس بادشاہت کی اس بادشاہ پر خیمہ گر پڑا جسکی رسّیان بسبب آنے طوفان کے جوکہ ایران مین اکثر آتا ہے ٹوٹ گئی تہین اور جب خیمہ کے سوتے مین بادشاہ پر آن پڑی جسکی ضرب

غرب سے وہ جان بر نہوا — بعد اُسکے بیچ سنہ ۳۹۰ عیسوی کے اوس کا
بہائی بہرام کرمان شاہ تخت نشین ہوا — اس بادشاہ کا نام کرمان شاہ
اس سبب سے تہا کہ بیچ عہد اپنے بہائی کے وہ کرمان کا مالک تہا اور
اوسنے قایم رکہا اپنے نام کو بسبب بنا نے شہر کرمان شاہ کے —
یہہ بادشاہ تیر سے مرا بیچ حالت فرو کرنے ایک ہنگامہ کے جو فوج مین
برپا ہوا تہا — بیچ سنہ ۴۰۴ عیسوی کے یزدی جرد بادشاہ
ہوا یہہ واضح ہوتا ہے کہ یونان کے شہنشاہ آرکیڈیس نے اس بادشاہ
کو ولی اپنے صغرسن بیٹے کا مقرر کیا تہا — درباب چلن اس بادشاہ
کے ایشیا اور یورپ کے تاریخ نویس بہت مختلف الرائے ہین یورپ
والے اوسکو بہت دانا اور نیک بادشاہ اور ایشیا والے عیاش
اور ظالم لکہتے ہین ملک فارسی کی تاریخ سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمام
قوم خوش ہوئی جب کہ یہہ بادشاہ بعد سلطنت سولہ ۱۶ برس کے گہوڑے
کی لات سے مرا — سرجان مالکم صاحب نے اس بادشاہ کے
بعضے مقولے لکہے ہین جنکی رُو سے بدگوئی جو کہ اوسکے دشمنون نے کی تہی
غلط معلوم دیتی ہے یہہ بات گمان مین آتی ہے کہ رعایت جو اوسنے
عیسائیون پر کی اور اونکو اپنے ملک مین رہنے دیا اوسکے سبب سے
مجوسیون نے اوسکو بدنام کیا — یہہ واضح ہوتا ہے کہ اوسکو اپنے
مشیرون اور ارکین پر اعتبار نہ تہا کیونکہ اوسنے اپنے بیٹے بہرام کو
حاکم عرب کو دے دیا جو اس بادشاہ کو اپنا بزرگ جان کر اپنا حامی
جانتا تہا — بروقت مرنے اس بادشاہ کے اس بادشاہزادے

کو مشکل سے اپنا حق حاصل ہوا

بہرام پانچوان

بیچ تاریخ فارسی کے ساتھہ عجیب لقب گور یعنے جنگلی گدہے کے ملقب ہے — بروقت تخت نشینی کے اول اس بادشاہ نے اپنے دلی کو ساتھہ انعام واکرام کے سرفراز کیا اور بعدہ ان شخصون کا جرم معاف کیا جو کہ اوسکے بادشاہ ہونے مین مارنج ہوئے تھے — اوسکی فیاضی اور نیکی اور خندہ پیشانی اوسکے عہد کی ہر ایک تاریخ نویس نے لکھی ہے — وہ علم موسیقی کا بہت قدردان تہا اور اسی بادشاہ کے عہد مین سازندہ اور گوئیے ہندوستان سے ایران مین گئے — خان ماوراالنہر کا اس بادشاہ کو عیاش سمجہکر واسطے فتح کرنے ایران کے آیا — تاتار کی پچیس ۲۵ ہزار فوج نے دریائے جیحون سے عبور کرکے تمام خراسان کو ویران کیا اور خرابی یہہ تہی کہ بہرام بہی غایب ہوگیا — ایران کے سردار خایف ہوکر خان مذکور کی اطاعت قبول کرتے جاتے تہے کہ گمشدہ بادشاہ بسرکردگی فوج جرار کے ظاہر ہوا تاتاریون پر حالت غفلت مین شبخون مارا اور بہت ساکشت وخون کیا — خان مذکور بہرام کی شمشیر سے مرا اور اس بادشاہ نے فوج مفرورہ کا دریائے جیحون تک تعاقب کیا اور وہان سے اوسنے بہت شان وشکوہ سے طرف دارالسلطنت کے مراجعت کی

لڑائیان جو درمیان اس بادشاہ اور شہنشاہ تہیوڈوسیس کے ہوئین اونمین کوئی بڑی فتح جانبین مین سے کسی کو حاصل نہین ہوئی بلکہ دونو قومون یعنے رومی اور ایرانیونکو بے عزتی حاصل ہوئی اور صلح

صلح بمیعاد ایک سو برس کے عمل مین آئی
بڑا شوق بہرام کا جس سے اوسکا عرب مین تربیت پانا ظاہر ہوتا ہے
شکار تہا اور شکار ہی مین وہ مرا ــــ بیچ تعاقب ایک گورخر کے جسکے شکار
کو وہ بہت پسند کرتا تہا وہ ناگہان گہرے گڑہے مین جا پڑا جسمین اوسکا
اور اوسکے گہوڑے کا پہر نشان نہ ملا ــــ یہہ بات قابل بیان کرنیکے
کے ہے کہ یہہ چوتہا بادشاہ تہا جو ناگہانی موت سے مرا اور اوسنے ایران
مین اٹہارہ برس سلطنت کی ــــ سر جان مالکم صاحب لکہتے ہین کہ بہرام
ایک ایران کے بہتر بادشاہون سے تہا معلوم ہوتا ہے نیکیان اور
عادتین جو کہ اوسنے بسبب تربیت اور عمل سردار عرب کے حاصل کی تہین
اوسنے تا زیست اونکو نہ چہوڑا ــــ اس بادشاہ نے ایران مین
حکومت ساتہہ بہت رحم دلی کے کی ــــ مانند عربون کے وہ شکار کو
دل سے پسند کرتا تہا اور اکثر سفر مین بہت خوش رہتا تہا ــــ صرف
بسبب اس مزاج کے یہہ افسانہ ہوا کہ اوسنے بہیس مین ہندوستان مین
سفر کیا اور حکومت اپنی عقلمند وزیر مہر نارسی کو تفویض کی ــــ
مگر جان مالکم صاحب اس بات کو قریب القیاس نہین جانتے ــــ بیچ سنہ ۴۳۸
عیسوی کے اوسکا بیٹا یزدجرد دویم جسکا لقب سپاہ دوست تہا تخت
نشین ہوا اور اوسنے اٹہارہ برس سلطنت کی اور بسبب قایم رہنے کے
اوپر روِیّہ اپنے باپ کے اوسنے سلطنت کو رونق پر رکہا ــــ ہرمز
چہوٹا اور پیارا بیٹا یزدجرد کا ولی عہد مقرر ہوا اور وا سطے اوسکے
تخت نشینی کے سلطنت کے تمام سرداران نے مدد کی لیکن بڑا بہائی

فیروز چہپ کرتاتار کے بادشاہ کے پاس چلا گیا اور فوج جرار لیکر پہر آیا اور
بدنصیب ہرمز نے اپنی سلطنت اور جان کہوئی — مراجعت جو فیروز نے
طرف ملک اپنے مددگار کے کی وہ برعکس تہے احسان مندی کے یعنے اوسنے
اوسکے ملک کو محاصرہ کیا اور اوسے مہم مین جیساکہ مستحق تہا بعد سلطنت چہبیس ۲۶
برس کے مرگیا

حکومت ایران کی چار برس تک

اوسکے بہائی بالاتین کے اختیار مین رہی جسکو لوگون نے تخت سے اوتار دیا
اور قباد فیروز کے بیٹے اور نوشیروان کے باپ کو تخت نشین کیا — دسوین
سال اس سلطنت کے بیچ ۴۹۸ء عیسوی کے مصداق نے اپنے مسئلہ جاری
کرنے شروع کئے اور اس کم عقل بادشاہ کے دلمین اپنا اعتقاد پیدا کر کے
بہت سے لوگون سے بیعت کروائی — لوگون نے قباد کو تخت سے
اوتار کر قید کیا اور اوسکے بہائی طہاسپ کو تخت نشین کیا لیکن بادشاہ
قید سے بہاگ کر تاٹری کے بادشاہ پاس گیا اور اوسکی مدد سے
پہر بادشاہ ہوا — یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ درمیان اس بادشاہ اور رعایا
کے صلح مصالح ہوگیا اسواسطے کہ اوسنے انتظام ملک کا اپنے وزیر کو
تفویض کیا — کئی سلطنتون تک اس وزیر کی بڑی طاقت رہی جسکے
سبب سے حقوق بادشاہ کے کم رہ گئے تہے بلکہ بعضے وقت بادشاہ کو
اپنی بادشاہت جانے کا بہی خوف ہوتا تہا — مگر اس پر بہی قباد
خود روم والون سے کئی برس تک لڑا اور لڑائی مین طرفین کو بجز صرف
خزانہ اور خون فشانی کے اور کچھہ حاصل نہ ہوا — ایرانیون نے
شہر امیڈا کو مدت تک محاصرہ کیا اور آخر کو اوسے لیکر تمام باشندونکو

باشندونکو قتل کیا — بنظر محفوظ رکہنے ملک روم کے ایرانیون کے
حملون سے شہنشاہ اسٹی سس نے مشہور شہر دارا کا جو کہ قریب
ملک ایرانیون کے تہا تعمیر کیا — گبن صاحب لکہتے ہین کہ ساٹہہ برس سے
زیادہ زیادہ مقصد مطلوبہ اس شہر سے حاصل ہوا اور ایرانی ہمیشہ شکایت
کرتے رہے کہ یہ شہر برعکس شرائط صلح نامہ طرفین کے بنایا گیا ہے
— قباد نے بہت سے شہر بنائے ازانجملہ شہر بردہ اور گنجہ بہی تعمیر
کئے — شہر گنجہ جوکہ اوپر حد جارجیہ کے واقع ہے اب بہی بڑا شہر ہے
اور روسیون کے قبضہ مین ہے — بعد سلطنت تینتالیس برس کے
بیچ سنہ ۵۳۴ عیسوی کے اوسکا بیٹا نوشیروان بادشاہ ہوا جو شہنشاہ جس
ٹین کا ہمعہد تہا جسوقت اس بادشاہ
کو بعد تخت نشینی کے کسی نوع کا خلش اور خلجان نہ رہا اوسنے اول بیچ
تنا سنے مصداق کے مذہب کے توجہ — مصداق بہی معہ اکثر
اپنے مریدون کے گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور زمین اور عورتین جو کہ
انہون نے چہین لی تہین اونکے وارثونکو دی گیئن — بعد فارغ ہونے
کے اس کام سے نوشیروان نے حکم دیا کہ تمام پل جو ٹوٹ گئے تہے
اونکی مرمت کیجاوے اور شہر گاؤن جو کہ ویران ہو گئے تہے پہر تعمیر
کئے جاوین اور بیچ مختلف اضلاع اپنی سلطنت کے اوسنے مدرسہ
تعمیر کئے اور عالم اور فاضلونکی اس قدر قدر دانی کی کہ دانا یونان کے
اوسکے پاس آئے — بزرگمہر نے اپنے وزیر کے جگہ وہ نہایت
[illegible]

اوسنے چار حصون مین تقسیم کیا تہا — اول حصہ خراسان سیستان اور کرمان مین مشتمل تہا اور دوسرا ممالک اصفہان اور کوم اور اضلاع گیلان اور آذربایجان اور آرمینیا مین اور تیسرا فارس اور اہواز مین اور چوتہا عراق عجم اور عراق عرب مین — نہایت عمدہ قانون واسطے انتظام مختلف گورنمنٹون مذکورہ کے بنائے گئے تہے اور قوانین آردشیر کے بطور دستور العمل منصفون کے جاری کئے گئے اور ہوشیاری اور معدلت خود بادشاہ کی بڑا باعث امن اور بہبودی اوسکے ملک کا ہوا — اور تاریخ نویس جو کہ اس بادشاہ کی سلطنت کے شان اور بہبودی کو اوسکے وزیر کی دانائی کے سبب سے بہی لکہتے ہین واقع مین وہ اس بادشاہ ہی کی دانائی کی تعریف کرتے ہین کیونکہ اس وزیر بزرجمہر کو نوشیروان نے نہایت حالت مفلسی سے وزیر کیا تہا — گبن صاحب نے لیاقت اس بادشاہ کی بہت فصاحت سے لکہی ہے توجہ کرنا اوسنے اوپر تعلیم اور زراعت کے مقدم جانا — ایران کے ہر ایک شہر مین غریبون کے لڑکون اور یتیمون کو بادشاہ کیطرف سے کہانا ملتا تہا اور تعلیم دی جاتی تہی اور لڑکیان نہایت دولتمند ہمسر باشندون سے منسوب کی جاتی تہین اور لڑکون کو بقدر اونکی استعداد کے عالی عہدے ملتے تہے — جن ویران دیہات کے متاجرون اور مزارعین کو مقدور کاشتکاری کا نہ تہا اونکو اوسنے اپنی طرف سے مویشی اور تخم اور آلات زراعت کے دئے اور واسطے بندوبست افتادہ زمین کے اوسنے نہرین اور کوئے تیار کئے — بہبودی اوس ملک کی بسبب یہی اس بادشاہ کے ہوئی — اور برخلافی

برخلافی جو ایک مدت تک درمیان نوشیروان اور جسٹین کے رہی اوسمین ہمیشہ ۵ ے
نوشیروان فتحیاب رہا — توجہ نوشیروان کی طرف علم کے منظور نمود اور
نام کے تہی لیکن بسبب اوسکے نمونہ کے لوگ بہی شایق ہوئے اور علم تمام
ملک ایران مین پہیل گیا — بیچ مقام گونڈی سیبر کے جو کہ قریب شہر
سیوسا کے واقع ہے ایک مدرسہ طبابت کا مقرر کیا گیا تہا جو خود بخود
ایک مکتب شاعری اور دانائی اور فصاحت کا ہوگیا — تاریخ بادشاہت
کی لکہی گئی اور ہر ایک فاضل اور معتبر غیر ملک کے آدمی کی عزت اور توقیر
ہوئی یہان تک کہ بادشاہ بہی اوس سے ہم کلام ہوتا تہا — اوسنے
ایک یونان حکیم کا اسقدر پاس خاطر کیا کہ تین ہزار قیدی بموجب اوسکی
استدعا کے رہا کئے — نوشیروان معتقد تہا مذہب زردشت کا یا کم
سے کم اوسکا ادب کرتا تہا کیونکہ علامتین ایزا رسانی کی نسبت غیر مذہب
کے لوگونکے اوسکی سلطنت مین پائی جاتی ہین — لیکن باوجود اسکے
بہی اوسنے اوپر مسایل ہر ایک مذہب کے غور کی اور چونکہ بیچ ہر ایک مناظرہ
کے وہ بطور سرخیل کے ہوتا تہا اس سبب سے اقتدار پادریونکا بہت کم
ہوگیا اور لوگ مذہب سے بخوبی آگاہ ہوگئے — بموجب اوسکے
حکم کے نہایت نامی کتابین ہندوستان اور یونان کی فارسی مین ترجمہ
کی گئین — نوشیروان کو خبر ہوئی کہ نصایح درباب اخلاق اور انتظام
ملک کے جو کہ پلپی برہمن نے تصنیف کئے تہے وہ بادشاہون
ہندوستان کے خزانہ مین بباعث رشک کے بند ہین — حکیم فروز
اوپر کنارے گنگا کے خفیہ بہیجا گیا اور اوسکو حکم ہوا کہ جسقدر روپیا

 صرف ہو خرچ کرکے مطلب نصایح مذکورہ کا دریافت کرے — بسبب کوشش اس حکیم کے نقل ہاتہہ لگی اور اوسنے مشقت کرکے اوسکا ترجمہ کیا اور کہانیان پلپی کے بیچ جلوس نوشیروان کے پڑہی گیئن اور بادشاہ اور تمام اراکین سلطنت نہایت محظوظ ہوئے — بارادہ نصیحت کرنے بادشاہونکے کہ وہ صرف بسبب طاقت اپنی رعیت کے محفوظ ہین ہندون نے شطرنج نکالی اور یہہ بہی بیچ عہد نوشیروان کے ایران مین جاری ہوئی — بسبب بعضے مکروہات کے جوکہ اوسکے اپنے ملک مین واقع ہوئے نوشیروان نے روم کے شہنشاہ سے جوکہ کونس ٹین ٹن کے بعد ہوا تہا بموجب اسکی درخواست کے صلح کی — قاصد شہنشاہ روم کا حضور مین نوشیروان کے بہت عاجزی سے آیا اور ساڑہے پانچ سیر سونا عیوض مین صلح کے جوکہ واسطے ہمیشہ کے تہی بیچ سنہ ۵۳۳ عیسوی کے دیا اور توڑنا شہر دارا کا ملتوی رہا اس شرط پر کہ اوسمین سپہ سالار نوشیروان کا نرہے مالکم صاحب لکہتے ہین کہ حالات جوکہ یورپ اور ایشیا کے تاریخ نویسون نے درباب فتوحات نوشیروان کے اوپر روم والون کے لکہی ہین اوسمین تہوڑا ہی فرق ہے — بعضے فارسی کے تاریخ نویس بعضے فتوحات شاہ پور کے بہی اس بادشاہ سے منسوب کرتے ہین یعنے اونکی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بادشاہ نے ایک شہنشاہ روم کو بہی اسیر کیا حالانکہ یہہ محض غلط ہے اور بعضے حادثے جوکہ رومیونکی لڑائی مین عاید حال اس بادشاہ کے ہوئے اونکا رعایتاً کسی فارسی کے تاریخ نویس نے ذکر نہین کیا — لیکن صلح جوکہ شہنشاہ جسٹینین

مین نے بیچ ابتدا سلطنت نوشیروان کے رد بپا دیکر حاصل کی اور لڑائی ۷۷
جو اوسکے بعد ہوئی اور تسخیر ہونا شام کا اور فتح ہونا این ٹی اوک کا جسکے
باشندونکو نوشیروان نے لاکر دجلہ کے کنارے پر آباد کیا اور چلا جانا
ایرانیونکا کنارون بحر شام تک بے مقابلہ کے اور فتح کرنا ایب ریا اور یول جس کا
اور تسلط ہونا واسطے چند روز کے اوپر کنارون دریائے فی سس اور بحر اسود
کے اسقدر تحقیق ہے کہ اس بادشاہ کے دشمنون کی بہی تاریخ مین یہہ حال
لکہا ہے — لیکن اس پر بہی روم والے لکہتے ہین کہ باوصف ذوفنون
ہونے نوشیروان کے بیچ فن لڑائی کے بیلی سیریس نے جو کہ دو دفعہ طرف
سے روم والون کے واسطے روکنے اس بادشاہ کے بہیجا گیا تہا اوسکو
شکست دی اگرچہ سرانجام اسکے پاس بہت کم تہا اور جہنون نے کہ اسکو
معین کیا تہا وہ تلون مزاج تہے بجتنے صلح نامے
کہ درمیان شہنشاہ جس ٹی نین اور نوشیروان کے ہوئے اون سب مین
نوشیروان کو بزرگی رہی — اس بادشاہ کے نہایت کم درجہ کے
نوکرونکی بیچ شہنشاہ کے محکمہ کے اسقدر مدارات ہوئی کہ وہ واسطے
پیدا کرنے خودبینی اور غرور کے بیچ اس معرور قوم کے کافی ہے اور یہہ غرور
انکا زیادہ ہوا بسبب جس ٹنین کے اقرار کرنے کے بیس ہزار ٹکڑے سکہ
سونے کے نوشیروان کو اور اسقدر زر نوشیروان کے نزدیک کچہہ
بڑا نتہا مگر زر سے معلوم ہوتا تہا کہ شاہنشاہ روم کا اوسکا خراج گذار تہا
دوسری لڑائی جو روم کے شہنشاہون
جس ٹن اور ہیٹر لیس سے ہوئی اوس لڑائی مین اگرچہ نوشیروان

 اسّی برس کی عمر کا تہا تسپر بہی خود فوج کو لے گیا اور بعضے مقامونمین شکستین اوٹہائین لیکن بسبب در پے رہنے اور شجاعت ضعیف بادشاہ کے فتح شہر دارا کی اور لوٹ شام کی حاصل ہوئی

جس زمانہ مین کہ یہہ بڑی فتحین نوشیروان نے روم والون پر حاصل کین اوسی زمانہ مین سلطنت اس بادشاہ کی اسی اندازہ پر ہرطرف زیادہ ہوئی — ملک پار جیحون کے فرگانہ تک اور بعضے ضلع ہندوستان کے اور نہایت زرخیز اضلاع عرب کے اس اولوالعزم بادشاہ ایران کے مطیع اور فرمان بردار ہوئے

فتنہ اس بادشاہ کی سلطنت مین صرف بسبب سرکشی اوسکے بیٹے نوشے زاد کے ہوا — ما اس بادشاہ زادے کی عیسائی اور بہت حسین ہتی اور بادشاہ اوسپر جان سے عاشق تہا اور اگرچہ اس بادشاہ نے اس عورت کو واسطے قبول کرنے مذہب زردشت کے بہت فہمائش کی لیکن کچہہ اثر نہوا اور اوسکا بیٹا اس مذہب کو نہایت برا جانتا تہا اور عیسائی مذہب پر اعتقاد رکہتا تہا — حقارت جو کہ یہہ بیٹے تیز لڑکا نسبت اپنے باپ کے مذہب کے رکہتا تہا اس سبب سے نوشیروان اوسپر بہت غضبناک ہوا اور اپنے مذہب کے روسے اوسکو کافر سمجہہ کر قید کر لیا — چند روز بعد اسکے نوشیروان شام مین بیمار ہوا اور افواہ اوسکے مرنے کا سب جگہ پہیلا — بسبب استماع اس خبر کے نوشہ زاد قیدخانہ سے اور محبوسون کو ہمراہ لیکر نکل گیا اور بہت سے ہمراہی جمع کرکے جنمین بہت سے عیسائی تہے

تبہے ارادہ مقرر کرنے اپنی حکومت کا بیچ فارس اور اہواز کے کیا ۔ ۹ ء
نوشیروان نے بمجرد استماع اس سرکشی کے رم برزین ایک سپہ سالار کو
واسطے اوسکے مقابلہ کے بہیجا ۔ اس فوج ناآزمودہ کار کو جسکا سرگروہ
ایک بے تمیز لڑکا تہا نوشیروان کے سپہ سالار نے فوراً شکست دی
۔ نوشہ زاد مارا گیا اور سپہ سالار مذکور نے بہت افسوس کیا اوس
فتح پر جو کہ بسبب اوسکی شجاعت کے حاصل ہوئی تہی اور اپنی بدقسمتی
کی شکایت کے بسبب باعث ہونے موت بادشاہ کے بیٹے کے

تاریخ نویسون نے لکہا ہی ذکر اون بادشاہون کا جو کہ نوشیروان کے واسطے حاصل کرنے دوستی کے خوشامد کرتے
تہے اور سب مین بڑے اونمین سے شہنشاہ چین اور ہندوستان کے تہے ۔ پیشکشین جو کہ اونہون نے حضور مین اس بادشاہ
کے بہیجین وہ ایسی نادر اور قیمتی تہین کہ کبہی دیکہنے مین نہین آئی ہتین ۔ قانون نوشیروان کے نہایت عمدہ ہتے
اور اوسنے اپنے ملک مین جمع اراضی پر نرم مقرر کی تہی اور یہودیون اور عیسائیون سے وہ جزیہ لیتا تہا
۔ قانون جو کہ اوسنے درباب انتظام فوج کے جاری کئے تہے وہ ملکی قانون سے بہی زیادہ مستحکم تہے ۔ نام نیک
اور منصف کا کسی ان کو جو کہ درجہ بادشاہت پر اور ایسے زمانہ مین ہوے نہین دیا جا سکتا ہی کیونکہ اوسکا
مزاج کیسا ہی اچہا ہو تسپر بہی سرکشی کا فرو کرنا اور عوض لینا غیر ملک کی یورش کا اور حاصل کرنا
طاقت کا اوپر اور ملکون کے بنظر حفاظت اپنے ملک کے اوسکو بہ ضرور ہی اور یہہ ظاہر ہی کہ بیچ
کرنے ان باتون کے وہ ہزار دن کام ایسے کریگا جو کہ برعکس ہین طریقہ رحم دلی اور انصاف کے اگر ہم انکار
کرین اون شرائف انسانی کو جنسے فارسی کے تاریخ نویس نوشیروان کو موصوف کرتے ہین تسپر بہی ہمکو
لازم ہی قبول کرنا اس بات کا کہ اوسنے اپنے ملک کو بہت شان دی اور اسمین تمام عمر جو اسی
برس سے زیادہ تہی اور بیچ اڑتالیس برس کی سلطنت کے وہ تمام بڑی صفتین پائی گئین
جو تمام جہان کی رائے مین اپنے موصوف الیہ کو شہرت دیتی ہین اور عجیب قرینہ ہی کہ وہ باوجود

اسقدر شروت اور حشمت کے مغرور نہ ہوا — اوسکا مزاج ایسا مستقل تہا کہ با وجود مہیا ہونے اسباب عیش و عشرت کے وہ اس قسم کی باتون سے اسقدر اجتناب کرتا تہا کہ اوروں کو بہی نہین کرنے دیتا تہا — اس بادشاہ نے ضعیفی کی عمر مین چند روز پہلے مرنے کے شہر دارا پر ساتہہ اسقدر عزم اور دلیری کے حملہ کیا جیسا کہ وہ ابتدا مین اپنی سلطنت کے کرتا تہا نوشیروان کی موت بیچ مہینے مارچ سنہ ۵۷۹ عیسوی کے واقع ہوئی اور ہرمز سیوم بادشاہ ہوا — جب تک کہ بزرجمہر اس بادشاہ کا معلم اور وزیر رہا ملک مین بہبودی رہی اور جب تک کہ اوسنے اس وزیر کا ادب کیا تب تک عیاشی اور ظلم سے بچا رہا — لیکن جس وقت سے یہہ وزیر بسبب پیری اور ضعف کے مستوفی ہوا اوسی وقت سے اس کم زور اور بدکار بادشاہ نے بسبب بری صحبت کے فسق و فجور اور ظلم رانی شروع کی اور نتیجہ یہہ ہوا کہ اضلاع ہندوستان اور عرب کے جو کہ دار الخلافت سے دور واقع ہتی پہر گئے اور روم والے اور ہتیا والے یورش لائے — بہرام چوبین نے جو کہ ایران کا سپہ سالار تہا خاقان تاتاری کو شکست دے کر ملک کو بچایا اور فوج نے جو کہ بادشاہ سے بہت بیزار تہی اس شخص کو بادشاہ کیا لیکن سلطنت اوسکی چند روز ہی رہی — خسرو بیٹا بادشاہ مقتول کا شہنشاہ روم کے پاس گیا اور ایران پر بہت سی فوج رومیون کی بسر کردگی نارسس کے تاخت لائی اور بامداد کچہہ ایک فوج ایران کی حقدار وارث کو بادشاہ کیا — بہرام شکست کہا کر تاتاری مین بہاگ گیا اور وہان زہر سے مرا

خسرو پرویز نے سنہ ۵۹۱ عیسوی سے سنتیس ۳۷ برس سلطنت کی اور اگر چہہ ۶ برس کم جیتا تو نہایت ایک خوش نصیب بادشاہون

بادشاہون مین سے کہلاتا ہے — اقرار جو کہ اوسنے شہنشاہ
فاہا کمس روم سے کیے تہے اون کا پابند رہا اور بجائے پدر
مجازی کے سمجہتا رہا — شہر دارا اور اور مستحکم قلعے
جو کہ سرحد پر واقع ہتہے روم والون کو واپس کیے گئے
اور جن شخصون نے کہ بیچ دل وا نے اوس کے ملک
کے مدد کی ہتی اون سے وہ بہت فیاضی سے پیش آیا اور
دوستی جو اوسنے مارس سے پیدا کی ہتی اوسمین کبہی قصور نہ کیا

لیکن بمجرد استماع خبر قتل شہنشاہ مذکور کی
اوسنے بہانہ بدلا لینے اپنے مجازی باپ کے رومیون سے لڑائی
کی اور اوسکے سردار فرضی بیٹے نارس کو ساتہہ لیکر ممالک روم پر یورش
لائے — شہرون دارا اور مرڈن اور امیڈا اور اوڈیسی کو بلی دربہ
فتح کر کے مسمار کیا اور شام بالکل لٹ گئی اور فتح جروزلم کی جو نوشیروان
کے مد نظر تہی اوسکے پوتے نے حاصل کی — شہر مذکور بسبب حملہ کے
ایرانیون کے ہاتہہ آیا اور عمدہ عبادت خانے ہلینا اور کون سٹین ٹین
کے آگ سے جل گئے یا بہت ناقص ہو گئے — گبن صاحب لکہتے
ہین کہ نظرین جو کہ تین سو برس سے آئی تہین ایکدن مین لٹ گئین ذکر یا
بڑا پادری اور صلیب جسپر کہ حضرت عیسےٰ مارے گئے تہے ایران کو
بہیجے گئے اور نوّے ہزار عیسائی اور یہودی اور عرب مارے گئے
— مصر بہی جو ڈائی او کلیشن کے عہد سے فتنہ و فساد سے اب تک
محفوظ تہا اب زیر حکم جانشینون سائی رس کے ہوا — پلوشیم

۶۰۳ شہر مستحکم اوس ملک کا ہاتہ سے سواروں ایران کے مفتوح ہوا —
اور وہ بغیر مزاحمت کے مینار مفس سے سرحد اتہی اوپیا تک گئے —
سکندریہ شاید مدد فوج جہازی کے بچ رہ سکتی تہی مگر بڑا پادری عیسائی
اور حاکم شہر کا جہاز مین سوار ہو کر جزیرہ سائی پرس مین چلے گئے اور خسرو جو کہ دار الخلافت بے
درجہ مین دویم تہا داخل ہوا — فوج خسرو کی ملک کو ترپولی تک
فتح کرتی چلی گئی — باشندے یونان کے جو کہ ضلع سائی رس مین
آ نبسے تہے آخر کو نکالے گئے اور بادشاہ نے مانند سکندر کی براہ صحرا
آی لبنا کے مراجعت کی — انہین ایام مین ایک اور فوج فراط سے
بوسفرس تک فتح کرتی چلی گئی — باشندون چیل سیڈن کے نے
بعد اوٹہانے بہت دنون کے محاصرہ کے اپنے تئین سپرد کردیا اور ایران
کی فوج دس برس تک مقابلہ مین قسطنطنیہ کے پڑی رہی — سمندری
کنارہ پونٹس کا اور شہر انکائی رہ اور جزیرہ روڈز اس بڑے بادشاہ
نے آخر مین فتح کیا اور اگر اس بادشاہ کے سمندری طاقت بہی ہوتی تو اوسنے
یورپ کے ضلعون کو بہی برباد اور مطیع کیا ہوتا — کنارون دجلہ
اور فراط سے جنپر اکثر تنازع رہتا تہا سلطنت نوشیروان کے پوتے
کی یکایک دریائے نیل اور ہلی سے پونڈ تک جو کہ ایران کی پرانی
حد تہی پہنچ گئی

یہان تک حال فتوحات
اس بادشاہ کا بموجب ازروئے تاریخ گبن صاحب کے لکہا ہے اور حال
اخیر سلطنت کا ازروئے تاریخ مالکم صاحب کے لکہتے ہین جب
کہ سرداران اس بادشاہ کے سلطنت روم والو کی فتح کر رہی تہی

بہی خسرو بہہ تن بیچ عیش اور عشرت کے مصروف تہا — درباب
اس بادشاہ کے عالیشان محلون کی چیز ہر ایک موسم مین ایک زیادہ ہوتا
جاتا تہا اور اوسکے بیبہا تحتونکے خصوصاً درباب تخت طاقدیس کے
جسمے بارہ برج آسمان کے اور بارہ گنٹے دن کے ظاہر ہوتے تہے
اور بیچ بیان اوسکے خزانہ اور اوسکی نی بیونکے جنمین سے بارہ ہزار بموجب
لکہنے معتبر ایران کے تاریخ نویسون کے بیچ شان اور خوبصورتی کے مقابل
چاند کے تہین اور درباب اوسکے گہوڑون کے جنمین سے پچاس ہزار
بادشاہی اصطبل مین رہتے تہے اور بارہ سو فیلون کے اور عربی گہوڑے
شبدیز کے جوکہ ہوا سے بہی زیادہ تیز رو تہا اور مطرب باربد کے اور
خصوصاً درباب بیمثال شیرین کے جسپر بادشاہ جان سے عاشق
تہا ایرانیون نے بیشمار کتابین لکہی ہین — اگرچہ شان و شوکت
اس بادشاہ کی حد سے زیادہ لکہی گئی ہے لیکن ہم یقین کر سکتے ہین کہ کسی
بادشاہ نے کسی زمانہ مین اتنا عیش و عشرت نہ کیا ہوگا تیس برس
کی سلطنت مین اسقدر اوسنے فتحین حاصل کین کہ اس سے پہلے کے کسی
بڑے سے بڑے بادشاہ نے بہی حاصل نہین کین — لیکن یہ بات
بسبب پریشانی اور کمزوری رومیون کے بہی ہوئی کہ اس قدر نام اس
خودبین اور شاندار بادشاہ کا ہوا جب کہ اوسکے سردار بیچ تسخیر شام
اور نیوبیا اور مصر اور کول جس کے مصروف تہے ان فتوحات کی
صرف اسی سبب سے قدر کرتا تہا کہ وہ اوسکے ایک نوزمرہ عشرت
مین داخل تہین — بڑے ملک جوکہ اوسکی فوج نے مطیع کئے تہے

 گئے تا کہ وہ خود اور اوسکے محل شان و شوکت مین تمام گذرے ہوئے بادشاہون سے فوق لیجاوین لیکن باہمہ عیش و عشرت کے خسرو کی یہہ سرنوشت مین تہا کہ وہ عدم استحکام خوشی اور شان انسان کی مثال ہو — مسلمان بیان کرتے ہین کہ اس بادشاہ پر اخیر سلطنت مین وبال خدا کے قہر سے پڑا کیونکہ اوسنے اپنے ناپاک ہاتون سے خط محمد رسول کا چاک کرڈالا — اور عیسائی تاریخ نویس لکھتے ہین کہ یہہ وبال اوسپر بسبب اوس ظلم رانی کے ہوا جو کہ اوسکی فوج نے رومیونکے ملک مین کی تہی — شہنشاہ ہرکیولیز نے جو مانند اس بادشاہ کی بیچ عیاشی اور فن لڑائی کے مشہور تہا دیکہا کہ سوا چہوڑ دینے سلطنت یا کرنے ایک بڑی کوشش کے بیچ شکست دینے اپنے بڑے دشمنونکے کوئی علاج نہین ہے — اوسکا پہلا عزم بہاگ جانے کا تہا لیکن استنبول کے بڑے پادری نے اوسکو منع کیا اور اوس سے روبرو عبادت خانہ کے ازروئی قسم کے اقرار کروایا کہ مین جیونگا اور مرونگا بیچ بچانے اپنے ملک کے — فتوحات جو کہ اوسنے حاصل کین یورپ کے تاریخ نویسون نے مفصل لکہی ہین اور اونکا انکار فارسی کے تاریخ نویسون نے بہی نہین کیا جب کہ رومی بسرکردگی اس جنگی بادشاہ کے ایرانیون پر یورش لائے خسرو خواب غفلت سے بیدار ہوا اور بیچ عرصہ چہہ برس کے جتنے ملک کہ اوسنے اور بادشاہونکے فتح کئے ہتے سب اوسکے قبضہ سے جاتے رہے اور ایران بہی ہاتہہ سے فتیاب ہرکیولیز کے پامال ہوا جسنے خسرو کی فوج کو جہان کہین لڑائی ہوئی شکست دی

دی اور اکیطرف سے بحر روس تک اور دوسری طرف سے اصفہان تک
پہنچ گیا اور راہ مین جو اوس بادشاہ کے محل ملے اون سب کو اوسنے لوٹ
کر اپنے خزانے بہر گئے — خسرو پرویز نے تمام ان باتونکو دیکہا اور ذرہ
بہی کوشش بیچ انسداد اپنی بربادی کی نہ کی — بروقت قریب آنے
صرف ہرکیولیز کے بادشاہ خود اپنی فوج مین سے بہاگ گیا لیکن باوجود
اس مصیبت اور بدقسمتی کے اوسنے درخواست صلح کی جو نہایت فیاضی
سے فتح کرنے والے دشمن نے پیش کی تہی نامنظور کی — لیکن خسرو کی
رعایا اوس سے بہت بیزار ہو گئی تہی کیونکہ انہون نے اوسکو باعث اپنی
بربادی کا تصور کیا — سازشش برخلاف بادشاہ کی ہوئی اور اس لنظر پر
کہ اوسکی کم بختی بدرجہ اتم ہووے خود اوسکے بڑے بیٹے شیرویہ نے
اوسے گرفتار کرکے قید خانہ مین ڈال دیا اور تہوڑے ہی دنون مین قتل
کیا اور عذر مین بیان کیا کہ مین مرتکب اس گناہ کا بسبب غوغا اور عاجزیون
لوگون اور سردارون کے ہوا — جب کہ شہنشاہ ہرکیولیز بعد بہت
سی فتحون کے قسطنطنیہ کو واسطے آرام لینے کے چلا گیا ایران بیچ طرح
طرح کی مصائب کے بسبب قحط اور تنازع مغرور اور عیاش امیرون کے
اور ہونے پے در پے عزم بادشاہون کے اور حملہ خوفناک دشمن کے
مبتلا رہی کیونکہ شعلہ جو محمد صلعم نے روشن کیا تہا اوسنے پہیلنا شروع
کیا اور بڑی سلطنتین روم اور ایران کی معرض خطر مین پڑ گئین
شان خاندان ساسین کی خسرو سے آخر ہوئی — شیرویہ خسرو کے
بیٹے نے صرف آٹھ مہینے بادشاہت کی اور بیچ عرصہ چار برس کے

تخت کے نو دعویدار جو واسطے سلطنت کے برسر جنگ تہے بجائے خود بادشاہ بن بیٹھے — ایک طفل بیٹا شیرویہ کا اور دو بیٹیان خسرو پرویز کی یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوئین — ایک نے ان شہزادیون مین سے جسکا نام پوران دخت تہا ایران پر ایک برس اور چار مہینے حکم رانی کی لیکن بسبب پہلا ہی مرجانے کے مانند اپنی بہن اور بہانجی کے قتل ہو گئے — اس زمانہ مین ملک بغیر وارث کے رہ گیا اور تنازع درباب انتظام ملک کے بلند نظر امیرون مین رہنے لگا — آخر کو یزدجرد بیٹا شہریار کا اور فرزندی پوتا خسرو کا جو کہ استخر مین مانند ایک غریب آدمی کے رہتا تہا بیچ سنہ ٦٣٢ عیسوی کے واسطے تخت نشینی کے بلایا گیا اور بسبب اوسکے بادشاہ ہونے کی امید موہوم انتظام کی لوگون کے دلمین پیدا ہوئی

اول دفعہ جو عرب واسطے بیچ عہد پوران دخت کے سلطنت ایران پر حملہ لائے تہے اوسمین وہ فتحمند ہوئے تہے لیکن تیسری لڑائی مین ایران کا سپہ سالار مارا گیا اور فوج شکست کہا کر طرف میدان لڑائی کی سے بہاگ گئی — اس وقت سپہ سالار عرب نے شاہ ایران کو پیام بہیجا کہ یا تو مذہب اسلام کا قبول کرو یا خراج جو کہ کافرون پر مقرر ہے ادا کرو لیکن بادشاہ کا غرور اس زمانہ تک ایسا کم نہین ہو گیا تہا کہ وہ ان شرطونکو قبول کرتا — ایرانی حتی المقدور فوج جمع کر کے پہر آمادہ لڑائی کے ہوئے اور مسلمانون کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قریب ایک لاکہہ فوج جرار کے بیچ لڑائی قادسیہ کے ماری گئی اور فوج عرب مین سے صرف تین ہزار آدمی ضایع ہوئے — لیکن

لیکن بڑی بات اس لڑائی مین یہہ ہوئی کہ بادشاہی نشان یعنے مشہور درفش کیانی مسلمانون کے ہاتہہ لگا اور اس سبب سے طرفین کی فوج نے یہہ خیال کیا کہ لڑائی ختم ہوگئی ـــ یزدجرد بروقت استماع اس خبر کے طرف حلوان کی بہاگ گیا اور وہان سے طرف رے کے اور مسلمانون نے شہر حلوان کو تہوڑے ہی دنون مین تسخیر کرکے فوج قلیل اوسمین چہوڑ دی اور باقی فوج بعد فتح کرنے اور لوٹنے ٹسی فن کے طرف اہواز کے گئی جو اوس زمانہ مین بڑا شہر تہا اور بعد فتح کرنے اس شہر کے طرف کوفہ کی کوچ کیا ـــ یزدجرد نے اضلاع خراسان رے اور ہمدان سے ایک اور فوج جمع کرکے واسطے یکسو ہونے سلطنت کے عزم ایک اور لڑائی کا کیا اور ڈیرا کیا ایرانی بیچ میدان نہاوند کے دو مہینے تک مقابل فوج عرب کے پڑے رہے اور خوف انجام سے دونو فوجون کو حوصلہ حملہ کرنے کا نہ ہوا ـــ لیکن آخرکار اقرار شہادت کے نے شوق لڑائی کا دلمین فوج عرب کے بدرجہ وجد کے پیدا کیا جسے کہ اونکو تاخیر کی تاب نرہی الغرض اونکے حملہ جانباز کا مقابلہ نہو سکا ـــ واضح ہوتا ہے کہ تیتیس ہزار ایرانی ہاتہہ سے نیزہ دارون عرب کے کام آئے اور اسّی ہزار غرق ہوئے بیچ گہری مورچونکے جوکہ اونہون نے گرد فوج کے کہودی تہی ـــ جنگ نہاوند نے لڑائی کو یکسو کردیا اور ایران سنہ ۶۴۱ عیسوی سے زیر حکومت عرب کے خلفا کے رہا

یزدجرد نے چند سال زندگی برے حال سے بسر کی ـــ اول وہ طرف سیستان کی بہاگا اور وہان سے طرف خراسان کی اور آخر کو طرف

مرو کی جہان وہ ہاتھہ سے ایک بدعہد دہقان کے مارا گیا جسکی حمایت پر
اوسنے بروقت عبور کرنے دریا کے بنظر بہاگ جانے کے ہاتھہ سے سوار ان
تاتار کے جو کہ اوسکا تعاقب کرتے تہے اعتماد کیا تہا اوسکے بیٹے فیروز نے
عہدہ کپتانی کا بیچ خدمت شہنشاہ چین کے قبول کیا اور عبادت بموجب مذہب
زردشت کے مدت تک بیچ ضلع بخارا کے جاری رہی — اوسکے پوتے
نے نام شاہ ایران کا حاصل کیا لیکن بعد ایک خفیف اور بیحاصل لڑائی کے
چین کو چلا گیا اور زندگی بیچ خدمت شہنشاہ چین کے بسر کی — خاندان
ساسانین مین سے اس زمانہ مین کوئی مرد باقی نہ رہا تہا مگر عورتین اسیر تہین
جو فتح کرنے والونکو بیچ عقد نکاح اور غلامی کے دی گئین ہین اور نسل خلفا
اور امامونکی بسبب شمول خون بادشاہزادیون کے عمدہ ہوگئی — دو بیٹیون
یزدجرد کا حضرت امام حسین اور محمد خلیفہ اول کے بیٹے سے عقد ہوا —
فیروز کی بیٹی کا نکاح خلیفہ ولید سے ہوا

اسطرح اختتام ہوا ایک خاندان کا جسنے چارسو پندرہ ۴۱۵ برس ایران پر
حکمرانی کی اور یادگاری جسکی اب بہی لوگون کے دلمین موجود ہے کیونکہ
اردشیر اور شاہ پور اور نوشیروان بڑے اور جلیل القدر بادشاہ
ایران کے ہوئے ہین — بعد فرار ہونے یزدجرد کے خلیفہ کی فوج
نے ملک ایران کو دریائے فرات سے جیحون تک پامال کردیا اور تمام
عمیدار عالیشان اور پاک چیزین جو کہ اس بدنصیب ملک مین تہین منہدم
کردین — بہت سے لوگون نے چہوڑنے اپنے مذہب کو سببے ظلم
اور مارے جانے سے بہتر سمجہ کر اسلام قبول کیا اور بعضے خود جلا وطن

جلا وطن ہو گئے — ترقی فتح کرنے والونکی تہوڑے ہی سے زمانہ مین بہت ہو ہئی — لوگ گرم ریگستان عرب سے بیچ ٹہنڈے ملکون خراسان اور بلخ کے آن بسے اور اُس جگہ اونکی نسل کی روز بروز افزونی ہوئی — اونکی اولاد اب ہی ایک علیحدہ قوم ہے اور رسمیات اور لباس ویسا ہی ہے اگرچہ زبان اون کے آبا اور اجداد کی نہین رہی — بعد تسخیر ہونے ایران کے حاکم تمام اضلاع مین مقرر کئے گئے اور دو سو برس سے زیادہ تک یہہ ملک بطور ایک ضلع مفتوحہ کے عرب والون کے خلفا کے قبضہ مین رہا — اوس زمانہ کی تاریخ اس ملک کی بیچ تاریخ عرب کے مل سکتی ہے لیکن عرب کی تاریخ مین بہی اس ملک کا حال کچہہ بہت نہین لکہا — صرف بڑی واردا تین جو کہ ظہور مین آئین وہ یہہ ہین کہ حاکمون نے بروقت تنزل اقتدار خلفا کے ملک کو اپنا اپنا موروثی کرنا چاہا اور آخر کار یہہ ملک بسبب کم مدد پہنچنے خلفا کے ایک کمینہ آدمی کے قبضہ مین آیا جسمین شجاعت اور فیاضی اور دانائی خداداد تہی — یہہ شخص یعقوب بن لیث بیٹا ایک صفارکاری سیستان کا تہا جو پہلے بہت مسرف تہا اور بعدہ سردار ڈکیتونکا اور آخر کو اوسنے درجہ سپہ سالاری کو پہنچ کر تمام ملک اپنے قبضہ مین کیا — بروقت مرنے کے بیچ سنہ ۸۷۷ عیسوی کے اوسنے قریب تمام ایران کے اپنے بہائی عمر کو تفویض کیا — ایک سردار تاتار کے نے جسکا نام اسمعیل سمانی تہا اور جسنے حکومت ماورالنہر کی غصب سے لے لی تہی عمر کو شکست دیکر گرفتار کیا اور یہہ قیدی بادشاہ بہیجا گیا تہا بغداد مین واسطے قتل کیا جانے کے ہاتہہ سے اوس خلیفہ کے جس سے وہ باغی ہو گیا تہا — بربادی خاندان بن لیث سے جو کہ بیچ سنہ ۹۰۱ عیسوی کے ہوئی عروج

مشہور سلطان محمود غزنوی تک سو برس کا عرصہ ہے اس زمانہ مین سلطنت ایران کی درمیان خاندان سمانی اور ڈائی لیمی کے تقسیم تہی — حکومت خاندان سمانی کی اوپر خراسان سیستان اور بلخ اور ممالک ماورالنہر سوے شہرون بخارا اور سمرقند کے تہی اور وہ بعضے وقت اوپر بعضے ضلعون عراق کے قابض ہوجاتے تہے اور اکثر اونکو لوٹتے تہے — اس خاندان نے اگرچہ بسبب مہربانی خلفا کے عروج پایا تہا لیکن بسبب غرور طاقت کے اونکے برائے نام بہی متابعت نہین کرتے تہے اور اونکے دشمن خاندان ڈائی لیمی کے ہر نوع مطیع اور فرمان بردار خلفا کے تہے اور درمیان تمام زمانہ اس خاندان کے حکم رانی کے ایک انکے خاندان مین سے ہمیشہ وزیر سلطنت کا ہوتا رہا اور اسی سبب سے انتظام ملک کا بیچ بغداد کے اوسے تفویض ہا لیکن اگرچہ حاکم خاندان ڈرائی لیمی کے اپنے تیئن غلام بغیر زر کا کہتے تہے تسپر بہی اونکو بادشاہی طاقت اوپر بہت سے ضلعون عراق اور فارس اور کرمان اور خوزستان اور لارستان کے حاصل تہی اور صلح اور لڑائی مانند خود مختار بادشاہ ہونگی کرتے تہے — یہہ خاندان نسبت خاندان سمانی کے دیر تک رہا اگرچہ اس کی طاقت کم ہوگئی تہی اور بالکل برباد نہین ہوا تہا تا وقتیکہ طغرل بیگ نے جو کہ مبدع تہا خاندان سلجوقی کا بغداد کو فتح کیا

حال سلطان محمود غزنوی کا اس جگہ لکہنا ضرور ہے — الپتگین جو کہ ایک بخارا کے سرداروں مین سے تہا اطاعت سے بخارا کے بادشاہ کے منحرف ہوکر ساتہہ اپنے ہمراہیون کے غزنین مین جو کہ اوس زمانہ مین ایک چہوٹا شہر تہا چلا آیا اور بسبب اوسکی فتوحات کے شہر مذکور

۹۰۱ مذکور دار الخلافت ایک چہوٹی سلطنت کا ہوگیا ــ بروقت موت اوسکے بیٹے اسحاق کے جوکہ اوسکا وارث تہا تمام فوج نے سبکتگین کو جوکہ ایک افسر غزنین سے فوج کے تہا اور حالت افلاس سے معزز ہوگیا تہا حکومت ملک کی تفویض کی ــ یہہ شخص ترکستانی تہا اور بعضے تاریخ نویس لکہتے ہین کہ الپتگین نے اسکو مول لیا تہا ــ کسیطرح یہہ ثابت ہو لیکن بسبب اوسکے انتظام کے چہوٹے ملک غزنین کے نے ایک بڑا عروج حاصل کیا اور اوسکا بادشاہ مبدع ہوا اوس خاندان کا جوکہ تمام سابق کے بڑے مغرور بادشاہون ایشیا کے سے شان و شوکت مین سبقت لے گیا گوکہ وہ خاندان تہوڑے ہی دنون رہا

بنیاد شہرت سبکتگین کی بسبب جہاد کے جوکہ اوسنے ہندوستان مین کیا شروع ہوئی اور جسکے سبب سے اوسنے متابعت کی حکم پیغمبر کے اور خود بہی متمول ہوا ــ بیچ پہلی مہم کے اوسنے جےپال حاکم شمالی اضلاعون ہندوستان کو شکست دی اور کابل پر تسلط کیا اور زرخیز اضلاع پنجاب کے جوکہ حال مین بیچ تحت حکومت جنگ جو سکہون کے ہین پامال ہوگئے ــ دوسری مہم مین اوسنے شکست دی ہندوستان کے بادشاہ کو بیچ ایک بڑی لڑائی کے اور جےپال نے خراج گذاری کا اقرار کیا لیکن جس وقت کہ سبکتگین نے اوسکے ملک سے مراجعت کی اس بدعہد ہندو نے تمام سرداران دیگر جوکہ واسطے وصول کرنے خراج کے رہ گئے تہے قید کرکے انکار ادائے خراج کا کیا ــ اور چونکہ اوسکو یورش کا خدشہ تہا اوسنے بہت سی فوج ہر ایک طرف سے اپنے ملک کی جمع کی اور منتظر مقابلہ کا رہا ــ پہر سبکتگین نے اوسکے حال پر صف آوری کی اور دشمن مال کثیر چہوڑ کر بہاگ گیا

اور سبکتگین نے اوپر ملک پشاور اور ضلع لگک ہیم کے قبضہ حاصل کیا — بعد ان فتوحات کے ضلع خراسان کا بہی عیوض مین مدد کرنے امیر نوا میمانی کے بہی اسکے قبضہ مین آیا — چند روز بعد اسکے سبکتگین بیچ سنہ ۹۹۷ عیسوی کے فوت ہوگیا اور اوسکا بیٹا محمود اوسکی جگہہ ہوا

پہلا کام جو اس قابل اور الغرم بادشاہ نے کیا وہ یہہ تہا کہ بغداد کے خلیفہ سے اوسنے لقب داہنے بازو اور حامی دین کا حاصل کیا — اس طرح بعد حاصل کرنے دوستی خلیفہ اسلام کے اور بندوبست کرنے خراسان اور رے کے اور ایلیج خان مالک تاڑی سے جسکی بیٹے سے اوسنے شادی کی قرابت پیدا کرکے سلطان محمود نے اوپر ہنود کے جہاد شروع کیا جسمین بڑا وقت اوسکی سلطنت کا صرف ہوا — بیچ پہلی دو مہمون کے وہ بالکل فتحیاب ہوا اور اوسکا تسلط اوپر قریب تمام پنجاب کے ہوگیا — جے پال نے جسکے مزاج مین توہم اپنے مذہب کا بہت تہا اور جسمین حب الوطنی بہت تہی بعد شکست کہا کر قصد قربان کرنے اپنی جان کا کیا اس نظر پر کہ دیوتا راضی ہودین اور ملک بربادی سے محفوظ رہے — بعد سپرد کرنے سلطنت کے اپنے بیٹے کو وہ چتا مین بیٹہا اور لکڑیونکو اپنے ہاتہ سے آگ دیکر دعا مانگی کہ گناہ جسکے سبب سے غضب خدا کا میرے ملک پر نازل ہوا ہے معاف ہوجاوین — انندپال جے پال کے بیٹے نے بہی محمود سے شکست کہائی اور بیچ دو پے درپے مہمون کے جو بیچ سنہ ۱۰۰۳ عیسوی کے ہوئین محمود نے ملتان پر بہی تسلط حاصل کیا — قریب تہا کہ وہ اس زمانہ مین تمام ہندوستان کو لے لیتا لیکن اوسکو خود اپنے

اپنے ملک کے بچانے کا فکر پڑ گیا کیونکہ ایلخ خان اس بادشاہ کو اپنے ملک سے دور خیال کر کے خراسان پر یورش لایا جسکے سبب سے سلطان محمود کو ہندوستان سے مراجعت ضرور پڑی ــ بمجرد آنے محمود کے تاتاری ملک سے نکالے گئے اور اسی زمانہ مین محمود نے اوپر بادشاہ سیستان کے جو کہ اخیر بادشاہ خاندان بن لیس کا تھا فتح پائی ــ بادشاہ تاتری کا بسبب بیحرمتی سے نکالے جانے اوسکی فوج کے ملک خراسان سے آشفتہ ہو کر بادشاہ ختن کو ساتھ لیکر اور سرکردگی پچاس ہزار سوارون کے جیحون سے عبور کر کے قریب بلخ کے آیا ــ محمود لڑنے سے اس فوج کثیر کے کچھہ متامل نہ ہوا اور بسبب اپنے اور اپنی فوج کی شجاعت کے اوسنے تاتاریون کو شکست فاش دے کر جیحون کے پار بھگا دیا ــ بسبب شدت جاڑے کے محمود ایلخ خان کے ملک مین اوسوقت جا نہ سکا اور اگرچہ خان مذکور بعد اس شکست کے جیتا رہا لیکن اوسنے کبھی عزم محمود سے مقابل ہونے کا نہ کیا ــ شوق لڑائی کا محمود کو اسقدر تھا کہ اوسنے بمجرد مراجعت کرنے کے تاتار سے واسطے سزا دینے اور معزول کرنے ایک راجہ کے جسنے متابعت اور مذہب اسلام کو اختیار کر کے پھر سرکشی کی تھی طرف پشاور کی کوچ کیا اور اوسنے حکم دیا کہ اوسپر بہت سا جرمانہ کیا جاوے اور وہ دایم الحبس رہے

بیچ شروع دوسرے سال کے یعنی سنہ ۱۰۰۸ عیسوی کے محمود کو ساتھہ مجموعہ فوج ہنود کے جو کہ تمام ہندوستان سے بنظر انسداد ترقی مسلمانون کے نیچے جھنڈے انندپال کے جمع ہوئے تھے پھر حاجت

لڑائی کی بڑی ـــ واضح ہوتا ہے کہ فوج ہندو نے جوکہ تین لاکھ آدمیون سے
زیادہ تھے نزدیک دریاے سندھ کے مقام کیا اور محمود مناسب وقت سمجھ کر
اپنی فوج کو مورچہ بندی مین کرکے اپنے تئین چالیس دن تک بجا تا رہا الغرض
ہندون نے ارادہ حملہ کا کیا اور مورچہ بسبب حملہ دشمنو نکے ٹوٹ گیا اور بہت
سے مسلمان مارے گئے ـــ لڑائی ابہی ہوز ہی ہی تہی کہ راجہ کی سواری کا ہاتی
ڈر کر مع راجہ کے بہاگ گیا اور ہراس اور بے انتظامی فوج مین ہوگئی ـــ
تمام فوج ہراسے ہوکر بہاگی اور بیس ہزار آدمی مارے گئے اور تمام خزانہ اور مال
لشکر کا تعاقب کرنے والون کے ہاتہ لگا ـــ قلعہ بہم گدہ کا جسمین بیشمار* خزانہ تہا
محمود کے ہاتہ آیا اور اسی مہم مین مشہور شوالہ نگرکوٹ کا اوسنے منہدم کیا ـــ
اسی سال مین محمود نے سرکش حاکم ملتان کو گرفتار اور ضلع غور کا تسخیر کیا

دوسری مہم جو اوسنے ہندوستان پر کی اوسمین انندپال اپنے دارالخلافت
لاہور مین برباد کرنے والے حملونکو جنکا وہ مقابلہ نہین کرسکتا تہا دیکہتا رہا ـــ
جب کہ محمود تہنیسر مین جوکہ مشہور عبادت کی جگہ اہل ہنود کی ہے آیا اور اوسنے
شوالے کو توڑ ڈالا اور ٹکڑے مشہور بت جکسوم کے غزنین مین بہیجے تاکہ وہ
جامع مسجد کی سیڑہیونمین لگائے جاوین اور مسلمان اوسپر پاؤن رکہین ـــ
بعد اس مہم کے اوسنے ساتہ اپنی فتح مند فوج کے جوکہ بسبب کثرت
قیدیون اور زیادتی دولت کے گران بار تہے مراجعت کی بعد اسکے
دو سال یعنی سنہ ۱۰۱۴ اور سنہ ۱۰۱۵ عیسوی بیچ تسخیر کشمیر اور اسکے

* لکہتے ہین کہ لوٹ مین محمود کو سات سو من چاندی اور سونے کے برتن ہاتہ لگے اور چالیس
من خالص سونا اور دو ہزار من چاندی اور بیس من جواہرات

گرد نواح کے پہاری ضلعون کے صرف ہوئے — بہت سے لوگون کو
اوسنے اس ملک مین اور ہر ایک ملک مین جسکو اوسنے فتح کیا بزور مسلمان کیا
— ہندوستان مین ایک سال جب کہ محمود بیچ بندوبست ملک خوارزم کے
مصروف تہا امن وامان رہا اور بعد انتظام ملک مذکور کے محمود نے واسطے
تسخیر مشہور شہر قنوج کے جو کہ دریائے گنگ سے دو کوس کے فاصلہ پر
ہے تیاری کی — صرف بیچ تہیہ کوچ کے تین[۳] مہینے صرف ہوئے —
بعد منتخب کرنے ایک لاکہہ سوارون اور تیس[۳۰] ہزار پیادون کے محمود کشمیر کے
پہاڑون کی راہ سے ہندوستان مین آیا اور بسبب سرعت کوچ کے بیخبری مین
قنوج کو لے لیا — اس جگہ اوسنے تین مقام کئے اور بعدہ میرٹھ مین
آیا — متہرا شہر جو کہ جمنا پر واقع ہے اور جسکو اب بہی ہندو جائے
متبرک خیال کرتے ہین پامال کئے گئے — محمود نے تمام بُت جو اوسکے
ہاتہہ آئے توڑ ڈالے لیکن بالکل لوٹنا بڑے شوالے کا اسقدر محنت طلب
تہا کہ اوس سے نہ ہو سکا اور خط جو اوسنے غزنین کو درباب اس فتح کے
لکہے اونمین وہ خود عجیب ساخت اور خوبصورتی ان عمارات کا اقرار کرتا ہے
— بہت سے اور قلعے اور شہر اس مہم مین سلطان محمود کے ہاتہہ آئے
اور جب کہ وہ اپنی دار السلطنت مین پہنچا تو دو کروڑ درم یعنی پینتالیس لاکہہ
نوے ہزار روپیہ اور تین سو پچاس ہاتی اور ایک ڈہیر جواہرات کا مع
ترپین[۵۳] ہزار قیدیون کے لوٹ کے مال مین سے محمود کے حصہ مین آیا
اور مال جو کہ سپاہیون نے لوٹا تہا وہ زیادہ تہا بہ نسبت اوس مال کے
جو کہ بادشاہی خزانہ مین داخل ہوا — کچھ روپیہ اسکا [illegible]

بیچ آراستگی دار الخلافت غزنین کے خرچ ہوا اور تین برس تک محمود نے آسایش مین گذران کی گویا کہ فتح سے سیر ہو گیا تہا ــ شہر غزنین نے تہوڑے ہی دنو نمین بسبب خوبصورت اور عالیشان عمارات کے اور بڑے عالیشان شہرون سے دم مساوات کا مارا ــ لیکن مسجد جسپر بادشاہ نے زر خطیر صرف کیا تہا تمام عالیشان شہرونکی مسجدون سے سبقت لیگئی اور اوسکا لقب عروس بہشت تہا ــ محمود نے اپنی فتوحات کا موطرح طرح کے گران بہا اور عجیب تحایف کی عبارت نظم مین بیچ خدمت خلیفہ بغداد کے بہجا اور خلیفہ نے تعریف اس غازی کے سر عام پہڑوائے اس اثنا مین محمود کو خبر پہونچی کہ صلح جو کہ قنوج کے راجہ نے اسلام کے بادشاہ سے کی تہی اوسکے سبب سے گرد نواح کے سرداروں نے سازش کر کے اوسکو مار ڈالا ــ اوسنے پہر کوچ طرف جمنا کے کیا اور دریائے مذکور سے اوترکے واسطے تسخیر کرنے کلنجر کے جو کہ بیچ علاقہ نبدیل کہنڈ کے ایک بڑا قلعہ ہے روانہ ہوا ــ لیکن راجہ اوس جگہ کا تاب مقابلہ کی نہ لاکر اپنے ملک کے اندرون مین چلا گیا کیونکہ مقابلہ کرنا اوسکے حق مین بہتر نہ ہوتا ــ محمود نے اسی بات پر شکر کیا کہ دو چار قلعہ اوسکے ہاتہہ آئے اور بہت سے ہنود مسلمان ہوئے ــ دوسرا مبال بیچ تسخیر بہاری قلعون گوالیر اور کلنجر کے جو ایسے موقع کے مقامو نمین حمیر گئے تہے یہین کہ اس زمانہ مین قابل مقابلہ کرنے قاعدہ دان فوج یورپ والو نکی تہی معلوم ہو ہی چینا صرف ہوا

بروقت مراجعت کے اس مہم سے محمود نے قصد ایک نہایت دشوار مہم کا کیا ــ واضح ہوتا ہے کہ محمود کو اکثر خبرین شوالہ گجرات کی

کی جسکے معبد طاقت بُت سومنات دعوے کرتے تھے اور جسمین مال کثیر تھا ۹۷
پہنچین اور طمع اور تعصب نے اوسکو واسطے اوسکے لینے کے آمادہ کیا —
بہ ارادہ پامال کرنے اس آخر جاے پناہ بُت پرستی کے وہ ملتان مین سے گیا
اور خیر و عافیت سے جنگل جودپور کے قطع کئے — بیس ہزار اونٹھ پانی کے
واسطے قطع کرنے جنگلون مذکور کے واسطے فوج کے ہمراہ لئے گئے —
قلعہ سومنات کا جائے بلند پر بنا ہوا تھا اور تین طرف سے قابل رسائی کے
نہ تھا — بروقت نزدیک ہونے کے روبرو شوالہ مذکور کے محمود کو قلعہ سے
معرفت قاصد کے پیغام آیا کہ بُت سومنات نے مسلمانون کو سامنے دیوارون
عبادت خانہ کے اس لئے بلایا ہے کہ وہ انہین اپنے قہر سے نیست و نابود
کرے — ذی عقل محمود بروقت سُننے اس دہمکی کے مسکرانے لگا اور
دوسرے دن صبح کو نعرہ اللہ و اکبر کا اوسکی فوج سے بروقت ہٹانے کے
ہندوؤنکو اونکے مورچے سے بلند ہوا — ہر اس جوان بت پرستون پر
غالب ہوئے اوسکے سبب سے وہ ایسے لڑے کہ اونہون نے آخرکار
مسلمانونکو اپنے مورچون سے ہٹا دیا — بسبب ہو جانے رات کے
یہہ وحشت ناک کشت و خون موقوف ہوا لیکن صبح کو لڑائی پھر اور بھی شدت
سے شروع ہوئی — مسلمان پھر مورچون پر چڑھ گئے اور ہر مرتبہ ہندوؤن
نے اونہون کو وہان سے ہٹا دیا اور محمود نے آخر کو اپنی بے عزم فوج کو
لڑائی سے ہٹا لیا — اس وقت مین اور ہندوؤنکی فوج واسطے مدد کے
آئی اور محمود نے اوپر قصد حملہ کرنے کا کیا مگر لڑائی شروع بھی نہین ہوئی
تھی کہ بہت سی فوج ہندوؤنکی بسر کردگی دو راجاؤن کے اور آئی —

محمود نے دیکھا کہ عزم فوج کا ضعیف ہوگیا اور قریب ہے کہ شکست ہوجائے
— اوسنے اپنے گھوڑے سے کود کر بیچ درگاہ معبود حقیقی کے سجدہ کیا
اور زاری کرتے ہوئے مستدعی مدد کا ہوا اور کہا کہ میرا مدعا اس لڑائی سے
حرف بجز زیادہ کرنے شان تیرے نام پاک کے کچھہ اور نہین ہے —
تھوڑی دیر کے بعد وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے سرداروںمین سے ایک
نہایت شجاع کا ہاتھہ پکڑ کر کہا کہ چلو ہم بھی لڑین اور اسمین ہمکو یا تو تاج
شہادت کا ملیگا یا شاندار فتح حاصل ہوگی — جب مسلمانون نے دیکھا
کہ بادشاہ کو بعد شکست کے زیست گوارا نہین ہے وہ بھی آمادہ جان بازی
کے ہوئے اور فوج غنیم مین ساتھہ اوس جذبہ کے گھس گئے کہ اوسکا مقابلہ
ناممکن تھا — ہندونکی فوج مین چہار طرف سے بھاگڑ پڑی اور فتح کامل
محمود اور اوسکی فوج کو حاصل ہوئی — جسوقت کہ سومنات کے باشندون
نے شکست اپنے دوستونکی دیکھی اونھون نے ہراسہ ہوکر چھوڑ دیا
فصیلونکو جنکو اونھون نے پہلے بہت شجاعت سے بچایا تھا اور محمود فوراً
شہر مین چلا گیا — مال شوالہ کا بے حساب تھا — اس شوالہ مین
چھپتیس ۳۶ ستون تھے جنمین جواہرات رنگا رنگ اور بیش قیمت نصب تھے
لیکن شوکت اس عبادت خانہ کی ایک بڑا بت تھا جو کہ پندرہ فیٹ اونچا
تھا — محمود نے اپنی عصا کو اوسپر مار کر حکم دیا کہ اوسکو توڑ ڈالو
اور دو ٹکڑے غزنین مین بھیجدو ایک جنمین اوپر آستانہ مسجد کے رکھا جاوے
اور دوسرا بیچ دربار عام کے اور دو ٹکڑے مکہ اور مدینہ مین بطور
مال غنیمت کے بھیجے گئے — بروقت صادر ہونے اس حکم کے

کے ایک گروہ برہمون کے سامنے حاضر ہوکر لاکہون روپیہ واسطے خرید لینے
بُت کے بیٹھ گئے — محمود کے سرداروں نے بہت سماجت سے واسطے
قبول کرنے اُس قیمت کے عرض کی لیکن بادشاہ نے کہا کہ میری آرزو یہہ ہے
کہ میرا لقب بُت شکن کا ہووے نہ بُت فروش کا — دو چار ہی اوزار ضربین
اوس بُت پر لگین کہ بیشمار جواہرات اوسکے اندر بہرا ہوا معلوم ہوا جو کہ اوسمین
مخفی تہا اور بہت زیادہ قیمت کا تہا اوس روپیہ سے جو کہ برہمنون نے واسطے
نہ توڑنے اپنے بُت کے پیش کیا تہا
محمود نے بعد فتح کرنے چند اور شہرون کے بیچ گجرات کے ملک ایک
برہمن کو جو کہ راجہ کے خاندان مین سے تہا بعد لینے عہدنامہ خراج گذاری کے
تفویض کیا — بروقت مراجعت کے بیچ ریگستان جودہپور کے فوج کا بہت
نقصان ہوا جسکو ایک دغاباز رہنما بے رستہ لے گیا تہا اور جب کہ اسکو حکم
مارنے کا ہوا تو اوسنے اقرار کیا کہ مین ایک معبد ہون سومنات کا اور میرا
ارادہ تہا کہ بیچ بدلے اپنے خدا کے فوج غزنی کو ہلاک کردن — بعد
اس مہم کے محمود جاٹون سے لڑا جو کہ ایک زمانہ مین اوپر بہت سے ملک
پنجاب اور ملتان کے قابض تہے اور اونکی کشتیونکو جو کہ بیچ ندیاؤن پنجاب
کے تہی شکست دی — اسی سال مین یعنے بیچ سنہ ۱۰۲۷ عیسوی کے
اوسنے سلجوقی ترکستانیونکو جو کہ اوسکے ممالک ایران پر یورش لائے
تہے اور اوسکے سردار ونپر اکثر غالب آئے تہے شکست دی —
سب سے بعد ملک عراق کا اوسکے تحت حکومت مین آیا جسکو اوسنے
معہ رے اور ممالک کے ایک صوبہ مقرر کرکے اپنے بیٹے مسعود کے

نام کردیا اور دوسرے بیٹے محمد کو اپنا ولیعہد گردانا — بیچ ابتدا دوسرے سال کے اوسکو عارضہ تپہری کا لاحق ہوا جس سے وہ جان بر نہ ہوا — واضح ہوتا ہے کہ تہوڑی دیر پہلے مرنے سے اوسنے تمام اپنی فوج کو اور خزانہ کو جو اوسنے جمع کیا تہا ملاحظہ کیا جس سے گمان ہو سکتا ہے کہ وہ بیچ چہوڑنے اپنی دولت اور حشم کے آزردہ دل تہا

محمود کے عاقل ہونے مین بیچ فنون لڑائی کے کوئی شک نہین لیکن اور باتو نمین وہ مستحق بہت توصیف کا نہین ہے — واضح ہوتا ہے کہ بعضے موقعو نپر اوسنے انصاف بہت سختی سے اور بغیر لحاظ کسی قانون یا قاعدہ کے کیا مگر اوسکے سخی ہونے مین انکار نہین ہو سکتا — اوسکا دربار بیچ شان اور شوکت کے عدیم المثال تہا اور عمارتین جو اوسنے تعمیر کین وہ عالیشان تہین — اوسنے فاضلون اور شاعرون کی بہت قدردانی کی اور یہہ بات صرف بسبب علم کے قدر دانی اس بادشاہ کے ہوئی کہ پرانے تاریخ ایران کی یعنے شاہنامہ فردوسی کا جسقدر اب موجود ہے اوسکے عہد مین فراہم کیا گیا — مگر ایک کہانی سی جو لوگ بیان کرتے ہین ظاہر ہوتا ہے کہ محمود کے وزیر نے بہانہ اسبات کا کرکر کہ مین بولی جانورون کی سمجہتا ہون ایک الو کی گفتگو بیان کی جسنے واسطے ترقی عمر محمود کے دعا دیکر اپنی بیٹی کے جہیز مین سو گانون دئیے — اس سے صاف ظاہر ہے جیسا کہ مالکم صاحب لکہتے ہین کہ محمود کی سلطنت مین غارت اور ویرانی بہ نسبت ترقی کے زیادہ ہوئی

بروقت مرنے محمود کے اوسکے سلطنت اسقدر وسیع تہی کہ جنوبی

مغربی طرف اضلاع جورجیہ اور بغداد اور شمالی مشرقی طرف مملکت بخارا اور کاشغر اور مشرقی جنوبی طرف اضلاع بنگال اور دکن بحر ہند تک تھے — یہہ ملک دم مساوات کا ساتھہ وسیع ملک شاہ پور اور نوشیروان کے مارتا تھا — لیکن تسلط اس خاندان کا جسقدر جلد زیادہ ہوا تہا اوسیقدر جلد جاتا رہا یعنے بربادی اس خاندان کی تاریخ مرگ محمود سے شمار کی جاتی ہے — اوسکے بیٹون مین درباب سلطنت کے جھگڑا ہوا اور وہ باری باری سے جیلخانہ اور محل مین رہے — خراسان کے سلطان کے سرکش سپاہیون نے لوٹ لئے — درمیان سلطنت مدود پوتے محمود کے تمام اضلاع ایران کے جو زیر حکم محمود کے خاندان کے سبھی جاتے رہے اور بیچ تاریخ اس خاندان کے اس زمانہ سے اوسکی بربادی تک جو کہ بیچ وسط بارہوین صدی کے ہوئی سوائے چھوٹی لڑائیون اور سرکشی اور قتل کے کوئی ذکر نہین ہے — بیچ سلطنت بہرام شاہ کے جو محمود کی اولاد مین سے گیارہوان بادشاہ تہا غور کے افغانون نے غزنین کو لے لیا اور سات دن تک اوس عمدہ شہر کو لوٹا اور ہر ایک متنفس کو قتل کیا اور ساتھہ اسکے بہت چیزون اور عالی عمارتون اور عبادت خانون کو بہی مسمار کیا — خسرو ملک بہرام کے پوتے پر بہی بیچ اوسکی دار السلطنت لاہور کے ان بے رحم وحشی سپاہیون نے حملہ کیا اور بعد ایک تہوڑے سے مقابلہ کے اوسے گرفتار کر کے مار ڈالا — اس بادشاہ پر خاندان سلطان محمود کا ختم ہوا

بادشاہ غور کی لاف زنی کرتے تھے کہ ہم ضحاک کی اولاد مین سے ہین اور شیخی کرتے تھے کہ ہمارے آبا اور اجداد نے ساتھہ فتحمندی کے

۱۰۱ فریدون کا مقابلہ کیا — بروقت بربادی خاندان محمود کے جسکے وہ خراج گذار تھے اونہون نے صرف غزنین ہی پر تسلط نہ پایا بلکہ ہندوستان پر بہی لیکن اونکا قیام محمود کے خاندان سے بہی کم رہا — دونو سلطنتین بروقت مرنے محمد کے جسنے ملک خسرو کو فتح کیا تہا بیچ تصرف اوسکے غلامون کے آئین جنگجو اوسنے تربیت اور متبنے کیا تہا اور جو کہ لاولد مرا — ہمین اب لازم ہے مختصر حال لکہنا خاندان تاتار کا جسنے جو بارہوین صدی سے سولوین تک ایران کو جسکا ایک زمانہ مین نہایت عروج تہا لوٹ تا رہا اور قبضہ مین رکہا — تاتاریون نے جنکو سل جوق بسبب نام اوسکے سردار کے کہتے تہے حدون خراسان سے سیحون تک تسلط حاصل کیا اور بروقت شکست کہانے پو سنے سلطان محمود کے وہ اوس ضلع کے مالک ہوگئے اور اونکے سردار طغرل نے اب لقب بادشاہ کا بیچ نشہ پور کے حاصل کیا جہان سے اوسنے عراق اور ملک موصل کو فتح کیا — بسبب تسخیر کرنے بغداد کے اوسکا اختیار اوپر خلیفہ کے بہی ہوگیا جسکی بزرگی کا وہ بظاہر ادب کرتا رہا اور خلیفہ نے اوسکے ممالک مفتوحہ اوسپر مستقل کردئے — طغرل نے کئی لڑائیوںمین جو قسطنطنیہ کے ضعیف بادشاہ کو جو بروقت اوسکے فوج کشی کرنے کے اوپر جارجیہ اور ابربا کے مقابل ہوا تہا شکست دی — بیچ ستروین سال اپنی عمر کے اوسنے بسبب بلند نظری کے شاہزادی خاندان عباس اور بیٹی سلطنت کرنے والے خلیفہ کی بیچ اپنے عقد نکاح کے طلب کی لیکن بعد نکاح کے وہ صرف دو چار ہی مہینے جیا اور سلطنت ایران کی بیچ تصرف اپنے بہتیجے الپ ارسلان کے جسکے معنے فتح کرنے والا شیر ہین چھوڑ ہی

یہہ شخص بیچ سنہ ۶۳ عیسوی کے بادشاہ ہوا اور اوسمین ہوا شوق اور قدردانی
علم کی شجاعت اور فیاضی بہی تہے — اور مالکم صاحب لکہتے ہین کہ اگر ہم
اوسکی ظلم رانی اور بےرحمی کو جو کہ اوسنے عیسائیون پر بیچ آرمینیا اور جارجیہ
اور ایبیریا کے کی قابل تعریف کے سمجہے جیساکہ مسلمان سمجہتے ہین تو ہم اوس
بادشاہ کو ایشیا کے ایک بہتر بادشاہون مین سے سمجہے لیکن اسمین شک
نہین ہے کہ وہ ایک نہایت نامور بادشاہونمین سے ہوا — ظاہر ہوتا ہے
کہ جس عیسائی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اوسنے ایک لوہے کا طوق
موافق ایک گہوڑے کے نعل کے اوسکی گردن مین ڈال دیا — بسبب فتوحات
اور بےرحمی اس بادشاہ کے بادشاہ قسطنطنیہ کو بہی خوف پیدا ہوا —
فوجین بادشاہ اسلام کی فریجیا تک پہنچ گئین تہین جب رومینس ڈی اوجی
نس شوہر یوڈوسیا ملکہ استنبول کا میدانمین آیا اور اوسنے بسبب اپنی دلیری
اور فن کے پہیلی ہوئی افواج ایران کو حدود ایران تک ہٹا دیا — وہ بعد
اسکے براہ آرمینیا کے آذربایجان مین آیا اور نزدیک ملازگرد کے
الپ ارسلین سے جسکے پاس قلیل فوج تہی ملاقی ہوا جسنے شہنشاہ روم سے
پیغام صلح کا کیا لیکن اوسنے ازراہ غرور اور ناعاقبت اندیشی کے پیغام صلح
کا نامنظور کیا — رومنس کو فتح کا یقین تہا اور الپ ارسلین کو بعد شکست
کے اپنی زیست گوارا نہ تہی — واضح ہوتا ہے کہ اس بادشاہ نے
پیشتر از لڑائی کے اپنے ہاتہ سے اپنے گہوڑے کی دم بندہ کردی
اور سفید پوشاک مشک مین بسائی ہوئی پہنی اور عوض کمان اور تیر کے
گرز ہاتہ مین لے جس سے ارادہ اوسکی جانفشانی کا ہے

لڑائی کے ظاہر ہوتا تھا ـــ رومین نس کی فوج نے اول حملہ کیا اور وہ شروع لڑائی مین فتح مند بھی ہوئی لیکن شہنشاہ روم کا اپنے زعم مین جو اعتدال سے زیادہ بڑھ گیا اور بے انتظامی اوسکی فوج مین جو بسبب اوسکی مراجعت کے ہوئی اوسمین وہ بسبب بیمیزپن یا دغابازی ایک بڑے اوسکے سردار کی اور بھی زیادہ ہوئی کیونکہ اوسنے اپنی فوج سے اوسکی مدد نہ کی ـــ ایلپ ارسلان نے اسوقت کو غنیمت جان کر سب فوج کو حکم حملہ کا دیا اور فتح حاصل کی ـــ رومین نس زخمی اسیر ہوکر بادشاہ کے پاس آیا جوکہ اپنی اس خوش طالعی پر متحیر رہا ـــ بادشاہ اس قیدی سے ساتھہ نہایت ادب اور مہربانی کے پیش آیا اور پوچھا کہ اگر مین اسیر ہوتا تو تم میری نسبت کیا کرتے اوسنے نادانی اور کینہ سے جواب دیا کہ مین تجھکو چابک لگواتا ـــ بادشاہ اوس بر گستاخی اپنے قیدی کے مسکرایا اور پوچھا کہ مجھسے تم کیا توقع رکھتے ہو ـــ رومین نس نے جواب دیا کہ اگر تو ظالم ہے تو مجھے مرواڈال اور اگر خواہش بے فایدہ شان کی رکھتا ہے تو مجھے پابجولان اپنی دارالسلطنت مین بیجل اور اگر فیاض ہے تو مجھے چھوڑ دے ـــ شرطین رہائی اور صلح کی جوکہ ایلپ ارسلان نے پیش کین وہ یہہ تھین کہ رومین نس دس لاکھہ اشرفی عوض مین اپنی رہائی کے دے اور تین لاکھہ ساٹھہ ہزار اشرفی بطور خراج کے ہر سال ادا کرنے اور تمام مسلمانون کو جوکہ لڑائی مین اسیر ہوئے تھے چھوڑ دے ـــ رومین نس نے بیدلی سے صلح نامہ پر دستخط کئے اور بادشاہ نے اوسکو بہت تحفہ تحایف دیکر رخصت کیا ـــ بروقت پہنچنے کے اوپر اپنی سرحد کے رومین نس کو خبر ہوئی کہ رعایا بسبب

بسبب اوسکے قید ہونے کے اوسکی متابعت سے منحرف ہوگئی — اوسنے بہزار دقت دو لاکہ اشرفی فراہم کرکے مع حال اپنی بدنصیبی کے حضور مین بادشاہ کے بہیجی — ایلپ ارسلین بہ تیاری مرد اس بادشاہ کے مصروف تہا کہ اوسکو خبر پہنچی کہ رومین نس نے شکست کہائی اور اوسکی رعایا نے اوسکو قید کرکے مار ڈالا

اب حکومت ایلپ ارسلین کی صحرائے عرب سے تا رود جیحون تک تہی — بجرد شکست دینے روم والون کے اوسنے بہت سی اضلاع خوارزم کے مطیع کئے اور بارادہ مقرر کرنے حکومت خاندان سلجوق کے اوپر اپنے وطن کے ملک کے اوسنے جیحون پر ایک پل بنوایا جسپر سے اوسنے بغیر مقابل ہونے کسی دشمن کے عبور کیا لیکن اب اوسکی عمر تمام ہو چکی تہی — چہوٹا قلعہ برزیم کا جو بسبب تن دہی اوسکے حاکم کے اس بادشاہ کو بمشکل ہاتہ لگا تہا اوسکے سبب سے وہ اتنا خشم آلود ہوا کہ اوسنے سردار مذکور کو اپنے سامنے بلوا کر گالیان دین — بسبب دلیر اور سخت جواب کے جو کہ سردار مذکور نے دیا بادشاہ اسقدر خشمناک ہوا کہ اوسنے اوسکے قتل کا حکم دیا اور خوارزمی نے بجرد سننے اس حکم کے اپنا پیش قبض کہینچکر ایران کے بادشاہ پر حملہ کیا — اسوقت سپاہیون نے اپنے طرح واسطے مارنے اس شخص کے اوٹہائے تہے لیکن بادشاہ نے اپنی بے مثال تیر اندازی پر نازان ہو کر اونکو اونکے ارادہ سے منع کیا اور کمان اوٹہائی لیکن بسبب لغزش پاؤن کے تیر نشانہ پر نہ بیٹہا اور پیشتر کہ اوسنے دوسرا تیر اوٹہایا کہ حملہ کرنے والے کا پیش قبض کام کر گیا لیکن اوسکے بہی وہین ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے — زخم بادشاہ کے کاری لگا تہا لیکن وہ اسقدر جیتا رہا کہ وصیت کر سکا

اوسنے افسوس کیا اوپر اپنے اعتبار کے اور تفویض کے اپنی سلطنت اپنے بیٹے ملک شاہ کو اور تاکید کی اوسے کہ انتظام بڑے امورات مالی اور ملکی کو وہ نظام الملک کو سپرد کرے کیونکہ اوسنے کہا کہ اوج میری سلطنت کا صرف اوسکی نیکی اور لیاقت کے سبب سے ہوا تہا — الپ ارسلان کو مرو مین جو کہ خراسان مین ہے دفن کیا اور یہہ تاثیر کرنے والا فقرہ اوسکی لوح مزار پر لکہا گیا — اے لوگو جنہون نے دیکہی ہے شان اور شوکت الپ ارسلان کی بلند کی گئی آسمان تک آو مرو مین اور تم دیکہو گے کہ وہ سب خاک مین ملی ہوئی ہے — نیکیان اس بادشاہ کی کہ جن صاحب حرف دو کلمونمین لکہتے ہین یعنے اوسمین وہ نیکیان تہین جو ترکستانیون اور مسلمانون مین ہوتی ہین — یہہ بادشاہ بہادر اور فیاض تہا اور جو امر کہ اوسکے مذہبی تعصب سے باہر تہا اوسمین اوس سے ظلم اور بے رحمی بہت کم ظہور مین آئی — بسبب انتظام اوسکے قابل وزیر کے جسپر بادشاہ اعتبار کل رکہتا تہا ہمیشہ انصاف ہوتا رہا اور علم کی قدر دانی رہی اور مدرسے اور مسجدین ہر ایک شہر مین بنی اور غریبونکی حمایت رہی اور ایران کے باشندون نے اقرار کیا کہ تہا ہمارے ملک کا زیر حکم ایک تاتاری کے ہمارے واسطے موجب برکت کا ہوا

ملک شاہ کے سردارون نے قریب تمام شام اور مصر کے فتح کیا اور اس بادشاہ نے جو کہ اپنے باپ سے بہی زیادہ طالع ور تہا صرف بخارا اور سمرقند اور خوارزم ہی کو فتح نہین کیا بلکہ اون قومون کو جو کہ سیحون سے پرے رہتی تہین مطیع کیا اور اوسکے نام کا سکہ جاری ہوا اور بیچ سلطنت کاشغر کے جو کہ چین کی سرحد پر واقع ہے اوسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا — شان اوسکی سلطنت کی جسکے سبب

سبب سے وہ نہایت عالیشان بادشاہ اپنے زمانہ کا تصور کیا جاتا ہے گبن صاحب نے اسطرح سے لکہی ہے

چین کی سرحد سے حکومت ملک کی مغرب اور جنوب کیطرف پہاڑون جارجیہ اور قریب قسطنطنیہ اور بیت المقدس اور عرب تک تہی — بجا ئے عیش اور عشرت کے اپنے محل سرا مین خواہ ہنگام لڑائی خواہ صلح مین وہ ہمیشہ بیچ کام اور میدان کے رہا — چونکہ وہ ہمیشہ بیچ سفر کے رہتا تہا اس سبب سے ہرایک ضلع اوسکے ملک کا اوسکے نزول اقبال سے برکت دیا گیا تہا اور واضح ہوتا ہے کہ وہ بارہ دفع اپنے وسیع ملک مین پہرا جو کہ ملک سائی رس اور خلفا سے بہی زیادہ تہا — لیکن اوسکا نہایت نیک اور شان دار سفر حج مکہ کا تہا — ازادی اور سلامتی کاروان کی اوسکی فوج سے حمایت کی گئی تہی باشندے اور حاجی بسبب اوسکی خیرات کے دولتمند ہو گئے اور مکانات واسطے آرام مسلمانون کے اوسنے رستو مین بنوائے — اس بادشاہ کو شوق شکار کا بدرجہ کمال تہا اور سینتالیس ہزار سوار اوسکے ہمرکاب رہتے تہے — اور واسطے ہرایک عضو شکار کے وہ ایک اشرفی غریبو نکو دیتا تہا لیکن یہہ کم عوض تہا اوس نقصان کا جو کہ لوگونکو بسبب شکار کرنے بادشاہون کے ہوتا ہی — بیچ سلطنت اس بادشاہ کے شہرون ایشیا مین مکانات عالیشان اور دار الشفائین اور مسجدین اور مدرسہ تعمیر ہوئے اور بہت کم آدمی اوسکے دیوان مین سے بغیر انعام کے گئے اور کوئی محروم انصاف سے نہ پہرا — زبان اور علم ایران کا زیر حکم خاندان سلجک کے ازسر نو رونق پذیر ہوا سلطان نے درستی تقویم کے واسطے بڑی عقلمندی سے محنت کی اور یہہ بابت ایک جماعت

منجمان شرقیہ سے انجام کو پہنچا ہی — بموجب ایک قانون پیغمبر صلعم کے مسلمان
حساب مہینون کا چاند سے کرتے ہین — ایران مین زردشت کے وقت
سے آنا آفتاب کا حمل مین یعنے نوروز کو سال بسال مثل ایک تہوار کے سمجہے ہین
لیکن بعد نزول سلطنت مسیحی کے لوند کے دن وہ شمار مین نہین لانے اور کسرات
منٹ اور گہنٹون کی جمع ہو کر دن بن گئے تہے اور تاریخ نوروز کی جو کہ شروع
بہار مین ہوتا ہے بجاے واقع ہونے وقت دخول آفتاب کے برج حمل مین آفتاب
کے داخل ہونے مین برج حوت مین آن پڑی سلطنت ملک کی اس بات سے بہت
مشہور تہی کہ سمت جلالی ایجاد کیا گیا اور مغالطہ جو کہ گذر چکے تہے اور جو کہ آئندہ کو واقع
ہونے وقت کے ایسے خوب شمار کرنے سے جو کہ قیصر کی تقویم سے فضیلت لیے گیا ہی اور پوپ گریگوری صاحب کا حساب شمار
وقت کے ساتہہ کچہہ درست برتا ہی درست کئے گئے — بیچ ایک زمانہ کے جب کہ یورپ والے جاہل مطلق
تہے تمام ایشیا کی زیادہ تر بسبب قوت عملی فتح کرنے ایرانیو نکے تہی نہ بالکل باعث علم کے
لیکن عقل اور نیکی ان فتح کرنے والون کی بسبب ایران کے وزیر کے جسنے
حکمرانی ملک پر بیچ عہد الپ ارسلان اور اوسکے بیٹے کے کی مشہور ہوئی
— نظام جو کہ نہایت نامور اور مدبر وزیر تہا اوسکو خلیفہ نے فاضل علوم
اور مذہب مین تصور کیا تہا اور بادشاہ نے بسبب اوسکی ایمانداری کے
اوسے بالکل اختیار نظم اور نسق کا دیا تہا — بعد انتظام تیس برس کے
اس وزیر کی شہرت اور دولت بلکہ اوسکی نیک خدمتین جرم تصور کی
گئین — یہہ شخص بسبب فریب ایک دغاباز عورت کے جو اوسکی مخالف
تہی عہدہ سے معزول ہوا — اس مودب وزیر کو بیچ عمر نوین برس کے
اوسکے دشمنون نے متہم کیا اور اوسکے آقا نے اوسکو

اوسکو معزول کیا اور بعد ازان حسن صباح کے ایک معتقد نے اوسے مار ڈالا نظام مرتے دم تک اپنی بیگناہی کا اظہار کرتا رہا اور بعد اسکے ملک حرف چند روز جیا اور اوسکی سلطنت ذلیل رہی — اصفہان سے جہان وہ اس امر قبیح کا مرتکب ہوا تہا سلطان نے طرف بغداد کی بارادہ اوٹہا دینے خلیفہ کے اور مقرر کرنے اپنی استقامت کے بیچ دار الخلافت مسلمانون کے کوچ کیا — کمزور خلیفہ نے دس دن کی مہلت حاصل کی لیکن پیشتر از انقضائے اس میعاد کے یہہ ظالم بادشاہ مرگیا

شان اور استحکام ترکون کی سلطنت کا اس بادشاہ کے ساتہہ ہی فوت ہوا — جہگڑا درباب تخت نشینی کے درمیان اوسکے بہائی اور چار بیٹون کے اوٹہا اور بعد ایک سلسلہ ملکی لڑائی کے درمیان باقی رہے ہوئے امیدوارون کے صلح مصالحہ ہو گیا جسکے سبب سے ایک ہمیشہ کی علیحدہ گی درمیان خاندان ایران کے ہو گئی — تین اور چہوٹے خاندان کرمان شام اور روم کے ہوئے — پہلا انین کا اوپر وسیع اور کم آباد ملک جو اوپر کنارون بحر ہند کے واقع تہا حکمرانی کرتا تہا اور دوسرے خاندان نے حلب اور دمشق کے عربی بادشاہونکو نکال دیا اور تیسرا خاندان اوپر رومیون کے ضلعونکے جو ایشیا مائنر مین واقع ہین یورش لے گیا

سنجار تیسرا بیٹا ملک شاہ کا بروقت مرنے اپنے باپ کے حکومت خراسان کی رکہتا تہا جہانسے اوسنے اپنی حکومت کو ایکطرف جیحون اور دوسری طرف سیحون تک زیادہ کیا — بہرام شاہ بادشاہ لاہور کا اور علاء الدین برباد کرنے والا غزنی کا ایک بعد دوسرے کے اوسکے خراج گذار ہوسے

اور سلطنت خراسان کی اوسکے اول خدمت گار کو بخشی گئی — بسبب مرنے
اوسکے بہائیون سے اور فتح کرنے اپنے بھتیجون سے سلطنت ایران اور عراق
کی جو کہ بروقت مرنے ملک شاہ کے علیحدہ ہو گئی تہی اوسکے تحت حکومت مین
آئی لیکن بعد ایک سلطنت مدید کے جسمین ہمیشہ وہ کامیاب رہا آخر کو وہ بدنصیبی
سے بیچ نہایت زبون مکروہات زمانہ کے گرفتار ہوا — یہہ بادشاہ بارادہ
حملہ کرنے کے اوپر بادشاہ کرا کہتیا کے تاتار مین گیا اور وہان شکست فاحشہ
کہائی جسمین تمام اوسکی فوج ماری گئی اور اوسکا کنبا اسیر ہوا اور اوسکا اسباب
لٹ گیا اور صرف بادشاہ ہمراہ دو چار رفیقون کے نکل گیا — تہوڑے
دنون بعد اسکے اوسنے کوچ کیا طرف ترکمان کے قوم غز کے جسنے چار لاکہ
بہیڑ جو وہ بطور خراج کے دیا کرتی تہی روک رکہی تہین اور یہان وہ شکست کہا کر
قید ہوا — لوگون نے اول اوسکا بہت ادب کیا لیکن آخر کو اوسنے ایسی
تکلیفین اور بے عزتیان سہین جنکے بے رحم آدمی مرتکب ہو سکتے ہین —
چار برس تک یعنے جب تک وہ قید رہا اوسکی پیاری سلطانہ نے حکمرانی
کی لیکن جاہل ترکمانون نے تمام خراسان کو لوٹا اور ویران کر دیا اور جب
بعد مرنے اپنی سلطانہ کے وہ قید سے بہاگا تو اوسنے اپنے ملک کو
ایسا ویران پایا کہ اوسکا غم اوسکے دلسے مرتے دم تک نہ گیا — یہہ بادشاہ
بیچ عمر تہتر برس کی مر گیا اور بعد اپنے نام رحم دلی اور منصفی اور شجاعت
اور عالی ہمتی کا چہوڑا

چالیس برس تک بعد مرنے اس بادشاہ کے ایران مین بیچ خاندان سلجوق
کے فتنہ اور فساد برپا رہا — اخیر آدمی اس خاندان کا یعنے طغرل سوم

سیوم تمام دعویداروں پر غالب آیا اور ہر قسم کی زیادتی کرنے لگا اور آخر کو ہاتھ سے بادشاہ خوارزم کے بیچ سنہ ۱۱۹۳ع کے مارا گیا اور اس بادشاہ پر بعد ایکسو اٹھاون ۱۵۸ برس کے خاندان سلجوق کا ختم ہوا — بعد بادشاہ خوارزم کے جو طغرل پر فتحیاب ہوا تھا اوسکا بیٹا محمد تخت نشین ہوا جسکی سلطنت ابتدا مین شان اور ترقی پر تھی لیکن اوسکا طالع روبرو طالع چنگیز خان کے جو قاتل خاندان انسان کا تھا پست ہو گیا بعد شکست اوٹھانے اور لٹنے ملک اور اسیر ہونے بیٹے کے یہہ بادشاہ بیچ حسرت کے ایک چھوٹے جزیرہ مین بحر روس کے نزدیک استراباد کے مر گیا — وقت تنزل خاندان سلجوق سے تا وقت آنے ایران کے بیچ قبضہ ہلاکو خان بیٹے (پوتا) چنگیز خان کے یعنی سو برس سے زیادہ تک یہہ ملک بسبب فتوحات بہت سے چھوٹے بادشاہوں یا حاکموں کے جو کہ عطابیک کہلاتے تھے اور جنہوں نے بسبب ضعف آخر زمانہ کے بادشاہان خاندان سلجوق کے اوپر نہایت زرخیز اضلاعوں کے قبضہ حاصل کیا تھا ایران نہایت مصیبت مین رہا — بہت سے ان خاندانوں نے حاصل کی ایسی شہرت جو کہ ابتک قایم ہے اون اضلاع مین جنپر وہ حکمرانی کرتے تھے لیکن تاتاریوں نے بسر کردگی چنگیز خان کے ان سب کو تسخیر کیا — نہایت مشہور ان چھوٹے خاندانوں مین سے وہ خاندان تھا جو دو سو برس تک الہ موت مین قایم رہا اور جسنے بسبب حاصل کرنے محبت اپنے ہمراہیونکی بیچ دلون بادشاہوں کے خوف ڈالا اور سلطنت کو ساتھ خوف اور ہراس کے بھر دیا — حسن صباح پہلا سردار اس خاندان کا جس سے اوسکے فرقہ نے حاصل کیا نام حسینی کا ہم مکتب تھا نظام الملک کا حسن سے اور ایک رفیق

سے اوسنے اقرار کیا تہا حصہ کرنے دولت کا اگر کوئی اونمین سے درجہ اعلی کو پہنچے — نظام الملک نے اپنے اقرار کو یاد رکہا اور حسن عصابردار الپ ارسلان کا ہوا — لیکن اوسکی بلند نظری نے درجہ بدرجہ کی ترقی پر قناعت نہ کی — بعد بیفائدہ کوشش کے بیخ اوکہاڑنے اور برباد کرنے اپنے دوست کے حسن رے کو چلا گیا اور وہان سے شام کو جہان اوسنے ملازمت اور مذہب ایک اسمعیلو ن کے سردار کا اختیار کیا — بعد تہوڑے دنون کے وہ چہپ کر ایران مین آیا اور اوپر الہ موت کے ایک قلعہ کے قابض ہوکر اوسنے نزدیک کا زون کے لوٹ مار گرد نواح کے ملک مین شروع کی — یہان اوسکو ملک شاہ کی فوج نے گہیر لیا لیکن اسنے حملہ کرکے اونکے محاصرہ کو اوٹہا دیا — اسی زمانہ مین نظام الملک معزول ہوا اور ایک شخص نے حسن کے متوسلون مین سے نظام الملک کو قتل کیا — آخر کار بعد وفات ملک شاہ کے سلطان سنجار نے ارادہ منہدم کرنے بنیاد ان رہزنون کا کیا جنکی غارت گری نے ملک کو خوف زدہ کر دیا تہا — اوسنے طرف الہ موت کے تہوڑے ہی کوچ کئے تہے کہ ایکدن صبح کے وقت بروقت بیدار ہونے کے دیکہا کہ ایک خنجر زمین مین اوسکے سرہانے گڑا ہی اور اوسپر ایک پرچہ کاغذ کا لگا ہوا ہے جسپر لکہا ہے کہ خبردار رہو — یہہ جنگی بادشاہ کانپ اوٹہا اور حملہ کرنے کے ارادہ سے باز آیا — حسن کے معتقدون اور رفیقو نکو اوس سے اسقدر ارادت ہی کہ بیان سے باہر ہے چنانچہ ایک اور نظیر اونکی اعتقاد کی لکہی جاتی ہے — جب کہ ایلچی ملک شاہ کا الہ موت پر آیا حسن نے اپنے متوسلون مین سے ایک کو حکم دیا کہ

کہ اپنے خنجر مارلے اور دوسرے کو کہ اپنے تئین پہاڑ سے نیچے گرادے — یہ دونو حکم فوراً بجالائے گی — چلاجا یہان سے کہا اوسنے متحیر ایلچی کو اور بیان کرا پنے آقا سے خصلت میرے معتقدون کی — کوئی جبر سوا مذہبی تعصب کے لوگون کے دلمین اعتقاد نسبت اپنے سردار کے مثل اعتقاد مرقومہ بالا کے پیدا نہین کرسکتے اور قدرت جو حسن کو اپنے مریدون کے دلپر حاصل ہوئی اوسکا باعث یہہ تہا کہ معلم فرقہ صوفیہ کے لوگون کو تعلیم کرتے ہہے کہ اپنے ہادی پر اعتماد کلی رکہنا چاہئے

مسائل دینی جو حسن نے سکہلائے وہ بموجب قرآن اور مذہب صوفیہ کے تہے — اپنے تئین ہیچ سمجہنا اور پرہیزگار رہنا اوسنے اپنے معتقدونکو تلقین کیا تہا اور جو کوئی برخلاف کسی قاعدہ مقررہ کے کوئی بات عمل مین لاتا تہا وہ مستوجب سزائے شدید کا ہوتا تہا اور کامل معتقدونکوا قرار بہشت کا تہا

حسن صباح نے سوا الہموت کے اور بہی قلعے لے لئے — قلعہ رودبار کا نزدیک گازون کے الہموت سے دوسرے درجہ کا تہا — ہیچ اپنے چلن کے اوسنے مکر سے نہایت سادگی برتی اور صرف لقب شیخ الجبل پر راضی رہا — بروقت مرنے حسن کے اوسکا بیٹا کیا بزرگ امید اوسکا جانشین ہوا اور اوسنے فوج جرار کو واسطے تسخیر اوسکے قلعہ رودبار کے بہیجی گئی تہی شکست دی اور سلطان سے جسکو وہ نہین مانتا تہا صلح مانند ہمسر کے کی اوسکے ایلچی کی بہی ہیچ دربار بادشاہ کے اصفہان مین بہت تعظیم اور تکریم ہوئی لیکن شہر کے لوگون نے باغوائے ملاؤن کے جو حسن کے طریق کے لوگونکو بسبب اونکے کفر کے بہت برا جانتے تہے اس بدنصیب ایلچی کے

گہر جاکر اوسکو قتل کیا — اس سبب سے عزم بادشاہ نے فوراً پاس کیا کے پیغام
بہیجا کہ مین اس قتل مین ہرگز شامل نہین ہون لیکن کیا نے چاہا کہ مجرمون کو میرے
حوالے کردو — جب کہ بادشاہ اس درخواست پر راضی نہوا اوسنے چند
اپنے معتقدونکو کازون کو روانہ کیا جو بہیس مین بیچ شہر مذکور کے داخل ہوکر اور
بڑے حاکم اور چار سو باشندونکو قتل کرکے غنیمت بے شمار لے گئے —
بسبب اس زیادتی کے لڑائی پہر درمیان کیا اور سلطان محمد کے اوٹہی اور تا وقت
فوت ہونے بادشاہ کے تمام نہوئے — بعد مرنے سلطان کے کیا نے
صرف بادشاہی فوج ہی کو شکست نہین دی بلکہ ضلع گیلان کا بہی تسخیر کیا اور اوسکے
حاکم کو گرفتار کرکے قتل کیا

کیا قریب رودبار کے مرگیا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا محمد اوسکا جانشین ہوا
لیکن اوسنے درجہ اپنی امامت کا اپنی رضامندی سے حسین ابن نصر کو جو کہ ایک
شاہزادہ نسل اسمعیل سے تہا سپرد کیا — کشت و خون اس قوم کے ہاتہ
سے اب اور بہی زیادہ ہونے لگا جو شخص دشمن معلوم ہوا وہ ہاتہ سے ایک
قاتل کے مارا گیا — خلیفہ مرشد بغداد مین مارا گیا اور ایک اور خلیفہ رشید
باللہ حالت بیماری مین اس سبب سے مارا گیا کہ اوسنے اس قوم کو بدلہ لینے
کی دہمکی دی تہی — پچاس ہزار سے زیادہ آدمی بسبب ہونے رکن اس
شیطانی طریقہ کے مشیخت جتائی تہی — ایران کے علماؤن نے واسطے
منہدم کرنے بنیاد ان کافرون کے شور و غل اوٹہا رکہا تہا لیکن سلطان سنجر نے
جسے ایک دفعہ دہمکی مل گئی تہی صرف اپنا ایلچی رودبار مین واسطے دریافت
کرنے مذہب اس فرقہ کے بہیجا اور اوسنے بہانہ کیا کہ میرے درباب

درباب ان کے مذہب کے خاطر جمع ہوگئی ہے — حسن ابن نصر نے بسبب عیاشی کے اپنے تئین حقیر کردیا اور اسکے رشتہ دارون نے اوسکو قتل کرکے اوسکے بیٹے علاؤالدین محمد کو اوسکا جانشین کیا — بعد کامیاب سلطنت چھیالیس[۴۶] برس کے اوپر اسمعیلون کے اس حاکم کی جگہ اوسکا بیٹا جلال الدین حسین ہوا اور رحم دلی اور فیاضی اُسکے مزاج کی بہت مشہور ہے — اسنے گرد نواح کے سردارون سے دوستی بخوبی پیدا کی بلکہ خلیفہ بغداد نے بھی اپنے تعصب سے دست بردار ہوکر اس بادشاہ کے ایلچی کی بہت تکریم کی — جلال الدین صرف حاکم عراق سے لڑا اور لڑائی ابتدا ہی مین بسبب موت حاکم مذکور کے موقوف ہوگئی — فتوحات چنگیزخان کی اسی زمانہ مین شروع ہوئین اور ایک ایلچی الموت سے ماوراء النہر کو واسطے حاصل کرنے مہربانی چنگیزخان کے گیا — جلال الدین دوسرے سال مرگیا اور اوسکے بعد ایک دس برس کا لڑکا اوسکا جانشین ہوا جسنے زیادہ چالیس برس سے حکمرانی کی اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا قہرشاہ یا رکن الدین پچھلا حاکم اس خاندان کا ہوا — بعد کم زور اور بے فایدہ کوشش کے وہ آخرکار ہلاکو خان سے مغلوب ہوا جسنے اسکو اسیر کیا اور تمام اوسکے مضبوط قلعے جو کہ قریب سو کے تھے منہدم اور بارہ ہزار اسمعیلون سے زیادہ قتل کئے اور اس سبب سے اوسنے عوض دیا ایرانیونکو اون مصیبتونکا جو کہ بسبب اوسکے یورش کے اونہون نے سہین تھین — بیچ سنہ ۱۲۲۶ع کے بروقت مرنے چنگیزخان کے ملک ایران خراسان اور کابل کا چنگیزخان کی تقسیم کے بموجب بیچ حصہ تلی خان اوسکے چوتھے بیٹے کے آیا — یہہ بادشاہ صرف تین برس بعد اپنے باپ کے جیا اور اوسکے بعد اوسکا

بیٹا ہلاکو خان بادشاہ ہوا جسنے تخت پر بیٹھتے ہی شیخ الجبل اور اوسکے ہمراہیون کو
پامال کیا — ہلاکو خان ہمراہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوارون کے سوا ایک
ہزار جتنے چین کے کاریگرون اور گل نباسنے والون کے ایران مین داخل ہوا
— بعد لوٹنے تمام ایران کے ہلاکو خان طرف بغداد کے بڑھا —
بدنصیب خلیفہ مستعصم نے بسبب فریب دغاباز وزیر کے صرف بد دعا پر اعتبار
کر کے ترقی اس خونخوار جنگجو کی جو اس خلیفہ اور اوسکے مذہب کو دونو کو
حقیر جانتا تھا روکنی چاہی — بسبب تسخیر بغداد کے اور قتل اوسکے بہت
سے باشندون کے اور خود خلیفہ اور اوسکے ایک پوتے بیٹے کے اور تسخیر باقی
رہی ہوئی ایران اور الجزیرہ اور شام کے تمام جو واردداتین صرف ایک سال
مین ہوئین سلطنت عرب کے خلفا خاندان عباس کی چنگیز خان کے پوتے پر
مقرر ہوئی

بعد حاصل کرنے ان فتوحات
کے ہلاکو خان نے اپنا دربار بیچ مرغہ کے جو آذربائیجان مین واقع ہے
مقرر کیا — یہ جگہ دلکش قریب آبگیر ارمیا کے واقع ہے —
واضح ہوتا ہے کہ یہان اوسنے اپنی باقی زندگی مانند ایک بڑے قابل اور
عظیم الشان بادشاہ کے صرف کی — دانا اور نجومی ہر ایک طرف سے
اوسکے ملک کے اوسکے دربار مین جمع ہوئے اور باہتمام اوسکے پیارے
نصیر الدین کے اونہون نے بیچ بنانے علمی کامون کے کوشش کی —
چوٹی ایک بیچ پہاڑ کے برابر کی گئی اور اوسپر ایک رصدگاہ بنائی گئی
جسکی بنیاد اب بھی باقی ہے اور مسافرونکو دکھلائی جاتی ہے اس جا مین
نقشہ علم ہیئت کے بنائے جو بنام زیچون ایلخانی بہت مشہور ہین ہلاکو مراغہ مین مر گیا اور

اور بیچ سنہ ۱۲۶۵ع کے اوسکا بیٹا ابکہ خان بادشاہ ہوا اور اُس بادشاہ مین
سوا شجاعت اور دانائی کے نیک چلنی اور انصاف اور رحم دلی بہی تہی —
وہ مکایل پلیولوگس یعنے شہنشاہ استنبول کے بیٹی کو جوکہ اوسکے باپ کے گہر
تہے اور جو بعد مرنے ہلاکو کے مراغہ مین پہنچے اپنے عقد نکاح مین لایا — اُس
باعث سے اور بسبب دوستی کرنے کے بادشاہون یورپ سے جس زمانہ
مین کہ وہ حاکم شام اور مصر سے لڑتا تہا یہہ لوگونکی رائے ہوگئی تہی کہ یہہ بادشاہ
عیسائی ہوگیا — لیکن سر جان مالکم صاحب لکہتے ہین کہ اوسکے عیسائی ہونے
کی کوئی کافی شہادت نہین ہے — لیکن یہہ یقین کیا گیا ہی کہ اوسکا بہائی
مسمی نیک کردار جو اوسکے بعد بادشاہ ہوا لڑکپن مین بنام نکلس کے
عیسائی کیا گیا تہا — تمام فارسی کے تاریخ نویس متفق اللفظ ابکہ خان کی
تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسکا بڑا مطلب بیچ آباد کرنے اور حالت
اصلی پر لانے ملک کے تہا جوکہ بسبب ظلم اور زیادتی اوسکے باپ کی فوج کے
ویران ہوگیا تہا — اسکی سلطنت پر تاتاریون نے دو بڑی یورشین کین
ایک بسر کردگی بارکہ خان کی جوکہ اولاد چغتہ سے تہا اور جو میدان کب شاک
سے جارجیہ مین چلا آیا تہا لیکن اوپر کنارون دریائے سائرس کے مرگیا
اور دوسرے بسر کردگی براق اغلان کی جوکہ نسل مذکور سے تہا اور جسنے
خراسان پر ساتہہ بہت سی فوج کے تاخت کی لیکن وہ ابکہ خان سے قریب
ہرات کے شکست کہاکر بہاگا

نیک کردار کو جس وقت کہ مغلون نے بروقت مرنے اوسکے بہائی کے
بیچ سنہ ۱۲۸۱ع کے بادشاہ کیا اوسیوقت اوسنے مذہب عیسائی کو

راہنما

... نام احمد خان رکہا بلکہ اون لوگونکو جنکا کہ اوسنے مذہب ترک کیا تہا بہت تکلیف
دینے لگا ـــ اوسنے صرف اوپر مسمار کرنے عیسائیونکے عبادت خانون ہی
کی قناعت نہین کی بلکہ ہرایک عیسائی کو اپنے ملک سے جلاوطن کردیا ـــ
سرداران مغلیہ جوکہ مسلمانونکو دل سے ناپسند کرتے تہے اپنے بادشاہ کی اس
حرکت سے نہایت خفا ہوئے اور نالش اس امر کا پاس قبلہ خان شہنشاہ تاتار کے
جوکہ چنگیز خان کے پوتے کا بیٹا تہا اور جسکو سب سردار خاندان کا مانتے
تہے لیگئے مگر انجام یہہ ہوا کہ ارغون خان ابکہ خان کے بیٹے نے اپنے
چچا کی سلطنت اور جان لی اور شہنشاہ تاتار نے اوسکو بادشاہ ایران اور
عرب اور شام کا مانا ـــ اوسکے وزیر سعد الدولہ جوکہ یہودی تہا ایران مین
عیسائیونکا محافظ رہا اور اونکی ترقی کی اور مسلمانونکو بڑی بڑی خدمات سے
موقوف کیا ـــ بیشک یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اوسنے اسقدر زیادتی کی کہ کسی
مسلمان کو دربار مین نہین آنے دیتا تہا ـــ اس زمانہ مین نکلس چہارم پوپ
روم کا ایلچی بہیجا کرتا تہا باظہار اپنے احسان مندی کے عوض مین اوس
مہربانی کے جوکہ یہہ بادشاہ نسبت عیسائیونکے مرعی رکہتا تہا اور مسلمان
خوف سے کانپتے تہے کہ کہین مکہ عبادت خانہ عیسائیونکا نہو جاوے
ـــ لیکن ارغوان کی موت نے عیسائیونکی امیدونکو اور مسلمانون کی
خوف کو کہو دیا اور سعد الدولہ بجرم دعم انکلینے بادشاہ کے قتل ہوا
بیچ سلطنت اس بادشاہ کے بہائی کیخاتو کے جسکے بادشاہت چیندروزہ
اور بیلے شان ہوئی ایک عجیب ارادہ پورا کرنے نقصان کا جو سبب
بادشاہ کی فضول خرچی کے ہوا تہا بذریعہ جاری کرنے کاغذ کے روپیہ

روپیہ کے کیا گیا تہا - اس قسم کے سکّے یعنے بنک نوٹ مینے ساٹہہ برس سے
چین مین بہی رواج پایا تہا - بیچ ۱۲۹۴ع کے ایران مین بہی یہہ سکہ بطور
آزمایش کے جاری ہوا لیکن نتیجہ اسکا مضر پڑا - تیسرے دن لوگون نے
اس تدبیر کے بانی کو قتل کیا اور تمام لوگ بادشاہ سے بسبب اس ظلم کے
بدبر ہوگئے اور تہوڑے ہی دنون کے بعد اوسکے ناراض امیرون نے اوسے
درجہ بادشاہت سے معزول کرکے قتل کیا - بعد اسکے بیدو خان پوتا
ہلاکو کا تخت پر بٹھایا گیا لیکن اسنے بہی وہ جاری نہہ بادشاہت کی کیونکہ غزن خان ارغو خان کے بیٹے نے اوسے معزول
کرکے قتل کیا - اس عقلمند بادشاہزادے نے تخت سے انکار کیا تا وقتیکہ امیرون نے بیچ ایک ضیافت کے اوس بادشاہ
ہونے کا اقبال کرایا اور اوسکے اونسے اقرار کیا کہ جو خرابیان پچھلے بادشاہون
کی سلطنت مین واقع ہوئی ہین اون سب کا مین انتظام کرونگا - عہد
ہلاکو سے بیچ حکومت ملک کے بہ نسبت بادشاہ کے طاقتدار امیرون کو
زیادہ تر اختیار رہا تہا - غزن خان نے قانون چنگیز خان ہی کے جو کہ عمل
درآمد مین نہین رہے تہے جاری نہین کئے بلکہ ایک اور قانون کی کتاب متضمن
ملکی اور مالی انتظام کے اور تقسیم اراضی کے واسطے پرورش فوج اور انتظام
چوکیون اور کاروان سرا اور انسداد رہزنی اور تقرر چلن سکہ اور سنگ وزن
وغیرہ کے تیار کئے - قانون غزن خان کے جن تمام کی نقل فارسی کی
منتخب تاریخون مین موجود ہے بیچ عہدہ آیندہ کے بادشاہون کے
بہی جاری ہوئے اور واسطے بہبودی ملک کے نہایت موزون تہے
- پیشتر از تخت نشینی کے یہہ بادشاہ مانند اپنے تاتاری بزرگون کے
عیسائی مذہب مین تہا مگر بروقت حاصل کرنے تاج تخت کے اوسنے

اوس مذہب کو چہوڑ دیا اور اوسنے اور ایک لاکہہ اسکے ہمراہیون سنے مذہب اسلام
ماہ جون سنہ ۱۲۶۵ مین اختیار کیا — اوسنے یہہ حکم دیا کہ آیندہ کو نام خاقان تاتار کا ۶۱۱
سکہ مین مرتسم نہو — یہہ بات کرنی گویا کہ خاقان تاتار سے منحرف ہونا تہا
اسی باعث سے تاتاریون نے خراسان پر حملہ کیا مگر انہون سنے شکست کہائی
— بڑی لڑائیان یہہ بادشاہ بادشاہون مصر سے لڑا جو اوس زمانہ مین بر
خلاف تمام عیسائی مذہب کے بادشاہون کے حامی اسلام کے مذہب کے
تہے اور اوسنے بادشاہان فرنگستان سے استعانت طلب کی — شام تہی
جگہ لڑائی کے درمیان غزن خان اور سلطان مصر کے ابتدا مین غزن خان فتحیاب
ہوا لیکن آخر کو اوسنے شکست فاحشہ کہائی اور بسبب اسی غم کے سنہ ۱۳۰۴
مین بیچ شہر شام غزن کے جسے اوسنے قریب رے کے بنایا تہا مر گیا
— یہہ بادشاہ کوتاہ قد اور بد صورت تہا لیکن اوسکے دلمین نیکیان
بہری ہوئی تہین — ایک عیسائی پادری جو اوسکے دربار مین مدت تک رہا
بعد بیان کرنے ایک لڑائی کے جسمین اس بادشاہ نے نہایت عزم اور دلیری
ظاہر کی لکہا ہے کہ مین حیران ہون کہ کیونکر اتنی خوبیان پستہ قد اور بد شکل
صورت مین ہو سکتی ہین — طور اس بادشاہ کے مانند سپاہی رئیس
کے تہے لیکن یہہ نہین معلوم کہ اوسنے خصلت اوس بادشاہ کی بیچ کتاب
ذو فنون کے پڑہی تہی یا نہین — بعد غزن خان کے اوسکا بہائی سلطان
محمد خدابندہ بادشاہ ہوا اور واضح ہوتا ہے کہ یہہ بادشاہ بہت منصف ۶۶
تہا — یہہ ایران کا پہلا بادشاہ تہا جسنے مذہب امامیہ اختیار کیا
اور تمام سکے جو کہ اوسنے جاری کئے اونپر نام بارہ امامون کے تہے

تہے — اوسنے شہر سلطانیہ بنا کر کے اوسکو اپنا دار السلطنت مقرر کیا اور شہر مذکور بیچ عہدون چند اور بادشاہون کے بہی جوکہ اوسکے بعد ہوئے دار الخلافتہ ہی رہا — بعد محمد خدابندہ کے اوسکا بیٹا ابوسعید بہادر بارہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا درمیان جسکی خوردسالی کے ملک مین پہر بسبب تنازعہ امیرون کے بی انتظامی ہوئی — بیچ سنہ ۱۳۳۵ع کے یہہ بادشاہ بیچ ضلع شیروان کے جسکی آب وہوا بری تہی اور جہان وہ واسطے فرو کرنے سرکشی تاتاریون کاب بشتاب کے گیا تہا عارضہ بخار سے مرگیا اور اس بادشاہ کی سلطنت مین کوئی واردات عظیم نہین ہوئی — ہلاکو کے خاندان کے بادشاہوںمین سے اس بادشاہ تک کچہہ رعب سلطنت کا رہا — بادشاہ جوکہ بعد ابوسعید کے ہوئے اونکو سردارون نے بموجب اپنے غرض آمیز رائے کے تخت نشین اور معزول کیا — حسین بزرگ ارغوان خان کے بیٹے نے بغداد پر تصرف کر کے اپنی حکومت علیحدہ بنالی جوکہ اوسکے پوتے
۱۴۰۱ ع ۸۰۳ احمد پر ختم ہوئی کیونکہ وہ تاب مقابلہ تیمور کی نہ لاکر بغداد سے بہاگا اور بعد وفات تیمور کے بیچ ارادہ پہر حاصل کرنے اپنے ملک کے ترکمان کے ایک سردار کے ہاتہہ سے مارا گیا — بعد انتقال محمد خدابندہ کے ایک سردار نے جسکا نام مبارز الدین محمد تہا ضلع فارس پر تصرف کیا اور اپنا لقب المظفر رکہا — تاریخ سے اس چہوٹے خاندان کی جسکو اسّی برس تک اقتدار رہا سوا بیان قتل اور چہوٹی لڑائیون کے کچہہ اور نہین واضح ہوتا — اس سلطنت نے شاہ منصور پر جوکہ بیچ لڑائی بادشاہ تاتار کے مارا گیا اختتام پایا — خواجہ حافظ اس شیراز مین

تہا جب کہ شہر مذکور تیمور نے لیا اور خواجہ موصوف سے بہت مہربانی سے پیش آیا — بعد مرنے محمد خدابندہ کے ایران کے ہر ایک ضلع پر سوا دو چار کے کسی کسی طاقتور سردار نے اپنا تصرف کرلیا — اس پریشان حیثیت مین تیمور نے جسکی مانند شجاع تاتار مین اس زمانہ تک نہین پیدا ہوا تہا ایران کو بہ آسانی فتح کرلیا

امیر تیمور ملقب بہ لنگ جسکو غلطی سے بعضے تمرلین کہتے ہین شہر سبز مین بیچ ضلع کیش کے ۱۳۳۶ء مین پیدا ہوا تہا — اوسکا باپ قوم برلس کا سردار تہا اور خان تاتار کی متابعت کرتا تہا اور ایک شخص اوسکے ابا و اجداد مین سے چغتہ بیٹے چنگیز خان کا وزیر تہا — بے انتظامی جو کہ ملک مین بسبب نہونے وارث چغتہ کے ہوئی اوسکے سبب سے اوسے ظاہر کرنی اپنی چالاکی اور بلند نظری کا جو اوسکے دل مین بہری ہوئی تہی قابو ہوا — تغلق تیمور خان سردار بدخشان کاشغر کے نے ماوراء النہر کا بطور وارث کے دعوے کیا اس دلیل سے کہ خاندان چنگیز خان سے میرا رشتہ ہے اور اوس ضلع مین بہت سی فوج لیکر داخل ہوا — بوقت اوسکے قریب آنے کے حاجی برلس حاکم کیش کا جو کہ تیمور کا چچا تہا طرف خراسان کی بہاگ گیا لیکن مدبر بہتیجے نے اپنے تئین اوپر رحم دل حاکم کے سونپا اور اوسکی جلدو مین حکومت اپنے ضلع موروثی کی پائی لیکن تہوڑے سے ہی دنونمین تیمور اطاعت سے منحرف ہوگیا اور آخر کو بسبب بہاگنے کے جان بر ہوا — کئی سال تیمور معرض خطر مین آوارہ پہرتا رہا اور کبہی اوسکے پاس سو ہمراہیون سے زیادہ نہوسے بلکہ اکثر اکیلا بہی رہا لیکن چونکہ سردار

سردار ایک قوم کا تہا اوسکے پوشیدہ دوست اور طرفدار بہی تہے اور یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ تیمور نے اس حالت مین بہی امید فتح کی منقطع نہین کی ــ بعد مرنے تغلق خان کے کتنے ہی دوست تیمور کے کنبے کے اوسکے شامل ہوئے اور آخر کو اسقدر ہو گئے کہ وہ بیچ بچانے اپنے ملک کے دشمن کا مقابلہ کر سکتے تہے ــ تغلق کے بیٹے نے آخر کار عاری آکر اپنے ملک کو مراجعت کی اور تیمور نے بعد شکست دینے اور قتل کرنے طاقتدار رقیب امیر حسین کے تسلط ماوراء النہر پر حاصل کیا

گیارہ برس تک بعد حاصل کرنے اس اوج کے یعنی سنہ ۱۳۶۹ع سے سنہ ۱۳۸۰ع تک تیمور کو بیچ انتظام کرنے اپنے ملک کے اور فتح کرنے کاشغر اور خوارزم کے کام رہا ــ بعد اسکے اوسنے قصد مہم خراسان کا کیا جسکی لوگون نے تہوڑے ہی دنون مین اوسکی متابعت قبول کی باوجود اسکے بہی تیمور نے ہرات اور اور شہرون کے لوگون سے جو ضلع مذکور مین واقع ہین اسقدر روپیہ بطور مدد کے لیا کہ باشندے فقیر ہو گئے ــ بعد اسکے قندہار اور کابل کے لوگون نے متابعت قبول کی اور سیستان اور مازندران کو اوسکی تاتار کی فوج نے ویران کیا ــ باوجود قبول کرنے مطابعت کے بہی بدنصیب باشندون کی لوٹ اور قتل سے عقب گذاری نہین ہوتی تہی ــ جب کہ تیمور کی فوج نے سیستان اور مازندران کو بالکل تسخیر کر لیا تیمور نے بیچ سنہ ۱۳۸۴ع کے بسرکردگی ایک بیشمار فوج کے دریائے جیحون سے عبور کیا اور تمام ایران مین پہر کر ہلاکو کی اولاد ناخلف کو بہ آسانی زیر و زبر کیا ــ [illegible] لنہ اور مسمار کرنے دار الخلافت سلطانیہ کے اوسکے زر یا سے نے

اربگ زیس سے عبور کرکے جارجیہ کو ویران کیا اور بسبب سماجت کے خان شیجی اور ۱۲۲
حاکم شیروان کو اپنا مطیع قبول کیا — بعد اسکے تیمور اپنی فوج کو طرف ترکمانون
شہروین کے لے گیا اور بعد تسخیر کرنے شہر مذکور کے اوسکو لوٹا —
اسی زمانہ مین ایک نے اوسکے سردارونمین سے لارستان کے
حاکم کو جو بسبب لوٹنے ایک قافلہ حاجیون کے تمام ملک مسلمانون کے نظر مین
ملعون ہو گیا تہا فتح کیا — بعد اسکے تیمور نے شہر اصفہان کو جو اوس زمانہ
مین بادشاہ فارس کے زیر حکم تہا لیا — بروقت قریب آنے فوج
کے اصفہان کے لوگون نے شہر کے دروازے کہول دئے اور فتح کرنے
والا صرف بہت سا روپیہ ہی لینے پر قانع ہو کر اور قریب تین ہزار فوج تاتار
کے اوسمین چھوڑ کر چلا گیا — واضح ہوتا ہے کہ ایک ایسا اتفاق ہوا کہ
جسکے سبب لوگون کی حب الوطنی نے جوش کیا اور سب نے سرکشی کرکے
تمام تاتار کی فوج کو جو وہان تہی قتل کیا — بروقت سننے اس سانحہ کے
تیمور طیش مین آگیا اور باشندون نے جو جانتے تہے کہ ہمارے واسطے
کیا ہونے والا ہے مقابلہ کرنے مین جہانتک اون سے ہو سکا قصور نہ کیا
لیکن کچھہ پیش نہ چلی اور شہر ایک حملہ مین لے لیا گیا اور تیمور نے پاداش مین
اس سرکشی کے ستر ہزار سرونکا مینار چنوایا — بعد اس ہولناک
قتل کے تیمور شیراز کو گیا جسنے مع تمام فارس کے اوسکی متابعت قبول کی
— سردار یزد اور کرمان کے بہی واسطے قبول کرنے متابعت کے
دوڑے چلے آئے

تیمور ابہی حاکم بہی اضلاع مفتوحہ پر مقرر نہ کرنے پایا تہا کہ اوسکو واسطے

واسطے دفع کرنے یورش حاکم کلاب شاک کے اپنے ملک مین مراجعت کرنے کی
حاجت پڑی — پانچ برس بیچ تنبیہ اور تادیب ان مخالفون کے اور زیادہ
کرنے حدود ملک کے تاتار تک صرف ہوئے — اوسکی فوج کے ایک
نے دیوار چین تک کہلبلی ڈالدی تہی اور اوسی زمانہ مین دوسرے نے تمام
ملک دریائے ارتش تک فتح کیا اور تیسرے کنارہ ون دریائے والگہ تک
پہنچی — بیچ سنہ ۱۳۹۲ عیسوی کے براہ ماژندران تیمور پھر اپنی فوج کو ایران مین
لے گیا جہان کے سردار واسطے قبول کرنے متابعت کے بسرعت تمام حاضر
ہوئے — عیوضین تمام ملک کے پامالی اور بربادی کی اوسنے ایک کام کیا
یعنے اوس موقع پر ایک گروہ کو جو اپنے تئین فدوی کہتا تہا اور شمال مغربی
اضلاع ایران مین نہایت کشت و خون کیا کرتا تہا قتل کیا — یہہ لوگ
شاید فرقہ اسمعیلی مین سے تہے — بیچ شروع دوسرے سال کے
تیمور نے ایک حصہ اپنی فوج کا براہ آذربائیجان اور کردستان طرف بغداد کی
بہیجا اور آپ باقی فوج کو لیکر ضلع عراق سے طرف شہرون خورم آباد اور ششتر
کی گیا — قلعہ سفید پہاڑ پر بفاصلہ ۷۶ چہتر میل انگریزی کے شیراز کے شمال مایل مغرب کے
طرف تہا — اور وہ بسبب استحکام کے قابل تسخیر کے نہین معلوم دیتا تہا
اور اوسکا حیلہ سے فتح ہونا رستم کے ہاتہہ سے اس ایران کے پہلوان کے
بڑے کامون سے گنا جاتا تہا — لیکن تیمور نے اس مہم مین اس قلعہ کو
فتح کرکے طرف شیراز کی کوچ کیا — بیچ غیبت تیمور کے بہادر منصور
شاہ نے جو اپنے باپ کی جگہ اوپر حکومت فارس کے ہوا تہا بہت سا
ملک اپنے باپ کا پہر فتح کر لیا اور بیچ میدان شیراز کے بیچ تعداد

 بڑہ سنے تیمور کے آمادہ رہا ساتہہ جمعیت تین چار ہزار آزمودہ کار مسلح سواروں کے اوسنے دو دفعہ حملہ کر کے قلب تیمور کے لشکر کا توڑ دیا بلکہ تیمور بہی تلوار سے اس بہادر کے مرہی چکا تہا لیکن اوسکے خود نے اوسکو بچایا لیکن چونکہ منصور شاہ کے یمین و یسار کی فوج سنے اوسکی مدد کرنے مین جان فشانی نہ کی اس سبب سے وہ بہت سے دشمنون مین گہر گیا — منصور مارا گیا اور اوسکا سر فوراً نیزہ پر چڑہا دیا بمجرد جسکے دیکہنے کے فوج مین بہاگڑ پڑی اور تیمور بولا کہ ایران کے چیتے ہرن بن گئے — اس جگہ سے تیمور شیراز کو گیا جہان تمام مظفر کے خاندان کے بادشاہ زادون نے متابعت کی اور سب قتل کئے گئے

بعد اسکے تیمور اوپر سلطان احمد ایل خانی کے جو کہ ہلاکو کی اولاد مین سے تہا اور بغداد پر حکومت رکہتا تہا فوج لے گیا لیکن سلطان موصوف بر وقت قریب آنے فوج کے بہاگ گیا — بعد مطیع کرنے باشندون بغداد کے اوسنے قلعہ تکریل کا جو کہ بغداد اور موصل کے بیچ مین تہا محاصرہ کیا اس زمانہ مین یہہ قلعہ بیچ قبضہ حسن نامی ایک رہزن کے تہا جسکی غارت گری سے رعایا گرد نواح کی ملک کی بہت مخوف تہی — دیوارین قلعہ کی ایسی مستحکم تہین کہ ٹوٹنا اونکا ناممکن معلوم دیتا تہا مگر تیمور نے نقب لگوائی اور تہوڑے ہی دنون تک بہتر ہزار آدمی تیمور کی فوج کے دن رات کام کرتے رہے اور آخر کار بسبب نقب سے گرتے دیوار کے رستہ شہر مین داخل ہونے کا کر کے اندر گہس گئے اور حملہ کر کے شہر کو لے لیا اور حسن تمام اسکے ہمراہی مارے گئے

بعد اسکے

بعد اس بڑی فتح کے تاتاریون کی فوج اوپر تمام ایشیا مائی نر اور الجزیرہ اور
گرجستان اور جارجیہ کے پہیل گئی اور یہہ تمام ملک مفتوح ہوئے — بیچ
سنہ ۱۳۹۵ عیسوی کے تیمور پہر تاتار مین واسطے سزا دینے تختمش خان والی کاب
شاک کے جو کہ شروان پر یورش لایا تہا داخل ہوا — اب تیمور نے اوسکے
کے ملک مین اوسپر حملہ کرکے شکست دی اور اوسکی بادشاہت لے لی —
بعد دورہ کرنے کے بیچ کاب شاک کے تیمور بیچ ملک عوز خان والی روس کے
داخل ہوا اور موسکو تک چلا گیا جسکو اوسنے بیچ سنہ ۱۳۹۶ عیسوی کے لیا اور
لوٹا — دوسرے سال اوسنے استرکان کو پامال کیا اور جارجیہ اور سرکاشیا کو
لوٹا اور تمام مضبوط اون پہاڑی اضلاع کے قلعون کا مالک ہوگیا — بعد ان
فتوحات کے تیمور نے طرف سمرقند کی واسطے تیاری ایک نئی اور بڑی شاندار
فتح ہندوستان کے مراجعت کی

یہہ توقع نہین تہی کہ ہندوستان ہاتہ سے اس طاقت دار غارتگر کے بیچ رہے
— تیمور کے سردار اس زمانہ تک ملک افغانستان اور بہت سا گرا
ملتان کا فتح کرچکے تہے جب سنہ ۱۳۹۸ عیسوی مین تیمور بجمعیت بانوین ہزار سوار
کے ہندوستان مین خود داخل ہوا — پیش از پہنچنے فوج کے قریب دہلی
کے تیمور کے پاس لاکہہ اسیر جمع ہوگئے تہے اور اس خوف سے
کہ مبادا بسبب زیادتی اسیرون کے لڑائی مین دقت واقع ہو اوسنے
سنگدلی سے جسکی کوئی نظیر نہین ہے سب کے مار ڈالنے کا حکم دیا
— دہلی تہوڑے ہی دنون کے محاصرہ مین فتح ہوگئے اور شہر میرٹہہ کا
جو دہلی کے متصل ہے حملہ کرکے لیا گیا اور تمام بت پرستون کی

اوتاری گئی اور عورتین اور لڑکے اسیر ہوئے — یہان سے اوسنے واسطے
تسخیر کرنے تمام پہاڑی سردارون اوس جگہ کے جدہر سے گنگا آئی ہے
کوچ کیا — واضح ہوتا ہے کہ فتح ہندوستان کی ایک ہی دفعہ کی فوج کشی
مین پوری اور تمام ہوئی بعد جسکے تیمور نے طرف سمرقند کی مراجعت کی

اسس زمانہ مین کئی معزول سردارون اضلاع ایران اور جارجیہ کے نے
تیمور کو ہندوستان مین مصروف دیکہکر اپنے ارادے حاصل کرتے تہے —
ایک سال بیچ دوبارہ تسخیر کرنے جارجیہ کے صرف ہوا — بغداد نے ایک
اور دفعہ بدلا اسس بے رحم بادشاہ کا سہا — بعد اسکے تیمور طرف ترکستانیون
این اٹولیا کے پہرا — بیچ میدانون ابن گورہ کے ایک فیصلہ دار
لڑائی ہوئی جسمین سلطان بایزید نے اپنی بادشاہت اور ازادی کہوئی
— جس شہر کے باشندون نے تیمور کا مقابلہ کیا وہ قتل ہوئے
اور شہر جلا یا گیا — یہی حال شہر سمرنیہ پر گذرا جسپر تیمور بسبب
اسکے کثرت دولت کے جو لوگون نے بسبب یورپ کے سوداگری
کے جمع کی تہی یورش لے گیا تہا — جان مالکم صاحب لکہتے ہین
کہ یہان سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ مغل ترکستانیون پر بیچ فن لڑائی
کے بہت افضل ہیں کیونکہ انہون نے شہر مذکور کو پندرہ دن مین
لے لیا جسکو ساتہہ ایسے ہی سامان کے بایزید نے سات برس مین
لیا تہا — حکومت تیمور کی اب دریائے ارٹس اور دولگا سے خلیج
فارس تک اور کنارون گنگا سے لب بحر شام اور استنبول تک تہی
— لیکن تمام ہی نہین تہا — یونان کے شہنشاہ نے تیمور سے اقرار

اقرار ادا کرنے اوسے محصول کا کیا جو کہ اوسنے ترکستان کے بادشاہ سے
کیا تہا اور قسم مطیع رہنے کی کہا ہی ــ سلطان مصر کے سنے بسبب قبول
کرنے اوسکے خطبہ اور سکہ کے اقرار اوسکی بزرگی کا کیا اور الفریقہ والون
سنے نوشتر مرغ اور ایک کا وبلنگ بطور خراج کے اوسکو بہجا ــ اوپر
تخت سمرقند کے تیمور سنے ایلچیون مصر عرب ہندوستان تاتار روس اور چین
کے بادشاہونکی سماعت کی اور چین کے بادشاہ سنے ایک ایسا
عمدہ جوڑا بردکہ بہجا جسنے ایشیا کی کاریگری کو مات کیا ــ ساتہہ تہا جیت
بادشاہی شان کے اوسنے اپنے چہہ پوتون کی شادی کی اور دو مہینہ
تک نمود سابق کے خلفا کی دوبارہ زندہ ہوگئی اور بیچ ضیافتون اور
سامان عشرت کے اوس سے ترجیح لے گئے ــ بیچ کرنے ان
بڑی فتوحات کے تیمور کو مجبوراً برباد کرنا بہت سے مسلمانون کا ہوا تہا
اور اوسنے اب بیچ ستروین سال اپنی عمر کے ایک ایسی مہم اختیار
کرنی چاہی جسکے سبب سے اوسکے تمام گناہ پاک ہوجاتے یعنے
اوسنے ارادہ قتل کرنے بت پرستون چین کا کیا ــ نسل چنگیز خان کی
اوس سلطنت سے نکالی گئی تہی اور تیمور سنے بیچ دوبارہ فتح کرنے
اوس کے مسلمانون کی عزت سمجہی اور اوس امر کو ثواب جانا ــ
جب کہ تمام سرانجام کوچ کا ہوچکا اوسنے دریائے سیحون سے جس
وقت کہ وہ جما ہوا تہا ماہ مارچ سنہ ۱۴۰۵ع مین عبور کیا لیکن پیمانہ اوسکی
عمر کا اب لبریز ہوگیا تہا ــ بسبب بیماری کے وہ بیچ شہر اوترار
یا طرب کے جو کہ دو سو اٹہائیس میل کے فاصلہ پر سمرقند سے واقع

ا ہے ٹہر گیا اور یہان انسان کے اس برباد کرنے والے سے اوسکا ایسا
دشمن ملا جس سے نہ تو وہ بہاگ سکا اور نہ فتحمند ہو سکا یعنے مر گیا ــــ
سرجان مالکم صاحب نے درباب اوسکے چلن کے بغیر رُو رعایت کے
اسطرح لکہا ہے ــــ بیٔس برسکی عمر سے ستّر برسکی عمر تک بعضے ہی دن
گذرا جسمین یہہ بادشاہ بغیر خوف یا لڑائی کے رہا اور اوسکا تجربہ سپاہگری
مین اسقدر تہا کہ شاید کوئی آدمی جہان مین اوس سے سبقت لے گیا ہو
ــــ تیمور سپاہیون کے لئے بہت خوب بادشاہ تہا ــــ تیمور کا قول
ہے کہ سپاہی کا حق تلف کرنا نہین چاہئے اور جو سپاہی کہ بیچ خدمت
گذاری کے بڈہا ہو جاوے لازم ہے کہ اوسکا عہدہ اور تنخواہ جاری
رہے اسواسطے کہ یہہ اپنے ہمیشہ کی خوشی کو بیچتے ہین عوض مین فوت
ہو سنے والے عزت کے اور مستحق ہین انعام اور اکرام کے ــــ
ایسے سردار کو بیشک سپاہ جان سے چاہتی ہوگی اور جس صور تمین
کہ اوسکے پاس چہہ یا سات لاکہہ فوج تہی تو وہ اور لوگونکی رائے کی
پرواہ نہین کرتا تہا ــــ بڑا مطلب اس بادشاہ کا یہہ تہا کہ مین فتح
کرنے مین شہرہ آفاق ہوون اور ایک عمدہ شہر جلایا جاتا تہا یا
باشندے ایک ضلع کے قتل کئے جاتے تہے صرف اس خیال سے
کہ اورونکو خوف ہووے جسکے سبب سے آرزو اوسکے بلند نظری
کی پوری ہووے ــــ تیمور شرع کا بہت پابند تہا اور بیچ ادائے
نماز اور روزہ کے بہت مستعد اور متقیونکا نہایت ادب کرتا تہا
جنہونے عوضمین اس مہربانی کے اوسے یقین کروایا کہ خدانے ملک اور

ملک اور بادشاہ ہونیکا سبب ایسے نیکون کے تمکو عطا فرمایا ہے تیمور اگرچہ سپاہ گری مین یکتا تہا لیکن نہایت بڑے بادشاہوںین سے ہوا ہے وہ اگرچہ قابل اور بہادر اور فیاض تہا لیکن بلند نظر اور مبلے رحسیم اور ظالم بہی تہا — اپنی شان کے روبرو اور ونکی خانہ ویرانی کی اوسکو ذرہ بہی پروا: نہ تہی — بڑی عمارت تیمور کے طاقت کی بے بنیاد تہی اور صرف اوسی کے شہرت کے باعث سے قایم تہی — بعضے اضلاع اوسکے ملک کے اوسکی اولاد کے ہاتہہ لگے لیکن صرف ہندوستان ہی مین کوئی دن اونکی حکومت رہی — اس ملک مین ہم اب بہی ایک ضعیف نشان شان خاندان مغلیہ کا پاتے ہین یعنے انکی نسل مین سے اب بہی دہلی مین ایک بادشاہ تخت نشین ہے اور ہم دیکھتے ہین اوسمین تنزل انسان کی شان کا اور تعجب کرتے ہین کہ دو چار ہی صدیوںین اولاد تیمور کے کس درجہ کو پہنچ گئے ہے

تیمور نے پیر محمد جہانگیر اپنے پوتے کو اپنا جانشین کیا لیکن یہہ بادشاہزادہ بروقت فوت ہونے اپنے باپ کے قندہار مین تہا اور خلیل سلطان دوسرے پوتے نے جوکہ ہمراہ فوج کے تہا بمدد اکثر طاقتدار سرداروں کے قبضہ سمرقند کا حاصل کیا — ایک ملکی لڑائی پیدا ہوئی جو بعد قتل ہونے پیر محمد کے بسبب دغابازی اوسکے وزیر کی ختم ہوئی — خلیل نے بہی دیر تک مزہ اپنی اوج کا نہ اوٹہایا — یہہ بادشاہ عاشق تہا ایک حسین مسرف معشوقہ کا: ورخزانے جوکہ بسبب فتح کرنے نصف

جہان کے جمع ہوئے تھے واسطے خوش کرنے خود بینی اور بلند نظری اسکی عورت کی اس دیوانے عاشق نے برباد کئے حرم کی خاندانی بی بیان نفرت کرتی تھین اس کمینی اور بدچلن عورت سے جو کہ اون سے دوری مین پڑ گئی تہی آخرکار برخلاف بادشاہ اور اس عورت کے سازش ہوئی خلیل قید ہوکر کاشغر کو بہیجا گیا اور خوبصورت شادالملک پابجولان بیچ گلیون سمرقند کی روبرو مضحکہ کرنے والے اور خفا رعیت کی تشہیر کی گئی اور یہہ عجیب بات ہے کہ اس عورت اور بادشاہ کو مار نہین ڈالا بروقت خبر پانے اخراج اپنے بہتیجے کے سلطان شاہ رخ تیمور کا چوتہا پوتا جو کہ حکومت خراسان کی رکہتا تہا واسطے حاصل کرنے سلطنت کے بسرعت تمام آیا اور خلیل نے خوشی سے تخت سمرقند کا واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی معشوقہ اور ضلع خراسان کے چہوڑ دیا بروقت موت خلیل کے جو بعد تہوڑے ہی برسون کے واقع ہوئی شادالملک نے بہی اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا اور دونو عاشق معشوق ایک ہی قبر مین بیچ شہر رے کے دفن کئے گئے

شاہ رخ

رحم دل اور فیاض بادشاہ تہا اوسنے مانند اوکٹی نیک بخت بیٹے چنگیزخان کے بجائے تقلید اپنے باپ کے بیچ ویران کرنے ملک کے اوسکی بہبودی کی اوسنے فصیلین ہرات اور مرو کی دوبارہ بنوائین اور اوسکے ملک مین بہر رفاہیت ہوئی اوسکا دربار تہا بازگشت عالمون اور فاضلون کے اور ایک دلچسپ

دلچسپ حال لکہا ہے درباب آمدورفت ایلچیون اس بادشاہ اور شہنشاہ چین کے ـــ درمیان سلطنت اڑتیس ۳۸ برس کے یہہ بادشاہ صرف اپن اٹولیا کے ترکمانون سے لڑا جنہون نے قبضہ آذربائجان کا لے لیا تہا اور اونکا بہی بدلے لینے اوس ضلع کے درپے نہ ہوا ـــ اس بادشاہ نے سنہ ۱۴۴۶ عیسوی مین بیچ اکہتر برس کی عمر کے انتقال کیا اور الغ بیگ اونکا بیٹا اونکا جانشین ہوا ـــ یہہ بادشاہ زادہ بہی مانند اپنے باپ کی صلح کار اور عقلمند ہوا ـــ اوسنے تمام اپنے ملک کے نجومیون برمع کرکے زیچین تیار کروائین جو کہ اب بہی اس بادشاہ کے نام سے جانی گئی ہین سلطنت اس بادشاہ کی تہوڑے دنون رہی اور اخیر اوسکا بہت بمصیبت ناک ہوا یعنے اوسکے بیٹے عبد اللطیف نے اوسے شکست دیکر گرفتار اور قتل کیا لیکن اوسکی فوج نے اوسکو بہی چہہ ہی مہینہ مین مارا

بعد انتقال الغ بیگ کے اولاد تیمور مین درباب مختلف اضلاعون تقسیم کیے گئے سلطنت کے جہگڑا اوٹہا اور آخر کو وہ تمام ازبک اور ترکمانون سے مغلوب ہوئے

بابر پوتا شاہ رخ کا خراسان پر قابض ہوا اور بعد اوسکے انتقال کے ابوسعید تیمور کے پوتے کا بیٹا اور دادا مشہور محمد بابر شہنشاہ ہندوستان کا بادشاہ ہوا ـــ ابوسعید بیچ ایک مہم کے جو کہ اوسنے برخلاف ترکمانون کے کی تہی مارا گیا ـــ بعد اوسکی موت کے سلطان حسین مرزا جو کہ تیمور کی اولاد مین سے تہا سلطنت کا مالک ہوگیا اور سبب فتوحات کے جو کہ اوسنے اور دعویدارون اور دشمنون پر حاصل کی اوسکا

لقب غازی ہوا لیکن وہ شیبانی خان ازبک سے مغلوب ہوا اور اوسکے
بیٹے نے جو کہ ولیعہد تہا اور تیمور کی نسل مین سے ایران کا اخیر بادشاہ ہوا
تاب مقابلہ کی نہ لاکر اور ملک کو چھوڑ کر پناہ بیچ حمایت شاہ اسمٰعیل پہلے بادشاہ
خاندان صفوی کے لی اور استقامت تبریز مین قبول کی اور جب کہ سلیم سلطان
روم نے شہر مذکور کو فتح کیا حسین مرزا اسیر ہوا اور قسطنطنیہ مین مر گیا

جس بادشاہ سے کہ
سلطان ابوسعید کی برباد ہوئی وہ اعظم حسین یعنے قاسم سردار اون ترکمانون
کا تہا جنکے جہنڈے کی علامت سفید میش تہے اور جنہنے حکومت اوپر ڈہی آر
بکر کے حاصل کی تہی — زیادہ طاقت دار قوم ترکمان مین سے وہ تہی
جنکے جہنڈے کی علامت سیاہ میش تہی اور جنہون نے قبضہ آذربائیجان کا
حاصل کیا تہا اور اپنی عملداری اوپر جارجیا اور بعضے اضلاع عراق اور
فارس اور کرمان کے کر لے تہے — درمیان ان دونو بڑے خاندان
قوم ترکمان کے ایک دلی دشمنی رہتی تہی جو اخیر ہوئی بیچ شکست اور
بربادی خاندان جہان شاہ سرداراون ترکمانون کے جنکے جہنڈے
کی علامت سیاہ میش تہی — اعظم حسن بسبب اس فتح کے تمام ایران
کا مالک ہو گیا لیکن اوسکا عزم جہانگیری کا رد کا گیا تہا ساتہہ بڑی دانائی
محمد دویم شہنشاہ روم کے جس سے اوسنے شکست فاحش کہائی —
اوس سفیر سے جکو شہر وینس کے حاکم نے باستدعا مدد کے برخلاف
ترکستانیون کے بیچ دربار اعظم حسن کے بہیجا تہا یہہ ظاہر ہوتا ہے
کہ ہمراہ اعظم حسن کے اوس زمانہ مین پچاس ہزار سوار تہے —

— بعد سلطنت گیاران برس کے وہ بیچ عمر ستر برس کی مر گیا — اوسکے بیٹون اور پوتون اور بھتیجون مین درباب ملک کے تنازع ہوا جسکے سبب سے اونکی اپنی بربادی جلد ظہور مین آئی اور ایک خاندان بالکل مختلف قسم کا مقرر ہوا

شاہ اسمعیل جو تصور کیا جا سکتا ہے رہا کرنے والا ایران کا نواسہ تہا اعظم حسن کا — اوسکا باپ اولاد مین حضرت موسے کاظم ساتوین امام کے تہا اور اونکے خاندان مین مدت سے خداپرستی اور نیکی چلی آئی تہی اسی کے آبا اور اجداد مین سے جس شخص نے کہ پہلے شہرت نیکی کی حاصل کی تہی وہ شیخ صفی ؒالدین تہا جسکے نام سے حال کے بادشاہ ایران کے خاندان صفوی کے کہلاتے ہین — اوسکے بعد شیخ صدر الدین ہوا جسکی نیکی اور پاکدامنی کے سبب سے خود تیمور اوسکے گہر گیا — تیمور نے اس نیک بخت آدمی سے پوچہا کہ مین کونسی تمہاری خدمت بجالاؤن اوسنے جواب دیا کہ رہا کرو تم اون اسیرون کو جنکو روم سے لاتے ہو — تیمور نے اوسکی درخواست کو قبول کیا اور احسان مند قوم مین معتقد ہو گئین اس ولی کی جسکے سبب سے اونکو رہائی حاصل ہوئی — اونکی اولاد بہی مانتی رہی اوس احسان کو جو کہ اونکے آبا اور اجداد پر ہوا تہا اور مدد کی اس خداپرست آدمی کے بیٹے کی بیچ بادشاہ کرنے ایران کے — جنید دادا شاہ اسمعیل کا بعد اپنے باپ کے سجادہ نشین ہوا اور اوسکے اتنے لوگ معتقد تہے کہ جہان شاہ اون ترکمانون کا سردار جنکے جہنڈے کی علامت شاہ میش تہی مخوف ہو کر جنید کو

اردبل سے جلا وطن کردیا — یہان سے وہ ڈی آر بکرمین آیا جہان اعظم حسن نے اوسکی یہان تک خاطرداری کی کہ اپنی بہن کی اوس سے شادی کردے — جنید نے بیچ ایک جہگڑے کے ساتھہ حاکم شیروان کے جس ضلع کے لوگون کو وہ اپنا مطیع کرنا چاہتا تہا اپنی جان کہوئی — سلطان حیدر جنید کے بیٹے اور بہانجے اور داماد اعظم حسن کی نے بیچ عوض لینے موت اپنے باپ کی شکست کہائی اور حاکم شیروان سے اوسکو مروا ڈالا — اوسکی لاش کی عزت مانند ولیو نکے ہوئی اور قبر اس شہید کی جیسا کہ وہ تصور کیا گیا تہا اوسکے معتقدونکی زیارت گاہ ہوگئی اور بیچ بے انتظامی کے جو لسبب موت اعظم حسن کے واقع ہوئی تینون بیٹے حیدر کے کتنے ہی دنون اسیر رہے کیونکہ بادشاہ اون سے رشک کرتا تہا — وہ آخر کار قید سے بہاگ کر اردبل کو چلے گئے لیکن پیش از جمع کرسکنے کافی رفیقون کے علی بڑا بہائی مارا گیا دو بہائی جو بچے وہ گیلان کو بہاگ گئے جہان بجہلا بہی مرگیا

اسمعیل تیسرا بیٹا سلطان حیدر کا صرف چودہ برس کا تہا جب اوسنے بجمیعت اپنے رفیقون کے طرف بڑے دشمن اپنے خاندان یعنے بادشاہ شیروان کے کوچ کیا اور اوسے شکست دی — بسبب دوسری فتح کے اوپر ان ترکمانون کے جنکے جہنڈے کی علامت سفید میش تہے حاصل ہوئی اور جنکا سردار واسطے زیر کرنے اس مبارز لڑکے کے بڑہ آیا تہا اسمعیل مالک آذربایجان کا ہوگیا — دوسرے سال اوسنے طرف عراق کی کوچ کیا اور بیچ ایک لڑائی کے

کے جو کہ قریب ہمدان کے واقع ہوئی شاہ مراد کو جو کہ ترکمانون مین سے
ایک اور بادشاہ تہا مغلوب کیا — بیچ پیروی اِن فتوحات کے چار
برس کے اندر اندر وقت چہوڑنے گیلان سے بیٹا حیدر کا مغربی ایران کا
بادشاہ ہوگیا — بعد تسخیر کرنے تمام ایران کے ضلعون کے اوسنے
حملہ کرکے بغداد کو بہی لے لیا اور اوسکے ملک کو اپنے قبضہ مین لایا
— دوسرے سال وہ ازبکون سے بیچ خراسان کے لڑا اور اونکا
سردار شاہ بیگ خان شکست کہا کر مارا گیا اور شاہ مراد نے اس
وسیع اور بے بہا ملک پر قبضہ حاصل کیا — بعد اسکے وہ طرف بلخ
کی گیا اور اسکو تسخیر کرکے طرف کوم کی مراجعت کی — لیکن آخر کو
ان فتوحاتون نے ہاتہ سے سلطان سلیم کے انسداد پایا جو قسطنطیہ سے
بہت سی فوج لیکر واسطے سزا دینے شیعون ایران اور اونکے بادشاہ
ولی کے جنکو ترکستان کے سُنّی غلام شیطان کا کہتے تہے آیا —
بیچ سنہ ۱۵۱۴ عیسوی کے اوپر سرحد آذربائیجان کے لڑائی ہوئی
جسمین ایران کے بادشاہ نے شکست فاحشہ کہائی — درمیان
بڑے سردارون کے میر سید شریف صدر الصدور ایران کا مارا گیا
— اسمٰعیل جسنے فتح کو بیچ اس لڑائی کے پورا ہونا اپنی شان کا
تصور کیا تہا نہایت شجاعت سے بسر کردگی اپنے سوارون کے لڑا
لیکن سلیم کے توپون نے فیصلہ لڑائی کا بیچ حق سنیون کے کیا
— اثر اس شکست کا شاہ اسمٰعیل کے دل پر ایسا منقش اور قایم رہا
کہ پہر وہ کبہی نہین مسکرایا — بسبب انتقال سلیم کے اوسنے ایک بس

سے عبور کرکے جارجیا کو تسخیر کیا لیکن یہہ اوسکی اخیر فتح تہی — اس بادشاہ نے بیچ سنہ ۱۵۱۹ عیسوی کے آرڈبل مین جہان وہ واسطے زیارت اپنے باپ کی قبر کے گیا تہا انتقال پایا

شاہ طہماسپ بروقت بادشاہ ہونے کے دس برس کی عمر کا تہا اور اوسکی سلطنت تیرپن ۵۳ برس رہی — وہ ترکستان کے شہنشاہ سلیمان اور انگریزون کے شاہزادے الزابت کا ہم عصر تہا —

بیچ ابتدا اس بادشاہ کے سلطنت کے بسبب جہگڑون دعویدار قومون کے سرداروں کے اور یورش قوم ازبک اور فوج کشی ترکستانیون کی خلل رہا — لڑائی ترکستان سے بہت برسون تک ساتہہ فتح اور شکست کے جاری رہی — لیکن بے انتظامی جو ترکستان کی سلطنت مین بیچ آخر سلطنت سلیمان کے ہوئی اوسکے سبب سے ایرانیون کی اوسطرف سے خاطر جمع ہوگئی اور واسطے ضعیفی اور کاہل وجودی شاہ طہماسپ کے خوب ہوا کیونکہ اس بادشاہ نے کافرون مین سیاست قبول کرکے اختیار فوج کا اپنے سردارونکو دے دیا تہا —

بڑی واردا تین جو اس سلطنت مین ہوئین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ ہمایون شہنشاہ ہندوستان کا جب ایران مین بہاگ کر گیا شاہ طہماسپ نے اوسکے بہت خاطرداری اور عزت کی ملکہ بدل و جان کوشش کرکے اوسکی سلطنت اوسکو پہر دلوادی جسکے سبب سے شاہ ایران نے دور دور کی قومونکی تعریف حاصل کی —

اس سلطنت مین مسٹر اینتہونی جینکنسن ایک انگریزی سوداگر

سوداگر ملکہ ایلزابیت کی طرف سے حضور مین اس بادشاہ کے واسطے کہولنے باب تجارت کے درمیان دونو قومون کے بہیجا گیا تہا جب بیچ دربار بادشاہ کے دخل یاب ہوا پہلا سوال جو طہاسپ نے اوس سے پوچہا وہ اوس مطلب سے باہر تہا جسکے لئے وہ سفیر ہوا تہا یعنے اوسنے استفسار کیا کہ آیا تو گبر ہے یا مسلمان اوسنے جواب دیا کہ مین ان دونو مین سے ایک نہین بلکہ عیسائی ہون جس پر بادشاہ نے کہا کہ چلا جا مین کافرون سے کچہہ سروکار نہین رکہتا شاہ طہاسپ نے ازروے

وصیت نامہ کے حیدر مرزا اپنے پانچوین بیٹے کو ولیعہد کیا تہا لیکن ہو لوگ کہ طرفدار اسمعیل اوسکے چوتہے بیٹے کے تہے غالب آئے اور حیدر مارا گیا — اسمعیل نے تخت پر بیٹہتے ہی تمام بادشاہزادون کو جو کا ذون مین تہے سوا ایک کے قتل کیا اور اوسکو بہی اندہا کردیا — صرف بسبب اوسکے مرجانے کے حکم قتل کا جو کہ اوسنے نسبت محمد مرزا بڑے بیٹے طہاسپ کے اور تمام اوسکے کنبہ مع طفل عباس کے جسکے قسمت مین جلیل القدر بادشاہ ہونا تہا دیا تہا ملتوی رہا

چند روزہ سلطنت سلطان محمد میرزا کی جسکا لقب خدا بندہ تہا بے رونق اور حقیر رہی — چونکہ یہہ بادشاہ اپنی نالیاقتی سے واقف تہا اس سبب سے اوسنے امورات ملکی مرزا سلیمان کو جو کہ وزیر لیق تہا تفویض کئی اور اوسی کے سبب سے اس

 سلطنت کی ابتدا مین چند فتوحات بہی حاصل ہوئین — اور یورش جو کہ تین قومین یعنے ترکستانی اور ازبک اور تاتار کابل خناک کے لاے تہے اون سب کو بوجہ احسن ہٹا دیا اور دو آدمی جنہون نے ازراہ فریب کے اپنے تئین اسمعیل ظاہر کیا تہا وہ بہی پے در پے شکست کہا کر مارے گئے — لیکن خراسان مین سردارون نے شاہزادے عباس کو بادشاہ کرنا چاہا اور مرزا سلیمان بعد ایک بے اثر کوشش کے بیچ مطیع کرنے ضلع مذکور کے بیچ محل عتاب بادشاہ کے ہوا بلکہ اس بے عقل اور نا احسان مند بادشاہ نے اوسکی حمایت سے ہاتہہ اوٹہا لیا چنانچہ اوسکے دشمنون نے اسی سبب سے اوسے مار ڈالا — لیکن اقتدار محمد مرزا کا بسبب شجاعت اور ناموری اوسکے بڑے بیٹے ہمزہ مرزا کے چند روز قایم رہا لیکن اس شجاع شاہ زادے کا ہاتہہ سے ایک قاتل کے خون ہوا اور اقتدار باپ کا بروقت مرنے بیٹے کے ختم ہوا — بیچ بے انتظامی کے جو کہ واقع ہوئی مرشد قلیخان جو ایک بلند نظر سردارونمین سے تہا واسطے حاصل کرنے اپنے اقتدار کے عباس کی مدد کرتا تہا اس شاہ زادے کو لیکر طرف کازدون کی چلا گیا اور شہر مذکور پر بغیر کسی مقابلہ کے قابض ہوا کیونکہ محمد میرزا طرف شیراز کی واسطے فرو کرنے سرکشی شہر مذکور کے گیا ہوا تہا — اس وقت سے عباس بادشاہ ایران کا قبول کیا گیا گو کہ مرشد قلیخان بطور خود بادشاہت کرتا تہا — لیکن دل عباس کا اس قسم کا نہین تہا کہ وہ اس فرضی طاقت پر قانع

قانع رہتا اور اوسنے ارادہ کیا خودسر ہونے کا بوسیلہ قتل کروانے
اپنے حامی کے

شاہ عباس بیچ سنہ ۱۵۸۵ عیسوی کے تخت نشین ہوا — پہلے
دو یا تین برس اوسکی سلطنت کے بیچ آسودگی اور رفاہیت ملک
اور درستگی فوج وغیرہ کے صرف ہوئے — جس وقت کہ شاہ
عباس سنے واسطے حاصل کرنے تخت کے خراسان سے کوچ کیا
ازبک ضلع مذکور پر یورش لائے — بعد نو ۹ مہینہ کے ہرات
قوم مذکور کے ہاتھ آئی اور لوٹی گئی — دوسرے سال مشہد کو
بھی جو کہ دارالسلطنت تھا اس وحشی قوم نے فتح کر کے تمام باشندون کو
قتل کیا — چونکہ انکا بڑا مطلب سوا لوٹنے کے اور نہ تھا اسیواسطے
وہ بر وقت قریب آنے ایرانی فوجون کے ہٹ جاتے تھے
آخرکار بیچ سنہ ۱۵۹۷ عیسوی کے عباس سنے اونہین لاچار کر کے
لڑائی پر آمادہ کیا اور شکست فاحشہ دی جسکے سبب سے اونکے
حملون سے مدت کے لئے خاطر جمع ہوگئی — جب کہ بادشاہ سنے
ایک طرف اپنا ملک بلخ تک بڑہایا اوسکے سردار بیچ مطیع کرنے
پہاڑی اضلاعون لارستان اور جزیرون خلیج فارس کے مصروف تھے،

جب کہ شاہ عباس سنے
بعد شکست دینے ازبکون کے طرف اپنی دارالسلطنت کے مراجعت
کی دو بہائی سر این ٹونی صاحب اور سر روبرٹ شرلی صاحب برفاقت
چھبیس ۲۶ ہمراہیون کے جو کہ شاندار سوار اور اسباب سے آراستہ

 انہے روبرو شاہ ایران کے آئے اور درخواست نوکری کی کی — بادشاہ
اس بات سے بہت خوش ہوا اور اونکی بہت خاطرداری کی اور بسبب
صلاح اور تعلیم ان دونو بھائیون کے ایران مین انگریزی قواعد اور توپون نے
رواج پایا — سر روبرٹ شرلی صاحب بیچ انصرام فوج کے مصروف
رہا مگر سر انٹونی شرلی صاحب بطور سفیر کے بادشاہون فرنگستان کے
پاس واسطے چاہنے انکی کمک کے برخلاف ترکستانیون کے روانہ کیا
گیا تہا — وہ پہلے بیچ دربار شاہ روس کے گیا جہان وہ تنگ اور رشک
سے لحاظ کیا گیا اور تہوڑے دنون کے لئے قید ہو گیا — بر وقت
حاصل کرنے رہائی کے وہ بیچ دربار شہنشاہ جرمنی کے گیا جسنے اور اور
بادشاہون نے اوسکی بہت خاطرداری کی — بیچ سنہ ۱۶۰۲ عیسوی
کے شاہ عباس نے شہنشاہ قسطنطنیہ سے لڑائی شروع کی جسکے لئے
وہ مدت سے تیاری کر رہا تہا اور پہلے ہی قلعہ نہاوند کو تسخیر کر کے
مسمار کیا — یہان سے اوسنے طرف آذربائیجان کی کوچ کیا اور
ترکستان کے سپہ سالار کو شکست دیکر قبضہ اوپر تبریز کے جو کہ اٹھارہ
برس سے ترکستانیونکی قبضہ مین تہا حاصل کیا — اروان بھی جسکے
محاصرہ کو ایرانی گئے تہوڑے دنون مین بیچ دوسرے موسم لڑائی
کے فتح ہو گیا — اس عرصہ مین ترکستانیون نے فوج کثیر تعداد ایک
لاکھ آدمی کے معہ توپ اور بندوق کے جمع کی تہی اور شاہ عباس
کچھہ ایک زیادہ پچاس ہزار سے واسطے مقابلہ فوج مسطورہ کے
رکھتا تہا — جو بیسوین اگست کو بیچ سنہ ۱۶۰۵ عیسوی کے

کے ایک فیصلہ دار لڑائی واقع ہوئی جسمین بسبب قواعد جدید کے شاہ ایران نے فتح عظیم حاصل کی — پانچ ترکستان کے پاشا اسیر ہوئے اور اسیقدر مارے گئے اور بادشاہ کے روبرو آدہی رات تک سر دشمنون کے لائے گئے یہان تک کہ بیس ہزار پانسو بیتالیس جمع ہوئے — سر روبٹ شرلی صاحب نے اس لڑائی مین تین زخم کہائے — شاہ عباس نے ترکستانیونکو تمام اونکے ملک سے جو اوپر کنارون بحر روس کے واقع تہا اور آذربائیجان اور جارجیا اور کرجستان اور ممالک بغداد اور موصل اور ڈی آربکر سے نکالدیا اور اگرچہ باوجود جاری ہونے اشتہار صلح کے بہی گونہ چپقلش سرحد پر ہوتی رہی لیکن درمیان سلطنت عباس کے اسکے ایک بہی قطع کہوئے ہوئے ملک کا دوبارہ حاصل نکر سکے

اس سلطنت مین ایک صدمۂ عظیم پرتگیز والونکے ملک پر جو ایشیا مین واقع تہا پڑا یعنے جزیرہ اُرمز کا جو کہ اونکے قبضہ مین زیادہ سو برس سے اور بطور میٹہ تجارت ہندوستان کے تہا شاہ عباس کے ہاتہہ آیا — شاہ عباس اس جزیرہ کی ترقی کو رشک کی آنکہہ سے دیکہتا تہا اور اوسنے تصور کیا کہ بسبب اوسکے فتح کرنے کے عزت اور دولت ملک کی زیادہ ہوگی — لیکن وہ خوب جانتا تہا کہ فتح بے مدد بیڑے جہازونکے ناممکن ہے اور بوسیلہ بڑی رشوت اور بے حد اقرارون کے اوسنے واسطے باعث ہونے بربادی اس جزیرہ کے ہندوستان کی کمپنی اسکے فتح کرنیکو ترغیب دی — جزیرہ کشمی کے باشندون نے اس لحاظ سے کہ مبادا ہمارا جزیرہ ایرانیونکے قبضہ مین آوے اوسپر انگریزونکو مالک کردیا —

ہُرمز کے باشندون نے اوسکو بہت شجاعت سے بچایا لیکن آخرکار بسبب بہوک اور ماندگی کے گہری ہوئی فوج اوپر تصفیہ کرنے انگریزون کے راضی ہوئے جنہون نے فیصلہ کیا کہ یہہ لوگ بغیر مزاحمت کے مشکات یا ہندوستان کو چلے جاوین — شہر ایرانیون کے ہاتہہ آیا جنہون نے اوسکو لوٹ لیا — عباس اس فتح سے نہایت دلشاد ہوا لیکن تمام بڑی تدبیرین جوکہ اوسنے کی تہین اس پر ختم ہوئین کہ کمبرون کا نام اوسنے بندر عباس رکہہ دیا — امیدین فایدہ سوداگری کی جو گماشتون ہندوستان کے کمپنی کے دلمین بہری ہوئی تہین بالکل فوت ہوئین کیونکہ عباس نے علانیہ کہا کہ مین انگریزونکو فصیل بندی کرنی ارمز یا کسی جزیرہ کے بیچ خلیج فارس کے اجازت نہین دینے کا — انگریزونکی کارخانہ کی تاریخ سے جو کہ کمبرون مین تہا اس دن سے تا وقت برخاستگی کے ایک سلسلہ بے غرضون خوفون اور نقصانونکا ظاہر ہوتا ہے اور اگرچہ شاہ عباس سر انٹونی شرلی صاحب اور سر روبٹ شرلی صاحب پر نہایت مہربانی اور اعتبار کرتا رہا اور انگلستان کے سفیر کے جوکہ بہیجا گیا تہا بہت عزت کی لیکن اوسکے اراکین نے درمیان دونو قومون کے فایدہ مند سوداگری مقرر نہونے دی — بسبب انتظام اس شایستہ بادشاہ کے باشندے اوسکو ساتہہ احسانمندی اور ادب کے یاد کرتے تہے — رفاہ حال جوکہ ایرانیون نے حاصل کیا زیادہ تر بسبب دانائی اور تدابیر شایستہ اس بادشاہ کے تہا اور اس سے زیادہ کوئی دلیل قاطع نیک نامی اور نیک کرداری اس بادشاہ کی نہین ہوسکتی نسبت اس بات کے

کے کہ آبادی اوسکے عہد مین دوچند ہو گئی — اس بادشاہ نے اصفہان کو اپنا دار الخلافت مقرر کیا اور اوسکی جامع مسجد اور محل جلیل الشان چہل ستون اور عمدہ محل اور باغ جسکو چار باغ کہتے ہین اور بڑے پُل کو جو زندرود پر واقع ہے اور کتنی اور عمارات جلیل الشان کو اس بادشاہ نے ترمیم اور تعمیر کیا — مشہد کو بہی اس بادشاہ نے بہت آراستہ کیا اور شہر اشرف اور فرح آباد نے بہی جو کہ ماژندران مین ہے بسبب تعمیرات محلون بادشاہی کے زینت پائی — لیکن سر جان مالکم صاحب لکھتے ہین کہ یہہ اوسکے ادنے کامون مین سے ہین — اوسنے زر خطیر صرف کرکے اس سرے سے اوس سرے تک ماژندران کے پختہ راستہ بنوا دیا اور اس سبب سے ملک مذکور مین جسمین گذرنا دشوار تہا تمام موسمونمین فوج اور مسافر بہ آرام تمام جانے لگی — اوسنے ایران کے بہت سے دریاؤن پر پُل بندوا دیے اور مسافرونکو ہر ایک طرف نہایت مستحکم اور عالیشان کاروان سرائین جو کہ بسبب فیاضی اس بادشاہ کے تعمیر ہوئی تہین ملتی تہین — باشندے آرمینا کے جسکو اوسنے اصفہانمین آباد کیا اب بہی بطور اوسکے عزت دار یادگاری کے موجود ہین — بیچ لڑائیون کے جو کہ ترکستانیون سے ہوئین اونمین بہت سے خاندان آرمینا کے اسیر آ گئے اور انکو بچا گئے بردے اور مسلمان کرنے کے جیسا کہ ایسے موقعون پر اوسکے متقدمین نے کیا تہا اوسنے انہین بیچ مختلف اضلاع اپنے ملک کے آباد کیا اور صرف انکو اجازت اپنے مذہب کی عبادت خانے بنانے کی نہین دے بلکہ اونپر بہت سے حقوق بخشے جنکے سبب سے اونکو نہایت تقویت اور

 دلیری ہوئی ہے بیچ سنہ ۱۶۰۳ عیسوی کے جب کہ شاہ عباس نے
طرف جلفہ کی جو کہ آرمینیا مین ہے کوچ کیا باشندے حاکمان ترکستان
سے باغی ہوکر گنجیان شہر کی اور خزانہ جو جمع ہوا تہا شاہ ایران کے پاس
لے گئے جو بعد اسکے ہمیشہ ساتہہ نہایت مہربانی اور رعایت کے اون سے
سلوک رہا ہے پانچ ہزار آدمی باہر اصفہان کے بیچ ایک مکان
کے جو اونکے آرام کے لئے تعمیر کیا گیا تہا اور جسکا نام جلفہ رکہا گیا تہا
بسائے گئے اور بسبب تجارت کے جو کہ اونہون نے ہندوستان اور اور
ملکون سے کی تہوڑے دنون مین خود دولتمند ہوگئے اور اس سبب سے
شان ملک بہی زیادہ ہوئی ہے عباس نے اپنے دل پسند ضلع مازندران
مین بہی ان لوگون کو آباد کرنا چاہا لیکن بسبب خراب ہونے آب و ہوا کے
بہت سے آدمی مرگئے اور وہ اس ارادہ مین کامیاب نہ ہوا ہے شاہ
عباس خصوصاً اپنے ملک کے تمام عیسائیون پر بہت مہربان تہا اور
یہہ واضح ہوتا ہے کہ وہ سر روبٹ شرلی صاحب کے پہلے بچے کا
جو کہ سرکیشیا کی عورت سے پیدا ہوا تہا اور جسکو بادشاہ نے بطور
زوجہ کے اوسے عنایت کیا تہا دہرم باپ ہوا ہے باوجود اسکے
بہی وہ اسلام پر بہت قایم تہا الا بلحاظ حکم ممانعت شراب کے ہے
شاید کوئی برس بہی خالی جاتا تہا جسمین وہ حج کسی نہ کسی درگاہ کا
نہ کرتا تہا ہے وہ اصفہان سے مشہد تک واسطے زیارت درگاہ
حضرت امام مہدی کے جو کہ شہر مذکور مین واقع ہے پاپیادہ گیا
اور جو ڈیڑہ مہینا اون دنون تک کہ وہ نجف اشرف مین رہا اوسنے ہر روز

ہر روز اوپر درگاہ حضرت علی کے اپنے ہاتھ سے جہاڑو دیکا جس خدمت
کی اجازت بجز ایسے شخص کے جو نہایت نیک بخت ہو اور کو نہین دی جاتی
واضح ہوتا ہے کہ انصاف رانی
مین عباس بہت سخت تہا یعنے کسی کی رو رعایت نہین کرتا تہا حتےٰ کہ وہ بیچ
علت کسی جرم قبیح کے قاضی القضات کو بہی پہانسی دے دیتا تہا —
بروقت اوسکے بادشاہ ہونے کے ملک مین بہت بے انتظامی تہی اور حاکم
ستم گری اور ظلم رانی کے عادی ہو رہے تہے اس صورت مین دنیا سزاے
عبرت انگیز کا نظر رفاہیت اور فارغ البالی رعایا کے شاید پرضرور تہا
— نظر گہٹانے بلند نظری فرقہ قزلباشون کے اوسنے اونکے بڑے
سرداروں کو مروا ڈالا اور جمعیت اس خوفناک قوم کی اسقدر گہٹا دی
کہ اوسمین صرف تیس ہزار آدمی رہ گئے — اسی زمانہ مین اوسنے
ایک اپنا قبیلہ بنایا جسکا نام اوسنے شاہ سیون رکہا یعنے دوست بادشاہ
کے اور یہہ گروہ رفیقونکا چند ہی روز مین نہایت طاقتدار اور بیشمار
ہوگیا — علاوہ انکے اوسنے ایک نئی فوج مشتمل دس ہزار سوارون
اور بارہ ہزار پیادون کے زیادہ تر جارجیا ابی ریا اور آرمینیا کے
اسیرونین سے مقرر کے اور یہہ فوج بادشاہ کی جلوس کی تہی —
پیادونکو تفنگچی کہتے تہے اور ایران مین پہلے ہی مقرر ہوئے تہے —
چلن اس بادشاہ کا نسبت اپنے اقربا کے نہایت مطعون ظاہر ہوتا ہے
— بادشاہ بروقت جوان ہونے اپنے چار بیٹون کے اونپر سے
رشک کرنے لگا اور یہہ معلوم کرنا ممکن نہے کہ انکا چلن اور سارے

امیرونکے کسقدر موجب اس رشک کے ہوئے تاریخ ایران سے
اکثر واضح ہے کہ بیٹون نے اکثر باپ کو نظر حاصل کرنے بادشاہت کے
مارڈالا اور باپ نے بیٹے کو ــ بڑا بیٹا عباس کا خود بادشاہ کے
اشارہ سے صرف اس خیال سے کہ وہ بادشاہ کو مارنا چاہتا تہا قتل ہوا
اور دو نو چہوٹے بیٹے بموجب حکم اس بدنصیب باپ کے اندہے کئے گئے
دوسرا بیٹا اپنی موت سے مرگیا تہا ــ غم اور پشیمانی جو کہ بعد تعمیل اس
حکم کے بادشاہ کے دلمین ہوئی مصداق ہے اس بات کی کہ عباس مہر اور
محبت سے خالی نہ تہا اور اوسکی باقی زندگی بسبب بربادی خاندان کے
منغص رہی ــ وہ بیچ اپنے دلپسند شہر فرح آباد کے جو کہ مازندران
مین ہے ستتر برسکی عمر مین بعد سلطنت بچالیس سال کے بیچ سنہ ۱۶۲۸
عیسوی کے مرگیا

تعریف اس بادشاہ کی اوس تاریخ نویس نے جسکا اکثر ہم حوالہ دیتے
رہتے ہین چند الفاظ مین اسطرح لکہے یعنے جہان مین کم بادشاہ ہوئے
ہین جنہون نے واسطے رفاہیت حال اور بہبودی اپنے ملک کی زیادہ
شاہ عباس سے اپنے ملک کے ساتہہ نیکی کی ہو ــ اوسنے تمام
ایران مین ایسا انتظام کردیا کہ تمام رعایا امن سے جو صدہا سال سے
ایران سے معدوم تہا بسر کرنے لگے ــ اور سال بسال کی یورشون
قوم ازبک کا بخوبی انسداد کرکے انکو اپنے ملک سے سر اوٹہانے
کی فرصت نہ دی ــ اوسنے ترکستانیونکو بالکل اپنے ملک سے
نکالدیا جسکے نہایت زرخیز اضلاع کا بروقت تخت نشینی اس بادشاہ

بادشاہ کے وہ قبضہ رکھتے تھے — عدل بموجب شرع کے ہوتا تھا اور بادشاہ کبھی دخل نہین دیتا تہا الا اوس صورت مین کہ کوئی فیصلہ خلاف شرع کے ہویا واسطے سزا دینے اون لوگون کے جوا پنے تئین پابند قانون کا نہین سمجھتے تھے — اگرچہ لوازمہ ہر قسم کا اوسکے پاس مہیا تہا اور وہ سپاہگری مین سردار نامور تہا لیکن اوسنے اپنے وسیع ملک کی بہبودی کو نسبت فتح کرنے اور ملکون کے بہتر جانا اوسنے واسطے ترقی زراعت اور تجارت ایران کے تمام سابق کے بادشاہون سے زیادہ توجہ کی اور تدبیرین جو کہ وہ واسطے حاصل کرنے کسی بات کے کرتا تہا وہ اس قسم کے ہوتی تہین کہ اوسنے اوسکی اولوالعزمی ثابت ہوتی تہی — پل اور کاروان سرائین اور اور فایدہ مند عمارات جو اوسنے تعمیر کین بیشمار ہین — اثر جو کہ اوسکے عمدہ فیاضی نے اوپر دل رعایا کے کیا تہا ابتک اونکی اولاد کے بہی دل پر منقش ہے — اِس زمانہ مین اگر کوئی مسافر نام تعمیر کرنے والے ایران کے کسی پرانے مکان کا دریافت کرتا ہے تو اوسکے جواب مین کہا جاتا ہے کہ شاہ عباس بزرگ نے اسکو بنا کیا — یہ جواب اس سبب سے نہین دیا جاتا کہ جواب دینے والا عمارات مذکور کے بانی کو بخوبی جانتا ہے بلکہ اوسکو عادت ہے خیال کرنے کی کہ بانی تمام اچھی چیزونکا شاہ عباس ہی ہوا ہے — ہم نہین گمان کرسکتے کہ ایسا بادشاہ ظلم کرنے سے خوش ہوتا اور جو حرکات ناز یبا بسبب ضرورت اور رشک اقتدار یا ضعیفی

عمر یا بسبب فریب کینے خوش آمدیونکے عباس سے بیچ اخیر عمر کے
ظہور مین آئین ہمین نہین چاہیئے کہ پہلی نظر مین مکدر کرین یادگاری
ایسے بادشاہ کی جو ایران کو اوس درجہ بلند پر لایا جو ملک مذکور کو
صدہا سال سے حاصل نہین تہا اور جو شجاع اور فیاض اور دانا تہا
اور جو درمیان سلطنت قریب آدہی صدی کے سوائے بہبودی
اور رفاہ حال رعایا کے کوئی بات پیش نہاد خاطر نہین رکہتا تہا
— شارڈن جو کہ بڑا راست گو تاریخ نویس ہے نہایت عمدہ
تعریف اِس بادشاہ کی ان دو لفظون مین کرتا ہے یعنے بروقت مرنے
اِس بادشاہ کے ترقی ایران کی رُک گئی

شاہ صفی جو کہ بعد اپنے دادا کے تخت نشین ہوا ظالم اور خودسر تہا
اور اوسکی سلطنت بہی مصیبت ناک اور بے توقیر ہوئی — بسبب
رشک کے اوسنے بہت سے بادشاہ زادون کو اور ارکین دولت
اور سرداران فوج کو جو کہ بیچ عہد شاہ عباس کے معزز تہے مروا
ڈالا یا اندہا کروا دیا — اوسکی مانے بہی جسنے بسبب فہمائش اور
دلائیل کے ان امورات قبیح سے باز رکہنا چاہا وہی حالت ہوئی
اور اوسنے اپنی عزیز بی بی کو بہی نشہ مین مار ڈالا — باوجود
ان باتون کے اوسنے چودہ برس امن سے سلطنت کی اور بیچ
سنہ ۱۶۴۲ عیسوی کے کاشان مین مرگیا — اس سلطنت مین بغداد
ترکستانیون کے قبضہ مین آگیا اور قندہاریون نے سرکشی کر کے
دہلی کے بادشاہ کی اطاعت قبول کی

عباس دویم صرف دس برس کی عمر کا تہا جب کہ وہ بروقت مرنے
اپنے باپ کے تخت نشین ہوا اور وہ بہی بیچ اختیار اپنے وزیر دان کے
رہا جو کہ نہایت پیرو شرع کے تہے — تمام شراب خوار اپنے سرکاری
عہدون سے موقوف کئے گئے اور پینا شراب کا بالکل منع ہو گیا
اور چلن ارکین دولت کا بالکل تبدیل ہو گیا — بروقت جوان
ہونے کے بادشاہ ان قیدونسے بیزار ہو گیا اور اوسکا شوق شراب
خوری کا جسکو وہ بعضے اوقات کثرت سے پیتا تہا باعث اون
مکروہات کا ہوا جو کہ اوسکی سلطنت مین ظہور مین آئی اگرچہ سوا اس
خرابی کے ہر طرح سے اوسکی سلطنت بہتر تہی — رحم دلی اور
فیاضی اس بادشاہ کی خلقی تہی لیکن عالم نشہ مین وہ اکثر مرتکب
ظلم اور بے رحمی کا ہوا — چونکہ یہہ بادشاہ حالت نشہ مین
مرتکب ظلم اور بے رحمی کا اکثر اوقات ہوتا تہا اوسکی رعایا اوسکو
نہایت منصف اور فیاض بادشاہ جانتے تہے — صرف اہل
درباری بہ نسبت سرکاری عہدہ دارونکے یہہ بادشاہ بہت سخت
تہا اور غریبون کے لئے رحم دل اور جان ومال رعایا کا ظلم اور
تعدی سے بخوبی محفوظ تہا — مانڈبرٹ نے عباس کی وہ تمام مذہب
کے لوگون سے کچہہ مزاحمت نہین کرتا تہا اور عیسائیون پر ہمیشہ
وہ بیشک بہت مہربانی کرتا رہا — اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ دیکہنا
آدمیونکے عقیدونکا خدا کو زیبا ہے مجہے نہین اور مین کبہی دخل
نہین دینے کا ایسے مقدمہ مین جو کہ کچہری سے خالق اور مالک

تمام جہان کے تعلق رکہتا ہے
اس سلطنت مین قندہار پہر ایرانیون کے قبضہ مین آگیا — دو سردار قوم ازبک کے جو اپنے ملک سے بہاگ آئے تہے اونکو پہر بادشاہ نے نہایت فیاضی اور مہمان نوازی سے دخل دیا — نسبت پہر اس بادشاہ کے شہنشاہ روم سے مصلح رہی اور اوسکے دربار مین یورپ مے تمام بادشاہون اور بادشاہ ہندوستان کے اور دور دور کے اضلاع تاتار کے ایلچی رہے — چلن اس بادشاہ کا نسبت خان جارجیا کے جو کہ اسیر آیا تہا اور جسنے اپنی عمر اوسکی دشمنی مین صرف کی تہی مصداق ہے اوسکی فیاضی اور رحم دلی کا — عباس نے صرف اوسکی خطاہی معاف نہین کی بلکہ اوسکو معزز کیا اور اوسکے پوتے کو جو کہ بیچ دربار روس کے قیدی یا اول مین تہا رہا کر دیا — یہہ بادشاہ بیچ عمر چونتیس ۳۴ برس کی بعد سلطنت قریب پچیس ۲۵ برس کے سنہ ۱۶۶۶ عیسوی مین غالباً بسبب اپنی بے اعتدالی کے مر گیا

بیچ دراز سلطنت اوسکے بیٹے صفی مرزا کی جسنے اپنا نام شاہ سلیمان رکہا کوئی بڑا واقع نہین ہوا — یہہ بادشاہ کم حوصلہ اور رند تہا لیکن خوش قسمت کیونکہ بسبب نیکی اور نہایت اوسکے وزیرون کے ملک مین کسی طرح کا خلل نہوا — غیر ملک کے آدمیونکی ہر نوع پر حفاظت ہوتی تہی اور ہر ایک ملک کے آدمی ایران مین آمد و رفت رکہتے تہے — شان و شوکت سلیمان کی دربار کی سابق کی نہایت بڑی جلیل القدر بادشاہون ایران سے کم نہ تہی لیکن ازبکون نے

اوزبکون نے اپنے سالانہ یورش خراسان مین پہر شروع کی اور ترکمن جو کہ
اوپر کنارے بحر روس کے واقع ہے اوسمین بسبب حملون تاتار کا بہت زیادہ
تکلیف رہنے لگی اور جزیرہ کشمی جو کہ خلیج فارس مین واقع ہے قوم ڈچ نے
لیا — کوئی ارادہ اس سبب بےہمت بادشاہ نے واسطے اندفاع اور سزا
دینے ان لوگونکے نہ کیا اور بیچ طاقت اور عزم قوم کے ظاہرا تنزل آگیا
— بیچ اول کے بتیس برس عہد سلطان حسین اور اسکے بیٹے کے کسی طرح کا
فتنہ اور فساد نہ ہوا — اوپر تمام عہد دن اقتدار اور رتبہ کسیکے سوا
خوجون اور ملاؤن کے اور کوئی سرفراز نہ تہا اور اوپر صوفیون اور اور
اہل بدعت کے باغوا ملاؤن مذکور کے بہت ظلم ہوتا تہا
آخرکار طوفان جو کہ جمع ہو رہا تہا ایران پر نازل ہوا — قوم کردستان
کی سنیون نے جنکو بادشاہ مین خلل اندازی کی کوئی سزا نہین دی گئی
تہی دلیر ہوکر شمالی مغربی اضلاع کو اصفہان کے قریب تک لوٹا اور
مسکات کے عرب جزیرون خلیج فارس پر قابض ہو گئے اور افغانون
ہرات اور قندہار نے بشمولیت ازبکون کے کئی مقامون پر بیچ مشرقی
اضلاع کرمان اور خراسان کے یورش لائے — دل تنگی
جو بسبب ان سوانح کے ہو رہی تہی اور بہی زیادہ ہو گئی بسبب زلزلون
اور چہپے رہنے آفتاب کے دس روز تک اور سرخ رنگ ہو جانے اوس
کے اور خونین رنگ رہنے آفتاب کے دو ہفتے تک بسبب ہجوم بادلون
کے اور یہہ تمام چیزین بسبب وہم کے بطور علامتون قہر خدا کی تصور
کی گئی تہین خاندان صفوی کے آخر بادشاہ کو یہہ کہنے کی بہی جگہہ نہین ہی

کہ ہماری بربادی ہاتھ سے ایک نامور اور ذوالاقتدار دشمن کے ظہور مین آئی سنہ ۱۷۲۲ عیسوی مین فوج افغانون کی جسنے دار الخلافت کو محاصرہ کرکے لے لیا صرف بیس ہزار تھے اور اوسکے پاس لوازمہ توپ اور بارود بالکل نہ تہا — اسپر بہی اس ناچیز فوج سے فوج ایران جسکے پاس پچیس توپین تہین شکست کہاکر اصفہان مین گہس گئے — چونکہ شہر مذکور بسبب حملہ کے افغانون سے تسخیر نہ ہو سکا اونہون نے گرد نواح کے زرخیز ملک کو پامال کیا اور سو برس مین بہی شکست و ریخت کی جو اس وحشی قوم کے ہاتھ سے ایک مہینے مین ہوئی مرمت نہین ہو سکی ہے — شکستہ نہرین بنجر کہیت اور ٹیلے گرے ہوئے مکانون کے اب بہی مصداق ہین اوس سرگرمی اور تیاری کے ساتھ جسکی انہون نے اس بربادی کو انجام کو پہنچایا — قحط جسکے سبب سے لینا شہر کا محاصرہ کرنے والون نے ٹہرایا تہا تہوڑے ہی دنون مین شروع ہوا اور چونکہ بیچ صلح اور مصالحہ خالی کرنے شہر کے عرصہ بہت کہچ گیا اور ہر ایک نہایت مکروہ چیز کہانے سے باقی نہ رہی آخر الامر نوبت آدمی کے کہانے کی پہنچی — ایسے ملک مین جہان کہ آب و ہوا بہت صاف نہ ہو بسبب لاشون غیر مدفون کے ہوا مین عفونت ہونی ضرور تہی اور اگرچہ پانی زندہ رود کا ایسا غلیظ ہوگیا تہا کہ قابل پینے کے نہ تہا تسپر بہی وبا نہین آئی — دار الخلافت اور ملک شاید بچ جاتا اگر شہر مین سے فوج حملہ کرتی لیکن لوگون نے شاہ سے بہت استدعا اور سماجت واسطے لڑنے کے کی لیکن

لیکن دیوانے بادشاہ نے سوا نصیحت ایک دغاباز کے کسی کی نہ سُنی
آخر کار بائیسوین اکتوبر سنہ ۱۷۲۲ عیسوی کو شاہ حسین نے اپنی رعایا
سے رخصت ہوکر ایک وثیقہ پر دستخط کی جسکی رُو سے اوسنے اپنا تخت
محمود افغان کو تفویض کیا اور اوسنے خود مع تمام اپنے امیرون کے بطور
بادشاہ ایران کے متابعت کی

تدبیرین جو محمود نے بیچ ابتدا اپنی سلطنت کی کین مدبرانہ اور مستحسن تہین
اوسکا پہلا خیال اس بات پر تہا کہ باشندے قحط سے نجات پاوین
اور دوسرا یہہ کہ اوسکی نئی رعایا اوسپر اعتبار کرے — اوسنے تمام
امیرون کی جو کہ اپنے بادشاہ سے نمک حلال رہے بہت تعظیم اور تکریم
کی اور اونکو جنہون نے حق نمک ادا نہ کیا مروا ڈالا یا جلا وطن کیا —
کارخانے یورپ والون کے تجارت کے ساتھہ تمام حقوق اور رعایتون
کے جاری رہے اور تمام عیسائیونکو بجا لانے رسمیات اپنے مذہب کا
بالکل اختیار تہا لیکن باوجود ان تمام خوبیون کے زمانہ اس بادشاہ
سے سازگار نہ ہوا اور جرات اور راستی اس بادشاہ کی اون مشکلات
سے جو ظہور مین آئین مقابل نہ ہوسکے — تدبیرین جو کہ اوسنے واسطے
قایم رکہنے اپنی سلطنت کے اختیار کین وہ ایسی مہمل اور ناملایم تہین
کہ وہ عدیم المثل ہین — مصیبتین جو کہ محاصرہ مین ہوئین وہ ایک شمہ
تہا ان مصیبتون کا جو بعدہ ظہور مین آئین یعنے تین سو امیر ساتہہ تمام اپنے
بیٹون کے مارے گئے اور تین ہزار نگاہبان جنکو محمود نے نوکر
رکہا تہا اور تمام ایرانی جو بادشاہ سابق کی نوکر رہے تہے قتل کئے گئے

اور تمام یورپ والے اور غیر ملک کے آدمی لٹ گئے اور انتالیس (۴۹)
بادشاہ زادے قتل کئے گئے — اس شقاوت اور ناعاقبت
اندیشی ظلم رانی سے صاف تراوش کرتا تھا کہ خونت اس بادشاہ
کے دلپر طاری تھا بلکہ اوسکے مزاج مین کچھہ جنون آگیا تھا — بوسیلہ
فوج جدید کے محمود واسطے حاصل کرنے قبضہ کے اوپر بڑے
شہرون عراق کے گیا اور ان تمام شہرونمین کچھہ نہ کچھہ باشندے
اسکے قتل کئے — شیراز کو افغانون نے بیچ مہینے اپریل سنہ ۱۷۲۴
عیسوی کے بعد محاصرہ آٹھہ مہینے کے لیکر بہت سے آدمیونکو قتل کیا
لیکن تلوار سے اتنے نہین قتل ہوئے جتنے بسبب قحط کے مرگئے
— اسی زمانہ مین فوج ترکستان نے اوپر ایسے ملک کے قابو
پاکر قبضہ اوپر گردستان اور بہت سے اضلاع آذربائیجان کے
حاصل کیا اور روس والون نے بسرکردگی پیٹر اعظم اضلاع متصل
بحر روس پر یورش لائے اور اوپر دربند اور باکو اور بہت سے
اضلاع گیلان کے قابض ہوگئے — اور بسبب نہ لے سکنے شہر
یزد کے فتنہ و آشوب جو خود محمود کی فوج مین اوٹھا اس سبب
سے اوسکی پریشانی اور بہی زیادہ ہوئی — اس حال مین نظر
مہربان کرنے خدا کے اس حواس باختہ بادشاہ نے اپنے نفس کو
عذاب دینا شروع کیا جسکے سبب سے اوسکی عقل بالکل زایل
ہوگئی — دو ہفتہ تک وہ بیچ ایک تہخانہ کے ساتھہ بہت
کم کہانے پینے کے مراقبہ مین رہا اور بروقت نکلنے کے وہ بدرجہ

بدرجہ کمال ناتوان ہوگیا تہا اور اگر اوسکا کوئی بڑا عزیز دوست بہی اوسکے پاس آتا تہا تو وہ چونک پڑتا تہا ــ تہوڑے ہی دنونمین وہ اسقدر دیوانہ ہوگیا کہ بعضی تاریخون سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف وہ اپنے گوشت کو آپ ہی نہین کاٹتا تہا بلکہ وہ کہاتا تہا ــــ آخرکار اوسکی مانے اوسکا حال زبون دیکہہ کر حکم دیا کہ اسکا گلا گہوٹ دو تاکہ وہ عذاب سے چہوٹ جاوے

اشرف بہتیجا محمود کا بیچ مہنے اپریل ۱۷۲۵ء عیسوی کے بادشاہ ہوا ــ اوسنے ابتدا ہی مین اپنی سلطنت کے بعضے بہادر سردارون کو اپنی قوم کے جنگی بلند نظری سے نسبت خشمناک رعایا کے زیادہ تر مخوف تہا قتل کیا اور چند ایک ایرانی امیر جو اصفہان مین رہ گئے تہے اون پر بہی یہی حال گذرا اس حیلہ سے کہ وہ طہماسپ پچہلے بادشاہ یعنے سلطان حسین کے بیٹے سے خط و کتابت رکہتے تہے ــ شاہزادہ موصوف اثنائے محاصرہ مین اصفہان سے نکل گیا تہا لیکن کسی طور پر اپنے باپ کی کمک نہ کرسکا اب اوسنے لقب اور تزک بادشاہت کا لیا اور مازندران مین ایک ضعیف قصد واسطے سلطنت کے قایم رکہا ــــ کئی دفع اوسنے ترکستانیون اور روسیون سے اوپر شرایط مشروط کے مدد چاہے اور آخرکار ایک صلح نامہ روسیون سے ہوا جسکی رو سے شاہ ایران نے اقرار تفویض کرنے تمام اضلاع کا جو اوپر کنارے بحر روس کے واقع ہین کیا بشرطیکہ فوج روس کی شاہ موصوف کو تخت اوسکے آبا اور اجداد کا دلوا دے ــــ بیچ صلح نامہ

نقسیم ملک کے جو بیچ سنہ ۱۷۲۵ عیسوی کے درمیان روسیون اور ترکستانیون کے ہوا تہا شاہ طہماسب کے دعوے کا کچھ لحاظ نہین رکہا بلکہ یہہ قرار پایا تہا کہ اگر شاہ موصوف مراتب صلح نامہ کو نامنظور کریگا تو اوسکی عوض اور بادشاہ ایران کا کردین گے لیکن تمام یہہ بندوبست بسبب بعضے اتفاقات کے مسترد ہوگیا تہا ـــ اشرف نے بیچ شروع اپنی سلطنت کے نہایت کامل اور لایق معلوم ہوا اور ہونہار تصور کیا گیا تہا ـــ اوسنے ترکستان کے سپہ سالارون سے کہا کہ تم ناحق لڑتے ہو ایک مسلمان سنی بادشاہ سے واسطے دوبارہ مقرر کرنے ایک مدعی خاندان کے اور اوسنے اپنی دلیل کو بسبب مکرر شکست دینے ترکستانیون کے اور بیحد سینے اون قیدیون کے جو کہ لڑائی مین اسیر ہوئے تہے قایم رکہا اور شاہ روم نے مجبور ہوکر صلح افغان کے بادشاہ سے کی اور اوسکو بادشاہ ایران کا مانا بشرطیکہ جو ملک کہ شاہ روم نے فتح کئے تہے اوسکے قبضہ مین رہین لیکن اشرف کو ابہی اطمینان کلی حاصل بہی نہین ہوئی تہی کہ اوسکو خبر آئی کہ شاہ طہماسب معہ نادر قلی کے جو کہ ایک سردار نامور تہا خراسان مین داخل ہوا اور مشہد اور ہرات لے لی اور بسبب تسخیر ہونے شہرون مذکور کے قریب تمام ضلع نے اطاعت قبول کی

اشرف نے جسنے ابتک اس شاہزادے کو چشم حقارت سے دیکہا تہا نظرانداز اس خوف کے واسطے لڑائی کے نہایت سرعت سے کوچ کیا تا کہ دشمن دارالخلافت تک نہ پہنچنے پاوے ـــ

 دونو فوجین متصل شہر دامغان کے ملاقی ہوئین اور افغان شکست فاحش
کہاکر بہاگ گئے — دوسری لڑائی مین جوکہ چالیس میل انگریزی
شمال کیطرف اصفہان کے واقع ہوئی افغانون کے چار ہزار نہایت
جنگ آزمودہ آدمی مارے گئے — سنگدل اشرف نے بر
وقت چہوڑنے اصفہان کے جسنے وہ قبضہ مین نہ رکہہ سکا اپنے ہاتہہ
بیچ خون بدنصیب شاہ حسین کے جواتبک زندہ تہا آلودہ کئے —
یہہ حرکت خارج ہے اوس مدبری سے جوکہ بادشاہ کو لازم ہے
— شاہ طہماسپ تہوڑے ہی دنون بعد چلے جانے افغانون کے
اپنی دارالخلافت مین داخل ہوا اور لوگ ہرطرف سے اوسکو مبارکبادی
بآواز بلند دیتے تہے لیکن واضح ہوتا ہے کہ بادشاہ بروقت
دیکہنے شکستہ محلون اپنے آبا اور اجداد کے چشم نم ہوا — اشرف بروقت خالی کرنے اصفہان کے تمام عورتین
کنبہ بادشاہ کی ہمراہ اپنی فوج کے سب تمام لوٹ اور خزانہ کے جواوسکے ہاتہہ لگا طرف شیراز کی لیگیا تہا
— نادرقلی نے اوسکا تعاقب کیا اور پہر افغان کی فوج دل شکستہ کو
قریب تخت جمشید کے شکست دی — سردارون نے منظر اپنے
بچاو کے پکڑ دینے بادشاہ کا اقرار کرلیا تہا مگر اشرف دوسو
سوارون سے نکل گیا — اوسنے ارادہ مراجعت کا طرف اپنے
ملک کے سیستان کی راہ سے کیا تہا مگر بلوچ ہرطرف سے اوسکے
سدراہ ہوئے تہے. بعد جان بر ہونے کے بیشمار آفتون سے
وہ آخرکار آوارہ بیچ صحرا کے ہمراہ دو ایک رفیقون اپنے کے ملا اور ہاتہہ
سے ایک ناچیز بلوچ کے مارا گیا جسنے اوسکے سر کو پاس بشاہ

۱۷۳۰ طہماسپ کے بہیج دیا — آفتین جوکہ افغانون اور بعضے سردارون پر پڑین عرصہ دراز تک رہین اور تہوڑے ہی اونین کے جان بر ہوئے اور شاید کوئی بہی اپنے ملک کو اولٹ گیا ہوگا — وہ تلف ہوئے بسبب میسر نہونے کہانے پینے اور ماندگی سفر کے یا گرفتار ہوکر بردے کئے گئے — سات برس تک ایک جزوی فوج بیگانون کی سلیے درمیان ایک بڑی قوم کے تمام رعایا کو ستہ او ٹہانے دیا — درمیان عرصہ مذکور کے قریب دس لاکہ باشندون کے تلف ہوئے اور نہایت زرخیز اضلاع جنگل ہوگئے اور بڑی عالیشان عمارتین خاک بین ملین لیکن افغانون کی اس تمام دہوم دہام نے آخرکار بسبب الوالعزمی نادرقلی کے اختتام پایا اور اونکی طاقت جسکے سوا خوفون اور دل شکنی مظلوم لوگون کے کوئی اور بنیاد نہ تہی مانند بادوبائی کے گذر گئے

لیکن افغانون کی بربادی نے بجائے قایم کرنے طہماسپ کے اوپر تخت ایران کے اوسکے رہی سہی بہی طاقت کہودی — جب کہ فتحیاب سپہ سالار طہماسپ کا بیچ فرو کرنے سرکشی کے جوکہ افغانون نے خراسانین کی تہی مصروف تہا یہ ضعیف العقل بادشاہ دل جلاکر ترکستانیون سے جالڑا اور تمام جو نادر نے بسبب عقل اور شجاعت کے پہلی لڑائیون مین حاصل کیا تہا ایک مہینہ مین سب کہودیا — اور ... ایک صلح نامہ کیا جسکی رو سے تفویض کرنے ... تمام ملک کا جوکہ ارکس کے پار واقع ہے اور ... تاریخ

پانچ ضلعون کرمان شاہ کا اقرار کیا — نادر نے بروقت سننے اس
خبر کے خشمناک ہوکر فوراً اشتہار جاری کیا کہ یہہ صلح برخلاف رضا
خدا کے ہے — اوسنے ایک ایلچی قسطنطنیہ کو روانہ کیا اور پیغام فقط
یہہ بہیجا کہ واپس کرو اضلاع مذکور یا لڑنے کا سامان کرو — بعد
اسکے اوسنے طرف اصفہان کی کوچ کیا اور طہماسپ کو ملامت کرکے
اوسے واسطے صلح کرنے کے ترکستانیون سے اوسنے بہانہ مصاحبت
جوئی اور آشتی کے اوسکو ضیافت مین بلایا اور اس صاف دل بادشاہ
کو قید کرکے خراسان کو بہیج دیا — بیٹا طہماسپ کا جوکہ صرف آٹھہ
مہینے کا تہا ملقب عباس ثالث سے کے برائے نام بادشاہ ہوا اور نادر
ملقب نایب سلطنت سے ملقب ہوا

نادر نے اب بہ ارادہ لڑائی کے ترکستانیون سے طرف بغداد کی
کوچ کیا لیکن اس مرتبہ اوسکو شکست ہوئی بلکہ خود ہزار دقت سے
جان بر ہوا — اس لڑائی مین بیس ہزار ایرانی مارے گئے اور
نادر نے تمام اپنی فوج ہزیمت خوردہ کو پیش از پہنچنے میدان ہمدان کے
جوکہ میدان لڑائی سے بفاصلہ دو سو میل انگریزی کے واقع تہا
مجتمع کیا — کسی محل پر خلقت اور فطرت اس عجیب آدمی کی
اسقدر زور شور سے ظاہر نہین ہوئی جیسا اس موقع پر — بجائے
ملامت کرنے اپنے سپاہیون کے اوسنے اونکو تحسین اور آفرین
کی اور عوض مین اونکے نقصان کے اپنی طرف سے اونکو انعام
دیا اس سبب سے وہ ہر دلعزیز ہو گیا — پیش از منقضی ہونے

تین مہینے کے نادر بجمعیت پہلے سے بہی زیادہ فوج کے پہر بغداد مین
پہنچا اور فوج ترکستان کو زیر وزبر کردیا اور پاشا سے صلح کر کے
دریاے ریکب سس سے عبور کیا اور بعد حاصل کرنے ایک فیصلہ دار
فتح کے اضلاع متنازع پر قابض ہوا — شاہ روم نے بہت
خوشی سے صلح کرلی جسکی رو سے حدین ترکستان اور ایران کی جس
حالت پر کہ پیش از یورش افغانون کے تہین قرار پائین — بروقت
اوسکی مراجعت کے اس کامیاب مہم سے اوسکو بسبب فوت ہوجانے
طفل کے جرکہ بادشاہ کہلاتا تہا خالی تخت ایران نظر آیا — تہوار
نوروزی سنہ ۱۷۳۶ عیسوی مین بیچ میدان موگم کے تمام امیرون نے
جمع ہوکر اوس سے استدعا قبول کرنے بادشاہت کی کی لیکن اوسنے
اوپر کے دل سے انکار کیا — آخرکار اوسنے بسبب سماجت امیرون
کے اقبال کیا اس شرط پر کہ امامیہ مذہب موقوف کیا جاوے تاکہ
تمام مسلمانونمین بسبب سنی ہوجانے یعنے ایک ہوجانے مذہب کے
سلوک اور موافقت پیدا ہو — اس انقلاب کا بیشک اقرار
کیا گیا اگرچہ یہہ بات تمام قوم کی مرضی کے موافق نہ تہی اور وہ پہر
شیعہ بہی بعد مرنے نادرشاہ کے ہوگئے — یہہ گمان کیا گیا
ہے کہ اسمین نادرشاہ کا مقصد یہہ تہا کہ تعظیم جو ایرانی خاندان صفوی
کی کرتے تہے اونمین سے جاتی رہے لیکن یہہ زیادہ تر قابل یقین
کے ہے کہ وہ حقیقت مین کہونا چاہتا تہا اس بیجا اصل فرق کو
جسکے سبب سے درمیان دونو فرقون کے دشمنی رہتی تہی اور بسبب

اور بسبب ایک ہونے مذہب کے شاہ روم سے بہی سلوک رکھتا اور
اوسکے ایران اور تاتار کی رعایا باہم اتفاق سے رہتے
بعد بسر کرنے تہوڑے زمانہ کے بیچ دار الخلافت کے نادر شاہ نے
قوم بختیاری کو جو ابتک فتح نہین ہوئی ہتی اور جو اپنے گرد نواح کے
ملک کو آزار دیتے تہے قصد سزا دینے کا کیا اور ایک مہینے کے
عرصہ مین ان پہاڑیون کو کہاٹیون اور ٹیلون سے بہگا دیا اور اونکے
سردار کو گرفتار کر کے مار ڈالا اور اونمین سے چند کو فوج مین رکہہ لیا
— یہان سے نادر شاہ نے قندہار پر مہم کی — جب کہ وہ شہر
مذکور کا محاصرہ کر رہا تہا اوسکے بڑے بیٹے رضا قلی نے بادشاہ
بلخ کو شکست دی اور بعد لینے شہر مذکور کے دریاے جیحون سے
عبور کر کے اوزبکون کو شکست فاحش دی — نادر نے بعد تسخیر
قندہار کے کابل کو بہی فتح کیا اور دریائے سندہ سے اوتر کر دہلی
کو آیا — اثنائے راہ مین جو صوبہ اور حاکم ملے اون سب نے
اوسکی متابعت کی — بیچ میدان کرنال کے داہنے طرف جمنا
کے بے حوصلہ اور عیاش شہنشاہ ہندوستان یعنی محمد شاہ نے
سد راہ ہونا چاہا لیکن بعد دو گہنٹے کے لڑائی کی ہندوون کو بالکل
شکست ہو گئی اور بیس ہزار آدمی مارے گئے اور اس سے زیادہ
اسیر ہوئے زر خطیر نادر کے ہاتہ آیا اور تہوڑے ہی عرصہ مین
شہنشاہ نے بہی سپر ڈالدی یعنی نادر شاہ کی متابعت کی جسنے
نہایت تعظیم و تکریم اونکے سر کے تاج بخشنے کی

۱۴۴ نادر شاہ دہلی مین ماہ مارچ سنہ ۱۷۳۹ عیسوی مین آیا اور انتظام جو کہ اوسکی فوج مین رہا اس سبب سے لوگونکو بہت اطمینان ہوگیا لیکن تیسری شب افواہ عام مین خبر نادر کی مرنے کی مشتہر ہوئی جسکے سبب سے دہلی کے لوگون نے دلیر ہوکر فوج ایران پر حملہ کیا اور جو لوگ کہ تہوڑی تہوڑی جمعیت سے تہے مارے گئے — نادر نے اول قصد رفع کرنے ہنگامہ کا کیا آخر مجبور ہوکر حکم قتل عام کا دیا — آٹہہ ہزار آدمی معہ مرد اور زن اور اطفال کے قتل ہوچکے تہے جب نادر شاہ نے بشفاعت شہنشاہ کے حکم موقوفی کا دیا — دل دل شکستگی اور آشفتگی جو بسبب اس سانحہ کے اوپر دل باشندون کے غالب تہی جلدی بیچ ضیافتون اور محفلون رقص و سرود کے جو بسبب کتخدائی نادر شاہ کے دوسرے بیٹے اور بادشاہ کی بیٹی کی ہوئین مبدل ہوئی اور جسوقت بعد دو مہینہ کے نادر شاہ نے تیاری واسطے مراجعت کے کی بہت لوگ نہایت غمگین ہوئے — سر جان مالکم صاحب لکہتے ہین کہ کوئی اتنی بڑی فتح ایشیا کی کسی بادشاہ نے ساتہہ اسقدر کم ظلم کے نہین کی

بروقت مراجعت کے ہمراہ نادر شاہ کے اسقدر مال و متاع لوٹ کا تہا کہ حقیقت مین فوج چل نہین سکتی تہی کیونکہ مال مذکور کم سے کم قیمت مین ہشت کروڑ روپیہ کا تہا اور زیادہ تر اوسمین جواہرات جنکا نادر شاہ کو بدرجہ کمال شوق تہا — بروقت مراجعت نادر شاہ کے اوسکے رعایا نے بہت گرم جوشی سے شادمانی کی [illegible]

زیادہ تر اس باعث سے بھی ہوئی ہوگی کہ نادرشاہ نے تین برس کا
محصول معاف کردیا تھا — چونکہ نادرشاہ یہہ نہین چاہتا تھا کہ فوج
آرام مین رہے اوسنے بعد عبور کرنے دریاے سندہ کے درمیان ریگستان
سندہ کے واسطے سزا دینے ایک سردار مال گذار کے جو اوپر ضلع
سیوی کے قابض ہوگیا تھا اپنی فوج کو لے گیا — بعد تاراج کرنے
دارالخلافت سردار مذکور اور قبول کرنے اوسکی متابعت کے اوسنے
طرف ہرات کی کوچ کیا جہان اوسنے سبب اپنی کامیاب مراجعت کے
جشن کیا جسکو اوسنے اسباب لوٹ سے آرائش دی — ہرات
سے وہ طرف بلخ کی گیا اور بعد عبور کرنے کے جیحون سے وہ بخارا پر
دوڑ لے گیا اور شہر مذکور بارہ میل انگریزی رہ گیا تھا کہ بادشاہ ازبک
نے جو کہ باغی تھا بسبب قبول کرنے اطاعت کے تھہر اس بادشاہ کا
فرد کیا اور نادر نے اوسکی تاج بخشی کی اس شرط پر کہ جیحون دونو
سلطنتون کی سرحد رہے — بعد اسکے وہ طرف حاکم خوارزم کے
یورش لے گیا اور اوس فوج کو جو اوسکے مقابل آئی شکست دی
اور اسیر بادشاہ کو قتل کرکے بادشاہ بخارا کے چچا کے بیٹے کو
ملک شاہ مقتول کا عطا کیا — بعد مراجعت کے طرف خراسان کی
اوسنے تین مہینے مشہد مین جسے اوسنے اپنا دارالخلافت مقرر کیا تھا
مقام کیا اور درمیان اس عرصہ کے مشہد مذکور مین متواتر محفلین
شادی اور طرب کی گرم رہین — یہہ معلوم ہوتا تھا کہ ایران کو
[illegible] مین بسبب اس فتح کرنے والے

سکے جسنے ملک کو غیر ملک کی متابعت سے صرف رہا ہی نہین کیا بلکہ علاوہ سلطنت کی دریائے جیحون اور دریائے سندھ اور بحر دجلہ تک پہنچائی ہی

اسوقت تک نادرشاہ نے نہایت اعتدال مزاج سے حکمرانی کی بلکہ اکثر موقعون پر اوسمین نہایت رحم دلی اور جوان مردی اور عالی ہمتی معلوم دی — لیکن تہوڑے ہی عرصہ مین ایسا ایک واقعہ پیش آیا جسکے سبب سے اوسکی خصلت اور خو بالکل بدل گئی — جس وقت کہ قوم لزگی کیطرف فوج لیکر وہ مازندران کے ایک بیشہ مین سے گذرتا تہا کسی شخص نے چہپکر ایک گولی ماری جس سے اوسکا ہاتہہ زخمی ہوا اور گہوڑا مرگیا نادرشاہ کو شبہہ اوپر اپنے بہادر بیٹے رضا قلی کے ہوا اور اس شبہہ کو اوسکی خود غرض اراکین نے اوسکے دلپر ایسا منقش کیا کہ اوسنے غیظ مین آکر اوسکی آنکہین نکلوانے کا حکم دیا اور اوس سے کہا کہ تمہارے جرایم قبیحہ نے مجہکو یہان تک مجبور کیا کہ مین تمسے اسطرح پیش آیا ہون رضا قلی نے جواب دیا کہ تمنے میری آنکہین نہین بلکہ ایران کی آنکہین نکلوائین — یہہ کلام جو واقع مین بجا تہا نادرشاہ کے دلپر اسقدر بیٹہ گیا کہ وہ اوس امر سے نہایت پشیمان اور طرح طرح کی توہمات مین مبتلا رہا اور چونکہ وہ آپ خوشی سے بے بہرہ ہوگیا تہا اس لئے وہ چاہتا تہا کہ کوئی اور بہی خوش نہ رہے — پچاس امیر جنکے روبرو اس حکم کی تعمیل ہوئی تہی قتل کئے گئے اس عذر سے کہ تمہین واسطے آنکہین نہ نکلنے دینے شاہزادہ کے

زادے کے جسکے سبب سے سلطنت کی رونق تھی اپنی جان قربان
کرنی لازم تھی ـــ حیس زنی صاحب لکھتے ہین کہ قاتل کو حقیقت مین
رضا قلی نے واسطے مارنے نادرشاہ کے مقرر کیا تھا کیونکہ یہہ شاہزادہ
بہت ظالم اور دل چلا تھا ـــ جس زمانہ مین نادرشاہ ہندوستان مین
تھا ایران مین اوسکے مرنے کا افواہ ہوگیا تھا اور رضا قلی نے بعد
حاصل کرنے اختیار سلطنت کے طہماسپ اور تمام اوسکے کنبے کو
جو مقید تھا مروا ڈالا تھا ـــ لیکن سر جان مالکم صاحب اون نہین
دلایل کے قایل ہین جو رضا قلی کے بیگناہی کے نسبت ہین ـــ بعد
اسکے نادرشاہ سے سوا ظلم رانی کے اور کچھہ ظہور مین نہ آیا ـــ
جسوقت اس ظلم کے سبب سے باغوا شیعون کے فاضلون کی چارون
طرف سرکشی ہونے لگی نادر کے قہر کا ٹھکانا نہ رہا ـــ کتنے ہی شہرون
کے باشندے اوسکے حکم سے اسطرح قتل ہوئے کہ ایک بھی نہ بچا
اور ایران کا ایک تاریخ نویس لکھتا ہے کہ باشندے بنظر بچنے کے
اس ظالم کے قہر سے صحرا اور غارون مین جا پڑے ـــ یہہ واضح
ہوتا ہے کہ جب نادرشاہ واسطے مطیع کرنے اپنے بھتیجون کے
جو سرکش ہوگئے تھے طرف سیستان کی جاتا تھا اوسنے حکم دیا کہ
تمام ایرانی جو میرے لشکر مین ہین قتل کئے جاوین ـــ یہہ ظاہر
ہے کہ اوسکا مزاج غیظ کے درجہ سے گذر کر اب جنون کی حالت
مین آگیا تھا ـــ جب اوسکے بعض بڑے سردارون نے سنا
کہ قتل ہونے والونکی فہرست مین ہمارا بھی نام مندرج ہے تو واسطے

بچانے اپنی جان کے اس ظالم ہی کے قتل پر آمادہ ہوئے اور جو لوگ ۱۶۹
کہ واسطے اس امر کے تعین ہوئے تھے اونمین سے محمد علیخان ایک سردار
اوسکے اپنی قوم کا تھا اور دوسرا صالح بیگ کپتان اوسکی چوکی کے
سپاہیونکا تھا ۔ نادر شاہ اپنے ہاتھہ سے دو قاتلونکو مار چکا تھا
کہ صالح بیگ کے ہاتھہ سے بیچ سنہ ۱۷۴۷ عیسوی کے اکسٹھہ برس
کی عمر مین بعد سلطنت بارہ برسکے مارا گیا

سر جان مالکم صاحب لکھتے ہین کہ اثر جو ایرانیون کے دلپر نادر شاہ
کے کامون نے پیدا کیا ہے اوس سے خصلت اس نادر آدمی کی
بخوبی معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ ذکر کرتے ہین کہ نادر شاہ رہا کرنے
والا اور برباد کرنے والا ہمارے ملک کا ہوا اور جب کہ وہ درباب
اوسکے کارہاے نمایان کے نازان ہوکر سخن رانی کرتے ہین وہ اوسکے
جرایم قبیحہ کو جنکے سبب سے اوسکی اخیر سلطنت کو عیب لگا رحم کیا کر
بیان کرتے ہین ۔ باوجودیکہ نادر شاہ نے بیچ موقوف کرنے
ایرانیون کے مذہب کے کوشش کی اور مرتکب بڑی بڑی گناہون
قبیحہ کا ہوا لیکن احسان مندی اور ادب اوسکا جو لوگون کے دلمین پیدا
ہوا وہ جاتا نہین رہا ہے کیونکہ اس بہادر نے پھر غرور شہرت
سابقہ کا ایرانیونکے دلمین پیدا کر دیا اور ایران پھر اوسکے سبب سے
ملک خود مختار قدیم ہو گئے

[illegible] صاحب لکھتے ہین کہ نادر شاہ نے بیچ ابتدا اپنی سلطنت
کے انصاف بغیر رو رعایت کے کیا ۔ منصب ہر حالی مین

ہر حال مین مکروہ اور ناپسندیدہ ہے لیکن نادرشاہ کی نسبت ایسا خیال
نہین ہوسکتا کیونکہ اوسکو بسبب ضرورت اور کارہاے نمایان کے جو اوسنے
ملک کے لئے کئے لوگون نے اوسکو خود بادشاہ کیا ایشیا کے چند
بادشاہ فقط جنکے ساتہہ اوسکو مقابلہ کرنا مناسب ہے ایسے ہوے
ہین جنہون نے نادر سے زیادہ مستقل حق کے ساتہہ حکمرانی کی یا جنہون نے
ابتدا مین اوسکی نسبت سے زیادہ حلم کے ساتہہ فرمان روائی کی ———
یہہ شخص بہادر اور نیک خو اور محنت کش اور جوان مرد تہا اور اوسمین تمام
علامتین بزرگی کی پائی جاتی ہین — اوس سے گناہ اس سبب سے
بہی سرزد ہوے کہ وہ ایک فتنہ انگیز قوم کا حاکم تہا — ایک دفعہ ایک
تیر اوسکے خیمہ مین آن پڑا جس سے ایک پرچہ کاغذ کا بندہا ہوا تہا
اور اوسمین لکہا تہا کہ اگر تو بادشاہ ہے تو اپنی رعایا کی پرورش اور
حمایت کر اور اگر پیغمبر ہے تو راہ مغفرت کی دکہلا اور اگر خدا ہے
تو رحم پیشہ ہوکر — نقلین اس کاغذ کی مع جواب مفصلہ الذیل کے
تمام لشکر مین تقسیم کی گئین کہ مین نہ بادشاہ ہون کہ حمایت اپنی رعایا کی
کرون نہ پیغمبر ہون کہ راہ مغفرت کی دکہلاؤن اور نہ خدا ہون کہ مین
صفت رحم کے ہون لیکن مین وہ شخص ہون کہ خدا نے حالت قہر مین
مجہکو واسطے سزا دینے گنہگاروں جہان کے بہیجا ہے — ہیوی صاحب
لکہتے ہین کہ اگر لوگ امقدر بدنہو تے تو برائیان اس غاصب کی بہی
برباد کرنے والی نہ ہوتین — درباب مذہب کے نادرشاہ کا
کوئی خاص عقیدہ نہ تہا — نادرشاہ بسبب تیز فہمی اور بیہر ستہ

 سکے ایرانیون کے مذہبی توہمات کو ناپسند کرتا تہا اور اونکے فضلا کو
بیوجہہ نہین کہتا تہا کر اونہون نے تمام آمدنی کو جیٹ کرکے ملک کو برباد
کردیا — یہ معلوم ہوتا ہے کہ نادرشاہ تقدیر پر اعتقاد رکہتا تہا —
پیشتر از لڑائی کے اوسکی مقرری عادت تہی کہ وہ تہوڑی دیر کے
لئے سجدہ مین جاتا تہا اور اوسکے سوا اوسکے مذہب اور خداشناسی کے
کوئی اور علامت نہین پائی جاتی تہی لیکن اسپر بہی اوسکو تمام مذہبون
کی تحقیقات کا شوق تہا ہندوستان سے مراجعت کرکے اوسنے
تہوڑے ہی دنون بعد حکم دیا کہ چارون کتابون مارق اور متہو اور
لوق اور یوحنا کا فارسی مین ترجمہ کیا جاوے — لیکن افسوس ہے
کہ یہہ کام ایسے شخصونکو تفویض ہوا جو اس کام کے کماحقہ لیاقت
نہ رکہتے تہے اور جس وقت کہ بعضے بعضے مقام اس نادرست ترجمہ سے
اوسکے روبرو پڑہے گئے اوسنے بسبب فرضی اختلافات بعضے
حالات کے جو مترجمون نے لکہے تہے اور دقیقون عیسائی مذہب
کے بہت خوش طبعی کی — یہودیون اور مسلمانون کے مسئلون کی
بہی نسبت ایسی ہی مدارات کی اور نادر نے اس پادریون اور
ملاؤنکی محفل کو برخاست کیا اور کہا کہ جو جو دقتین مجہے پیشتر تہین
وہ اب بہی باقی ہین یعنے میری خاطر جمع نہین ہوئی لیکن اگر خدا کی
عنایت سے مین صحیح اور سالم رہونگا تو ایسا خوب مذہب مقرر
کردونگا جو جہان مین کبہی نہین ہوا — بعد اسکے اوسنے مترجمون کو
کچہہ قدرے قلیل دیکر رخصت کیا اس موقع پر جو باتین حفت اور

اور شتابی کی اوس سے ظہور مین آئین وہ آئین لیکن اوسنے مناسب ترکیب دریافت کرنے حال مذہب عیسائی کے اپنی تحقیقات کے لیئے بسبب خود ملاحظہ کرنے انکے مذہبی کُتب کے نکالے لیکن مقام حیف ہے کہ احکام جو واسطے ترجمہ کے اوسنے دیئے تھے وہ بخوبی عمل مین نہ آئے — جن سرداروں نے نادر شاہ کو قتل کیا تھا اونہون نے اوسکے بھتیجے علی قلی کو تخت پر بٹھایا اور اس شخص نے بادشاہ ہوتے ہی اشتہار جاری کیا کہ مینے واسطے رفاہ حال رعایا کے حکم واسطے قتل کرنے اس ظالم کے دیا تھا اور خراج سال حال کا اور تمام محصول واسطے دو سال کے بعوض نادر شاہ کے دست درازی اور تعدی کی رعایا کو معاف کردیئے — بعد اسکے اوسنے بدنصیب رضا قلی اور تیرہ ۱۳ بیٹے اور پوتے نادر شاہ کے قتل کئے — صرف شاہ رخ جو چودہ ۱۴ برس کی عمر کا تھا نادر شاہ کے خاندان مین بچا — علی نے اپنا لقب عادل شاہ رکھا اور واسطے حاصل کرنے ہر دل عزیزی کے خزانہ جو اوسکے چچا نے جمع کیا تھا فیاضی سے لٹانا شروع کیا لیکن اوسکی سلطنت تھوڑے ہی دنون اور بے رونق رہی کیونکہ اوسکے بھائی ابراہیم خان نے جسکو اوسنے حاکم عراق کا مقرر کیا تھا اوسکو شکست دی اور اسیر کرکے اندھا کیا — اسکی سلطنت اوس سے بھی تھوڑے دنون رہی کیونکہ اوسکی فوج نے اوسکو تخت سے اوتار کر اوسکو اور عادل شاہ کو بھی قتل کیا — بعد اسکے شاہ رخ تخت نشین ہوا لیکن بعد دو ہی برس کے

وہ بھی تخت سے اوتار اگیا اور اندہا کیا گیا لیکن اوسکے سپہ سالار نے اوسے پھر بادشاہ کیا اور وہ ۱۷
پھر تخت سے اوتار اگیا اور قید ہوا اور آخرکار قوم افغانستان سے ایک بادشاہ خراسان کا مقرر ہوا اس زمانہ مین ہر ضلع خود سر
ہوگیا تہا اور دس برس تک کئی ہی چھوٹی بادشاہتین ہین اور بگڑین
اور آخرکار کریم خان زند سب پر غالب آیا — اس عمدہ بادشاہ
نے جو کسی عالی خاندان مین سے نہ تہا اقتدار بغیر مرتکب ہونے گناہ کے
حاصل کیا اور داد دہی اور رحیم دلی اور انصاف سے کی — ابتدا
مین یہہ شخص قوم زند کا جو قلیل تہے سردار تہا اور یہہ قوم بختیاری سردار
کی جسکا نام علی مردان خان تہا ہمراہ ہوگئے تہے اور چونکہ یہہ سردار
اصفہان پر قابض تہا اوسنے سلطان حسین کے بھتیجے کو ملقب شاہ
اسمعیل کے براے نام بادشاہ کردیا تہا — بسبب قتل ہونے
سردار مذکور کے اور شکست کہانے حاکم آذربائجان اور محمد حسین خان
کے جو مازندران پر قابض تہا کریم خان تمام مغربی ایران کا بالکل
مالک ہوگیا — اگرچہ اوسنے مناسب وقت جانکر شاہ اسمعیل کو
جسے علی مردانخان نے بادشاہ کیا تہا قید کرلیا لیکن اپنے تئین اوسنے
وکیل سلطنت کا کہلوایا — بعد بخوبی مستحکم کرنے اپنی حکومت
کے بہی وہ حد اعتدال سے باہر نہوا — اس بادشاہ کی آخیر سلطنت
مین ملک مین بہت امن وامان رہا اور زراعت اور تجارت ازسرنو
جاری ہوگئی اور اگرچہ وہ خود جاہل تہا لیکن اوسکے دربار مین
فاضل اور عاقل تہے جنکی وہ بہت قدردانی کرتا تہا — یہہ عقلمند
حاکم آرمینیا کے لوگون پر بہت مہربانی کرتا تہا اور جتے اوسع

حتے الوسع اوسنے اِس قوم کی بہت توقیر کی ـــ شیراز جسکو اوسنے
اپنا دار السلطنت مقرر کیا اِس بادشاہ کے عہد مین بہت آراستہ اور
پیراستہ ہوا ـــ کریم خان قریب عمر اسّی برس کی بیچ سنہ ۱۷۷۹ عیسوی
کے بعد سلطنت چھبیس برس کے مرگیا اور اوسکی تمام رعایا نے اوسکا
بہت افسوس کیا

سر جان ملکم صاحب لکہتے ہین کہ علامتین ایسی بادشاہ کی جو پابند
کسی قاعدہ اور قانون کا نہو اور اپنی مرضی کی بموجب کام کرتا ہو
اِس بادشاہ مین نہین پائی جاتی تہین ـــ اوسمین بلند نظری
بیشک تہی لیکن اوسکے ساتہہ جیسا ہمیشہ ہوتا ہے فتنہ انگیزی نہ تہی
ـــ وہ ہر حال مین قایم مزاج تہا اور عمر بہر اوسمین نہایت بے
تکلفی اور سادگی رہی جسکے سبب سے وہ ہوا پرستی اور اپنے درجہ
کی شان و شوکت سے اِسطور پر دور رہا جیسا کہ ساختگی سے جسمین
آدمی اپنے غرور کے چہپانے کے لئے لباس تواضع مین سعی کرتا ہے
ـــ اگرچہ یہہ بادشاہ رحیم دل تہا لیکن بعضے اوقات سزا بہت
سخت دیتا تہا اور اوسنے بنظر خائف کرنے کے اپنے دشمنون اور سرکش
رعایا کے سردار بے رحم اور تیز مزاج مقرر کئے لیکن اوسنے
بدامنیہ شاذ و نادر ہے اپنے مغلوب اور پشیمان دشمن پر رحم نہ کہایا
ہوگا غرض یہہ شخص عفو جرایم کا بادشاہ تہا اور اعتبار جو وہ
دشمنون پر بعد معافی کے کرتا تہا اوس سبب سے وہ اوسپر
دل سے فدا ہوتے تہے ـــ یہہ شخص بہت خدا پرست مشہور

کہ سچا تہا اور نماز و روزہ کا بہت پابند تہا لیکن اوسمین مذہب کا تعصب نہ تہا
— اوسکے مزاج مین بیشک ظرافت اور خوشدلی تہی اور اوسنے مرتے
دم تک اس جہان کے تمام عیش و عشرت سے حظ اوٹہایا اور
دل سے چاہتا تہا کہ تمام اور آدمی بہی میری طرح خوش رہین لیکن
بیچ شوق عیش و عشرت کے وہ حد اعتدال سے نہ گذرا اور کبہی
بسبب بے اعتدالی کے اوس سے ایسا نہ ہوا کہ بیچ سرانجام امورات
سلطنت کے غافل ہوے — اگرچہ اوسکا حکم ہمیشہ مستحکم بلکہ بعضے
اوقات سخت ہوتا تہا لیکن وہ اپنی رعایا مین سے ادنے آدمی سے
بہی بے تکلف تہا — اوسکی زندگی خوشی سے بسر ہوئی اور
اوسکی موت مانند موت اوس باپ کے تہی جسنے اپنے کنبہ کو پالا ہو
اور وہ کنبہ اوسے جان سے چاہتا ہو — باشندے ایران
کے آج کے دن تک اوسکے نام کا ادب کرتے ہین اور وہ لوگ
جو کہ بعد بربادی اس شخص کے خاندان کے رتبہ اعلے کو پہونچ گئے
ہین وہ بہی اوسکی تعریف مین قاصر نہین ہین اور جب کہ یہ لوگ
بنظر کم کرنے اوسکی شہرت کے اوسکا ذکر کرتے ہین اوسمین سے
بہی اوسکی بڑی تعریف نکلتی ہے — وہ کہتے ہین کہ کریم خان
کوئی بڑا بادشاہ نہ تہا نہ اوسکے دربار مین کوئی شان و شوکت
تہی اور نہ اسکو بہت سی فتوحات ہی حاصل ہوئین لیکن اس
بات کا اقبال کرنا چاہئے کہ وہ بیشک ایک عجیب منصف تہا
ایران مین بادشاہ

بادشاہ صرف بسبب نیک چلن اور خوبیوں کے محفوظ رہ سکتا ہے
۔ کریم خان کے جانشینوں نے بسبب حرکات ناموزون کے وہ
اختیار جو اوسنے بسبب اپنی نیکیوں کے حاصل کیا تھا کھو دیا ۔
چار بیٹے کریم خان کے جو بروقت اوسکی موت کے باقی تھی آپس مین
واسطے حاصل کرنے تخت کے کٹ مرے ۔ جس وقت کہ کریم
خان مرا اختیار سلطنت کا اوسکے وحشی سیرت بھائی ذکی خان
نے لے لیا اور واسطے اخفا اپنے غصب کے شاہ متوفی کے
دوسرے[2] اور تیسرے[3] بیٹے کو اپنا شامل ولیعہد مقرر کیا لیکن بسبب
اوسکی ظلم رانی کے خود اوسکی تعیناتی فوج نے برہم ہوکر اوسکو
یزد خواست مین مار ڈالا ۔ ابو الفتح خان دوسرا بیٹا کریم خان کا
بادشاہ مقرر ہوکر شیراز مین داخل ہوا لیکن چونکہ یہ بادشاہ کیند در
کم عقل اور عیاشس تھا اس جہت سے اپنی حکومت کو قایم نہ رکھہ
سکا اور صادق خان اوسکے دوسرے چچا نے اوسکو تخت سے
اوتار کر اندھا کر دیا ۔ صادق خان کو بھی علی مراد خان اوسکے
بھتیجے نے جسکو اوسنے بیٹا کر لیا تھا قتل کیا لیکن جب کہ یہ بادشاہ
واسطے مطیع کرنے جعفر خان بیٹے صادق خان کے جاتا تھا بسبب
شدت بیماری کے جو بسبب تھکنے کے لاحق ہوی تھی بعد چار برس
کی سلطنت کے مرگیا ۔ بمجرد مرنے اس بادشاہ کے جعفر خان
تخت نشین ہوا اور تین ہی برس سلطنت کی تھی کہ دو سردار دنکی
سازش سے جنکو اوسنے قید کیا تھا زہر سے مرا ۔ اوسکے بعد

اور کا بیٹا لطف علیخان بادشاہ ہوا — یہہ شجاع شاہ زادہ بمدد
حاجی ابراہیم کے جو فارس کا اول حاکم اور نہایت دانا اور دیانت
دار اور خوب آدمی تہا بادشاہ ہوا — ہمراہ ہونا حاجی ابراہیم کا
لطف علیخان کے ملک کیلئے بہت مسعود تہا اور غالب تہا کہ اوسکے
سبب سے بگڑا ہوا خاندان کریم خان کا پہر بن جاوے —
لطف علی ایسا وجیہہ جوان تہا کہ لوگ اوسکو دیکہہ کر متحیر ہوتے تہے
اور بیس ہی برسکی عمر میں وہ ملک کی نہایت بڑی دلاور ذہین شمار
کیا گیا تہا — لیکن چونکہ یہہ بادشاہ مغرور اور ظالم اور بے عہد
اور بے مہر تہا وہ اپنے وزیر سے جسنے اوسکے سر پر تاج رکہا
تہا جلنے لگا اور نفاق جو طرفین میں پیدا ہوا اوسکی پامالی ایکطرف
کی ضرور تہی — دعویدار سلطنت کے جو بروقت وفات کریم خان
کے کہڑے ہوئے تہے اونمیں سے ایک آغا محمد خان قوم کجر تہا
جسکا باپ محمد حسین خان کریم خان سے بہی واسطے حاصل کرنے
سلطنت کے لڑا تہا — اس سردار نے شیراز سے بہاگ کر
جہنڈا مازندران میں جو اوسکا اپنا ملک تہا کہڑا کیا اور آپ
مالک طہران اور اصفہان کا ہو گیا — اوسنے لطف علیخان سے
لڑائی بہی شروع کی تہی اور یہہ خرابیان دراز جہگڑون کی
ہونے والی معلوم دیتی تہین کہ حاجی خان نے جس سے بادشاہ
بدبر ہو گیا تہا اور جسکو خوف اپنی جان کا بہی پڑ گیا تہا ایسی تدبیر
کی کہ ایران کا ایک بادشاہ ہو جاوے۔

جب لطف علیخان دو چار منزل طرف اصفہان کی گیا حاجی ابراہیم نے
بمدد چند سپاہیون شہر کے دو سردارون کو جو قلعہ اور شیراز پر بادشاہ
کیطرف سے تعینات تھے گرفتار کرلیا اور بغیر کُشت و خون کے مالک
شہر کا ہوگیا — بروقت خبر پانے اس واقع کے لطف علی نے
فوراً برفاقت چند ہمراہیون کے مراجعت کی کیونکہ اوسکی بہت سی
فوج نے علامتین عدم متابعت کی ظاہر کین — ان سپاہیون کی
کنبو نکو بادشاہ نے رشک سے عمداً اپنی دار السلطنت مین رکہا تھا
اور جب حاجی ابراہیم نے اونکو واسطے حفاظت اونکی زن و
فرزند کے جنکو وہ سب سے زیادہ عزیز جانتے تھے طلب کیا
وہ چلے آئے اور لطف علی لاچار ہوکر بہاگ گیا — لیکن اسیر بہی
لطف علیخان پہر نئی فوج جمع کرکے دوسرے سال شیراز پر آیا
اور اوسکو محاصرہ کرلیا — عالی ہمتی اور شجاعت جو اوس سے
ظہور مین آئی اوسکے سبب سے اوسکے رفیقون کے دلمین بہت
تقویت ہوئی — اسمین شک نہین کہ لطف علیخان اپنی دار الخلافت
لے لیتا اگر اوسکو کام حاجی ابراہیم سے نہ پڑا ہوتا جو انجام کار کو
پہلے ہی سوچ گیا اور تدبیرین برمحل واسطے بچار رکہنے شہر کے
عمل مین لایا — سرکش فوج اپنے سردار سے منحرف ہوکر شیراز
مین بہت بے انتظامی اور خودسری سے داخل ہوئے تہے اور
انکے آنے سے فوج فارس کی شہر کے اندر قریب بارہ ہزار
کے ہوگئے تہے — حاجی ابراہیم واسطے مقرر کرنے بادشاہ

اسکے قوم کجر ہین سے صرف پیادون ہی کی فوج پر اعتبار کرسکتا تہا لیکن اس فوج مین سواے دوکاندارون اور کاریگرون کے کوئی اور نہ تہا اور یہہ فوج فارس کی فوج سے پانچ حصہ کم بہی تہی — اس وقت حاجی ابراہیم نے عجیب تدبیر واسطے سلاح کہلوانے اور نکالنے اس فوج کثیر کے شہر سے باہر کی اور وہ اس تدبیر کو ایسی ہوشیاری اور تیز دستی سے بجالایا کہ اوسکے عندیہ کا کسی کے دل پر شبہہ بہی نہ گزرا — بعد بندوبست کرنے اون کوچون کے جنسے اوسکی گہر کی عقب کی طرف سے رستے شہر پناہ کے دروازہ کو جاتے تہے اوسنے اس فوج کو حکم دیا کہ وقت معینہ پر تیار رہنا کیونکہ مین تمکو انعام دینا چاہتا ہون — وہ بموجب حکم کے جمع ہوئے اور حاجی ابراہیم نے اونمین سے سو آدمیونکو اپنے گہر کے صحن مین بلایا — بسبب بلند دیوارون کے باہر کے آدمیونکو کچہہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ اندر کیا ہوتا ہے — جب کہ پہلے سو آدمی داخل ہوئے اونکو چارون طرف سے گہیر لیا لیکن کہہ دیا کہ اگر تم ہتیار دیدوگے تو تمکو کسی نوع کا ضرر نہین ہوگا الغرض اونسے ہتیار لیکر واسطے زیادہ کرنے فوج کے شہر کے باشندونکو جنپر اعتبار تہا دیدئے اور اونکو دوسری طرف سے شہر کے دروازہ کے باہر کردیا — اسیطرح تمام فوج کے سلاح چہن گئے اور سب باہر شہر کے نہایت متحیر اکٹہے ہوئے — یہہ امر نہایت آسانی سے بغیر گرنے ایک قطرہ خون کے ظہور مین آیا — جب تمام یہہ لوگ شہر کے باہر ہو گئے

ہوگئے تب اونہین حکم ہوا کہ قرب وجوار کے کسی گانو مین چلے جاؤ اور
چونکہ یہہ لوگ قابل مقابلہ کے نہ رہے تہے اونہون نے لاچار ہوا
متابعت کے اور کچہہ چارہ نہ جانا ــ بعضے اونمین سے لطف علیخان
کے ساتہہ ہوگئے اور بعضے بے تعلق رہے

سرگذشتین جو بعد اسکے ظہور مین آئین وہ بہی مانند سرگذشت مرقومہ
بالا کی نہایت عجیب ہین ــ دو بہہ د فوج سے جو آغا محمد نے واسطے
کمک حاجی ابراہیم کے بے در پے بہیجے تہے اونکو بہادر لطف علیخان
نے شکست دی اور آغا محمد لاچار ہوکر فوج کثیر سے جو لطف علی کی
فوج سے سو حصہ زیادہ تہی خود واسطے مقابلہ کے آیا ــ تسپر
بہی بے ہراس لطف علیخان نے واسطے حاصل کرنے تاج کے جانسے
ہاتہہ دہو کر لڑنا چاہا ــ وہ بے خبری مین آگئے کے فوج پر جاپڑا
اور اوسکو شکست دی اور بیچ تعاقب بہاگی ہوئی فوج کے دو چار سو
آدمیون سے دشمن کی فوج پر جسمین تیس ہزار آدمی سے کم نہ تہے
حملہ کیا ــ بسبب اندہیری رات کے اور خوف کے جو اوسکے نام
نے لوگون کے دلمین پیدا کیا تہا اوسنے دشمن کی تمام فوج کو پراگندہ
کردیا اور قریب تہا کہ سردار کجر کے خیمہ مین داخل ہووے لیکن
ایک نے اوسکے ہمراہیو مین سے بیان کیا کہ آغا محمد بہاگ گیا ــ
اس خبر سے فریب کہا کر اوسنے اپنے آدمیونکو خیمہ مین جانے سے
منع کیا کیونکہ خزانہ کا جو اوس خیمہ مین تہا اوسنے خود مالک ہونا چاہا
اور سپاہی ... اس وقت واسطے لوٹ مار کے اور طرف چلے گئے

لیکن صبح کو لطف علیخان نے دشمن کے لشکر سے آواز اذان کی سُنی جس سے تمام آغا محمد کی فوج پر ظاہر ہو گیا کہ سردار اپنی جگہ پر صحیح و سالم قایم ہے — لطف علیخان اپنے خواب فتح سے چونک کر لاچار ہو کر بھاگ گیا

اس وقت سے آغا محمد بادشاہ ایران کا تصور کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ عراق اور فارس اور کرمان اور استرآباد اور مازندران اور گیلان کا مالک ہو گیا تھا — لطف علیخان جسکی دمین ہر اس نہین آئی تھی پہلے طرف کرمان کے اور بعدہ طرف خراسان کے خیر و عافیت سے چلا گیا — آخرکار اوسنے بعد بہت سرگذشتونکے ایک گروہ اپنے رفیقونکا جمع کر کے شہر کرمان کو حملہ کر کے لے لیا اور یہان اوسنے پہر ایک دفعہ تو زک بادشاہی کا حاصل کیا لیکن تمام اوسکے کار ہاے نمایان مین سے یہہ اخیر فتح تھی — آغا محمد نے بسرعت تمام فوج کثیر سے واسطے پامال کرنے لطف علیخان کے جو بعد شکست کہانے کے اور بہی دلیر ہوتا جاتا تہا طرف شہر کرمان کی کوچ کر کے اوسکو محاصرہ کر لیا — محاصرہ چار مہینے رہا لیکن دغابازی سے دروازے قلعہ کے کہل گئے — لطف علیخان اگرچہ چارونطرف سے گہر گیا تہا لیکن تسپر بہی تین گہنٹہ لڑتا رہا اور جس وقت رات ہوئی وہ تختونکے پُل پر سے جو خندق پر تہا تین ہمراہیون سے دشمنون کے بیچ مین سے نکل گیا — صبح کو جب آغا محمد نے سُنا کہ شیر جال سے نکل گیا وہ نہایت غضب ناک ہوا اور غصہ بیگناہ باشندون پر

باشندون پر جہانتا ــ دلمین ایسے بیان سے درد ہوتا ہے ــ ہرایک مرد جوان جو شہرمین تہا قتل ہوا یا اندہا کیا گیا اور جب قاتل بہی خونریزی سے تہک چکے تب اس بادشاہ کے دلمین ٹہنڈک پڑی ــ بیس ہزار عورتین اور اطفال سپاہیونکو کنیزی اور غلامی مین دیئے گئے ــ واضح ہوتا ہے کہ ستّر ہزار آدمی اس شہرمین اندہے ہوئے اور اس سے بہی زیادہ قتل ہوئے ــ لطف علیخان تہوڑے دنون بعد اس بے رحم دشمن کے حوالہ کیا گیا جسنے اوسکی نسبت نہایت زبون حرکتین کرکے اوسکی آنکہین نکلوا ڈالین اور اوسکو طہران مین اسیر بہیجدیا جہان وہ بعدہ قتل ہوا ــ زند کے خاندان کی اخیر بادشاہ کی یہہ سرگذشت تہی ــ لطف علیخان کو بسبب اوسکی شجاعت اور دلیری کے اگر ایران کا رستم ثانی کہین تو بجا ہے جس شخص پر ذرہ بہی شبہہ دعوے سلطنت کا پڑا وہ قتل ہوا یا اندہا کیا گیا ــ آغا محمد صرف اس وحشی بدلے ہی پر راضی نہوا بلکہ اوسنے مردون سے بہی بدلہ لیا اوسنے حکم دیا کہ ہڈیاں نیک کردار کریم خان کی کہودی جادین اور طہران کو بہیجی جادین جنکو اوسنے موہڈیون نا درشاہ کے اپنے محل کے دروازہ مین لگایا تاکہ وہ ہرروز اونپر گوروو بڑے دشمنون اپنے خاندان کے قدم رکہتا ہے اس حرکت سے واضح ہے کہ تدبیر آغا محمد خان کی جسکے موافق وہ کام کیا کرتا تہا اور جسکے سبب سے وہ غصہ کو مخفی رکہہ سکتا یا فی الجملہ ترک کردیتا تہا اسوقت سنگدلون کیسے اور بہت بڑے تہے اسطرح کے آدمی

کی لیا تھون اور اچھے اوصاف کے بیان کرنیکو طبیعت نہین چاہتی لیکن
باوجود اسکی سخت حکمرانی کے بباعث اسکی تدابیر دانشمندی اور داد
گستری اور تیزی عقل کی ایران مین امن وامان ہوگیا اور زراعت
وتجارت بہم ہونے لگی — بڑی وارداتین اس بادشاہ کی سلطنت
مین یہہ ہوئین کہ اوسنے جارجیا اور خراسان کو تسخیر کیا — شہر طفلس
کے لوٹ کے ساتہہ جو جارجیا کا دارالخلافہ ہے ہر قسم کا ظلم جو بسبب
دشمنی قوم اور تعصب مذہب کے ظہور مین آتا ہے واقع ہوا —
صرف لڑکے اور خوبصورت عورتین قتل عام سے بچ رہین تاکہ وہ
فتح کرنے والونکی کنیزی اور غلامی مین آوین — عبادت خانے
عیسائیونکے منہدم کئے گئے اور جو پادری ہاتہہ لگا وہ قتل ہوا —
پندرہ ہزار آدمی اس شہر سے اور دس ہزار اور اور شہرون
اور اضلاع سے اسیر ہوئے اور ایران کی فوج نے معہ بہت سے
مال غنایم کے مراجعت کی — دوسرے سال آغا محمد نے طرف
مشہد کی کوچ کیا اور تمام چھوٹے حاکمون نے اوسکی متابعت
قبول کی — ظاہر مین اوسکا ارادہ زیارت روضہ حضرت امام
رضا کا اور سزا دینے اون لوگونکا جنہون نے روضہ موصوف کو
لوٹ لیا تہا معلوم ہوتا تہا لیکن اوسکا اصل مطلب یہہ تہا کہ اپنی
حکومت خراسان پر قایم کرے اور ترکمانون کو اونکی یورشون
سے باز رکھے اور اوس دولت کا جو نادر شاہ کی اولاد کے
پاس تھی قبضہ حاصل کرے — جس وقت کہ فوج ایران کی

کی قریب شہر کے آئی بدنصیب اندہے شاہ رخ نے واسطے استقبال
کے باہر آن کر آغا محمد کی متابعت قبول کی اور آغا محمد معہ تمام اپنے
امیرون کے باپیادہ امام کے روضہ مین گیا — بعد زیارت
کے اوسنے شاہرخ سے جواہرات جو اوسکے پاس تہے اور جو اوسنے
اپنے بیٹون سے چہپا رکہے تہے طلب کئے — ہرچند بدنصیب
بڈہے بادشاہ نے قسمین کہا کر کہا کہ میرے پاس جواہرات نہین
ہین لیکن آغا محمد نے اوسکو ایسی طرح طرح کی عقوبت پہنچائی کہ اوسنے
سب قبول دیا لیکن اوس لعل کو جو اورنگ زیب کے تاج مین تہا
اور خاص کر جسکے لئے زیادہ تر تحقیقات تہی اوسنے ہرگز نہ بتایا
جب تک کہ عقوبت سے اوسکی جان نکلنے کو ہوئی — اسوقت
آغا محمد نے حکم دیا کہ اب تکلیف نہ دو اور شاہرخ سے کہا کہ تمنے
اپنے ہاتہہ سے یہہ مصیبت اپنے اوپر ڈالی — بعد اسکے اوسنے
حکم دیا کہ شاہرخ کا تمام کنبہ مازندران مین بہیجا جاوے لیکن یہہ
بدنصیب پوتا نادرشاہ کا دو چار ہی دن بعد روانہ ہونے کے
مشہد سے بسبب عقوبت کے جو اوسنے اوٹہائی تہی بیچ چونسٹھ
برس کی عمر مین مرگیا

آغا محمد بیچ تیاری مہم بخارا کے جو زیر حکم مشہور بیگی جان کے تہا
مصروف تہا کہ اوسکو خبر پہنچی کہ روس والے دریا سے ارکسیس
سے اوتر آئے اور آذربائیجان کے لینے کا ارادہ رکہتے ہین
— بسبب فوت ہونے کیتہرائن ملکہ روس کی بیچ مہینے نوامبر

سنہ ۱۷۹۶ عیسوی کے ایران اس بڑے خوف سے بچ رہا باوجودیکہ کہتیہ رائن کے جانشین نے فوج ایران سے بلوا لی تہی لیکن آغا محمد نے شروع بہار مین پہر جارجیا کیطرف جانیکا ارادہ کیا — وہ شہر شیشا تک پہنچا تہا کہ پیمانہ اوسکی عمر کا لبریز ہوگیا — دو اوسکے خدمتگارون نے جنکے اوسنے قتل کرنیکا جزوی خطا کی بابت حکم دیا تہا اوسکے خیمہ مین آنکر سوتے مین اس نہایت عاقل اور نہایت ظالم بادشاہ کو خنجرون سے مار ڈالا — سر جان مالکم صاحب لکہتے ہین کہ ابتدائے عمر مین آغا محمد نے بہت مصیبتین اور تکلیفین اوٹہائین — جب آغا محمد کی پانچ یا چہ برس کی عمر تہی وہ بموجب حکم عادل شاہ کے خوجہ کیا گیا تہا اور اس سبب سے اوسکو آغا کہتے تہے کیونکہ آغا حرم کے بڑے حاجب کو کہتے ہین — اوسکا بدن ایسا دبلا تہا کہ دور سے وہ پندرہ برس کا لڑکا معلوم ہوتا تہا اور بسبب جہرّیون اور بے ریشہ ہونے کے بڑہیا عورت سے مشابہت رکہتا تہا اور جب کہ اوسکے چہرہ پر خفگی آتی تہی تو وہ نہایت بدشکل معلوم دیتا تہا — کریم خان بسبب اوسکی دانائی کے اوسکو پیران وضع کہتا تہا — اوسکی ساخت ایسی تہی کہ وہ ہر ایک طرحکی مشقت کو سہہ سکتا تہا اور ہر ایک قسم کی عیش و عشرت سے نفرت کرتا تہا اور اوسکو شکار کا شوق اسقدر تہا کہ اوسنے قریب تمام اپنی زندگی کے گہوڑے کی پیٹہ پر بسر کی — ایکدن وہ کالی سوکہی ہوئی روٹی اور کہٹا دودہ ایک ایرانی سپاہی سے لیکر

بلکہ کہا رہا تہا کہ ایک نے اوسکے سرداروں مین سے بہی اوسکی تقلید کی
— بادشاہ نے بمجرد دیکہنے اسبات کے اوسکو منع کیا اور کہا کہ اپنی
شیرینی اور نعمت جسقدر تمہارا جی چاہے کہاؤ لیکن میرے سپاہی کا کہانا
کبہی مت چہوڑ — اسکا طریق آئندہ کا سبب یادگاری مصیبتون گذشتہ
کی ایسا تہا جیسا کہ آگے بیان ہوتا ہے پہلی آرزو اوسکے دل کی ذوی الاقتدار
ہونا تہا دوسری طمع تیسرے بدلا لینا ان تینون خواہشون کو اوسنے
درجہ غایت تک حاصل کیا اور یہی خواہشین ایکدوسری کے معاون
ہوگئین لیکن طمع اور انتقام نے بمقابلہ خواہش حصول طاقت کے غلبہ
نپایا — وہ لوگون کی سیرتون اور دل کی باتون کو خوب جانتا تہا
یہی واقفیت اور حکمت مخفی رکہنے اپنے مقصود کی موجب اوسکی کامیابی
کے دشمنون پر ہوئی جن سے وہ قصد لڑنیکا کرتا تہا جب تک حکمت سے
کام نکلتا اور مندول رزم مین بہی بہ نسبت تلوار کے اسکی تدبیر سے زیادہ
مطلب براری ہوتی تہی — اوسکے ایک نہایت لئق اور معتمد وزیر سے
پوچہا گیا کہ کیا آغا محمد بذات خود بہادر ہے اوسنے جواب دیا کہ اوسکی
بہادری مین کوئی شک نہین لیکن مجہے کوئی ایسا موقع یاد نہین جسمین
اوسکو ظاہر کرنے اپنی شجاعت کا قابو ملا ہو — اس بادشاہ
نے ہمیشہ عقل اور حکمت عملی سے اپنا کام نکالا اور کبہی ہاتہ کو واسطے
حاصل کرنے کسی بات کے کام نہین فرمایا — پہلے کوشش اوسنے اوس
واسطے حاصل کرنے طاقت کے کی اور دوسری واسطے قائم رکہنے
اوس طاقت کے اپنے خاندان مین — واضح ہوتا ہے کہ

 بادشاہ نے تدبیرین جو واسطے بچانے تخت کے کین لیکن وہ خود
غرضی کے سلئے نہین تہین اور وہ اکثر بروقت ذکر ولیعہد کے کہتا تہا
کہ نہیے اسقدر کُشت و خون اس سلئے کیا ہے کہ بابا خان اطمینان سے
سلطنت کرے — اپنے دو بھتجون یعنے فتح علیخان جسے وہ پیار سے
بابا کہتا تہا اور حسین علیخان کو وہ بجائے اپنے فرزندون کے جانتا تہا
اور صرف فتح علیخان کے سلئے جسکو وہ بادشاہ کرنا چاہتا تہا اوسنے
اپنے بہادر سوتیلے بہائی جعفر قلیخان کو جسکا وہ خود اپنے سرفرازی کا
ممنون تہا دغا سے قتل کیا — جب کہ بے انتظامی جو بسبب قتل آغا
محمد کے واقع ہوئی تہی موقوف ہوئی حاجی ابراہیم نے جو بادشاہ
متوفی کے مرتے دم تک وزیر اعظم اور معتمد تہا فتح علیخان کو بادشاہ
مشتہر کر دیا — بروقت تخت نشینی فتح علیخان کے گونہ فساد اوٹہا
تہا لیکن وہ بغیر لڑائی بہی ہونے کے رفع ہوا اور اوس وقت سے
آج کے دن تک ملک مین کسی نوع کا آپس کا فساد نہین ہوا ہے
— بسبب رحمدلی اور انصاف اس بادشاہ کے ایران کے لوگ بیچ
اوس حالت اور بہبودی اور اطمینان کے ہین جو ملک سے
مدت سے معدوم ہو گئے تہے — بلحاظ دعوی شمالی مغربی سرحد
سے فتح علیشاہ کامیاب نہین ہوا کیونکہ جارجیا روس والونکا
ضلع ہو گیا اور فوج جو واسطے حفاظت قلعون مقام مذکور کے
تہی کنارون بحر روس تک اور جنوبی کنارون بحر خدر تک ہو گئی
ہے — خراسان مین بہت سے سردار برائے نام متابعت

متابعت کرتے ہین اور گاہگاہ خراج ادا کرتے ہین ـــ ہرات بیچ قبضہ بادشاہ کابل کے ہے لیکن ایران کا بادشاہ سال بسال کچھہ روپیہ محمد شاہ سے بموجب عہدنامہ کے لیتا ہے ـــ خصلت فتح علیشاہ کی اور طرح حال کی حکومت کی ایک سیّاح نے جسکی تلاش کے سبب سے نقشہ ایران کا بہت دُرست ہو گیا ہے اسطرح لکھی ہے

فتح علی شاہ بعد اپنے چچا آغا محمد خان کے بیچ سنہ ۱۷۹۸ عیسوی کے چالیسں برس کی عمر مین ایران کا بادشاہ ہوا ـــ بیئس برس کی عمر سے وہ بیچ سایہ حمایت اپنے ذوی الاقتدار چچا کے رہا اور اوسکا لڑکپن بھی بسبب مہربانی کریم خان کے آرام مین گذرا ـــ یہہ واضح ہوتا ہے کہ جب کریم خان تخت نشین ہوا اوسکے دشمنون نے اوسکو اوّل بھیجے اور کجر کے خاندان مین سے بابا خان جو بہت صغیر سن تھا بھیجا گیا بادشاہ ایک دو دفعہ اوس لڑکے کو روز خوشی سے دیکھا کرتا تھا اور آخر کو کہا کہ اس لڑکے کو کیون لائے ہو میرا اس سے کچھہ کام نہین ہے اوسکا سر تاج کے لیے بنا ہے اور اس لڑکے کو اسکی ماکے پاس بھیجدو ـــ بعد اسکے اوسنے فتح علیخان کو خلعت اور گھوڑے دیکر مازندران کو باعزت سے بھیجدیا ـــ اس سے ظاہر ہے کہ اس بادشاہ نے لڑکپن ہی سے بیچ مکتب بدبختی کے تربیت نہین پائی اور اسی جہت سے کوئی بات مخصوص اوسکی سیرت مین نہ تھی ـــ اگرہم یہہ خیال کرین کہ اوسنے مطلق العنانی مین پرورش پائی تھی تو اوسکے مزاج کو ہم

کسیطرح بُرا نہین کہہ سکتے کیونکہ باوصف وہ ایران کے بادشاہ ہونے کے بے رحم اور مائل بہ بے منصفی نہین تصور کیا گیا ہے — اپنے مذہب مین وہ بہت بااعتقاد آدمی تہا اور ہر بات مین حد اعتدال سے باہر نہ ہوتا تہا اور شراب کو شاذونادر ہی استعمال مین لاتا تہا مگر تہوڑی سی انگریزی جرکی شراب بصلاح اپنے طبیبون کے مقرر پیتا تہا — اس بادشاہ کو ہم شجاع نہین کہہ سکتے بلکہ بعضے موقعون پر جب اوسے خوف کے مقابل ہونا لازم تہا اوسنے پہلوتہی کیا اور نہ یہہ بادشاہ ذی مروت سے کہا جاسکتا ہے — حقیقت مین اس بادشاہ مین بہت کم لیاقت تہی قوت دل سے بے بہرہ تہا — اگر یہہ آدمی بادشاہ نہوتا تو اسمین شک نہین کہ وہ بہت مودب ہوتا لیکن ایسی ملک کے بادشاہ ہونے کے لایق نہ تہا بلکہ وہ بادشاہ بہی نہ ہوتا اور درصورت ہونے کے رہ بہی نہ سکتا اگر اوسکے ذوالاقتدار اور مکار چچا نے زور یا فریب سے تمام ایسے لوگون کو جو فتح علیخان کو ضرر پہنچاتے نیست ونابود نکر دیا ہوتا اور گردنواح کے ملکونکی یورشون سے یہہ بادشاہ اسسبب سے محفوظ رہا کہ اونمین خود ہی بے انتظامی ہورہی تہی — بڑا عیب اور قصور فتح علیشاہ کا یہہ تہا کہ وہ نہایت ممسک اور زردوست تہا جسکے سبب سے ملک کو اتنا ضرر پہنچا ہے کہ دشمنون کے ہاتہہ سے بہی نہین پہنچا — یہہ بادشاہ واسطے حصول فائدہ کے مرتکب نہایت کمینہ حرکات کا ہوتا تہا اور چونکہ تمام اوسکے مزاج سے خوب واقف تہے وہ بہی بجائے خود

خود ہر ایک تدبیر واسطے جمع کرنے روپیہ کے کرتے تہے تاکہ وہ واسطے حاصل کرنے مہربانی یا رفع کرنے غصہ کے روپیہ بادشاہ کی نذر کرین — بادشاہ کی آرزو صرف یہی نہین تہی کہ اوسکے خزانہ مین بہت روپیہ ہو بلکہ وہ یہہ چاہتا تہا کہ تمام ملک کی دولت میرے ہی خزانہ مین ہو — وہ جانتا تہا کہ واسطے دبانے فتنہ انگیز مزاج ایرانیون کے سوا مفلس رکہنے کے کوئی اور بہتر تدبیر نہین ہے اور اسی قاعدہ پر اوسنے ہمیشہ عمل کیا کیونکہ اوسے جسوقت دریافت ہوا کہ اوسکی رعایا مین سے کسی پاس روپیہ جمع ہو گیا ہے وہ اوس روپیہ کو بذریعہ نذر یا جرمانہ اپنا کر لیتا تہا — اوسنے واسطے جمع کرنے روپیہ کے ایسی ایسی تدبیرین نکالین کہ ایران کے کسی بادشاہ کو معلوم بہی نہ تہین — اوسنے صرف اپنے بیٹون ہی کو نہین بلکہ اپنے جیون کو بہی اوسنے اونے سرداروں کے ہاتہہ واسطے بہت سے روپیہ کے بلکہ بعضے اوقات بغیر رضامندی طرف ثانی کے بیچا — انعامات اور خلعت جو یہہ بادشاہ دیتا تہا وہ بہت نالایق ہوتے تہے — اگر وہ کسی کو ایک شال دلواتا تہا وہ اکثر کہنہ اور موٹی ہوتی تہی اور اگر ایک پوشاک دلواتا تہا وہ نہایت موٹے کپڑے کی ہوتی تہی — جب کہ وہ اپنے اوپر جبر کر کے روپیہ ہاتہہ سے دیتا تہا تو وہ نہایت واجب توقع سے بہی بہت کم ہوتا تہا — بسبب اسقدر تنگ چشمی کے اوسکے نوکر و نکے دلونمین سے جو خود زر دوست تہے اوسکی محبت جاتی رہی

اگر بادشاہ ایران کو اپنا ملک تصور کرتا تو اس صورت مین وہ اوسکا خواہان ہوتا اور اوسکے واسطے اوسکی بہبودی کے کوشش کرتا لیکن وہ اپنے تئین اوسکا مالک بطور ٹھیکہ دار کے خیال کرتا تہا یعنے اوسکو سوا اخذ زر کے اور کچھہ مرکوز خاطر تہا — چونکہ تخت اوسکے خاندان مین بسبب فتح کے آیا تہا اس سبب سے وہ تمام رعایا کو سوا اپنی قوم کے جو اوسکے ہمراہ ایران مین تہی بطور فتح کے ہوئی قوم کے تصور کرتا تہا اور صرف یہی پیش نہاد خاطر تہا کہ کسی طرح روپیہ ہاتہ لگے اور اس باب مین وہ پابند قواعد اور انتظام کا نہین تہا اور جب تک بسبب ظلم حاکمون کے جو اوسکے واسطے جمع کرنے روپیہ کے مقرر کئے تہے محصول سرکاری مین فرق نہ آتا تہا بادشاہ کبہی پرسان حال مظلومونکا نہوتا تہا — اوسکا مطلب یہہ تہا کہ جہان تک بنے روپیہ بہت سا آوے اور حتی الوسع کم خرچ کیا جاوے — بہتیری ترکیبین ہین کہ اگر تہوڑا سا روپیہ دانائی سے صرف کیا جاوے تو اوس سے بادشاہ کی آمدنی بہت زیادہ ہوسکتی ہی لیکن اوسمین اسقدر خیال اور توجہہ ضرور ہے جو ایران مین نہین ہے — اگر کوئی کان دریافت ہووے یا نہر واسطے زرخیز کرنے ایک ضلع کے مطلوب ہو تو ایران کا بادشاہ اوس سے کچھہ سروکار نہین رکھنے کا لیکن لوگ اپنے ضرر یا فائدہ کے لئے سعی کرین یا نہ کرین — اسطرح بہت سے کان یون ہی پڑے ہوئی ہین اور بہت سی اراضی جو قابل زراعت کے ہے بے تردد ہے کیونکہ جس کام مین خود بادشاہ خیال نقصان

نقصان سے دل نہین چلا سکتا اوسمین رعایا کسطرح سے ساعی ہو — ایران مین بادشاہ کیطرف سے سڑکین اور پل اور کاروان سرائین اور مدرسے نہین ہین — اگر بادشاہ لوگون کے دلمین کسی موقع پر اپنی محبت اور ادب پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ حکم دیتا ہے کہ اسقدر روپیہ فلانی مسجد یا درگاہ مین بہیجا جاوے یا کسی مدرسہ یا کاروان سرا کی مرمت ہو جاوے لیکن روپیہ جو ایسے کامون مین صرف ہوتا ہی آخر کو شاذ و نادر ہے بادشاہ کے ذمہ پڑتا ہے — اگر کسی جگہ کی مرمت ہوتی ہے تو مزدور ضلع سے طلب کے جاتے ہین اور اونکو کچہہ قدرے قلیل ہی مزدوری ملتی ہے — اسطرح تمام پرانے بادشاہی محل اور باغ جو مختلف اضلاع مین واقع ہین شکستہ اور بے تردد پڑے ہین کیونکہ بادشاہ کیطرف سے واسطے مرمت اور تردد کے کچہہ مقرر نہین ہے — کبہی روپیہ ان باتونمین صرف نہین ہوتا الا اوس صورت مین کہ بادشاہ اتفاق سے کسی باغ یا محل کو دیکہے لیکن اس صورت مین بہی سوا قدرے قلیل مرمت کے کچہہ اور نہین ہوتا — لیکن تجارت ایران مین اب بہی جاری ہے کیونکہ امیر اکثر تجارت مین شریک ہو جاتے ہین اور واضح ہوتا ہے کہ بادشاہ بہی بہت سوداگری کرتا ہے — لیکن سوداگر بہی مانند اور آدمیونکی اخذ و جبر سے محفوظ نہین ہین

بعضے سیاح لکہتے ہین کہ فتح علی شاہ خوب بادشاہ تہا — ایک عہدہ دار جو انگریزی ایلچیون کے ہمراہ تہا لکہا ہے کہ بادشاہ

اپنے ملک مین نہایت عاقل آدمی ہے اور اوسکی رعیت اوسکو دل سے
چاہتی ہے اور وہ حکمرانی بہت رحم دلی سے کرتا ہے اور کبھی سزا سے
ہمیشہ یہ نہین دیتا الا اونکو جنکے جرم قابل معافی کے نہین ہین — ایک اور
دانا سیاح لکھتا ہے کہ بادشاہ بہت خوش خلق اور بہت سی صفتون سے
موصوف ہے — اوسکے اور وصفونمین سے ایک یہ ہے کہ وہ
شاعر بھی ہے اور ایک دیوان اوسنے تصنیف کیا ہی جسکی تعریف مین
زبان ایران کی نکتہ چینو نکی خشک ہے وہ شکار سے شوق رکہتا ہے
اور نہایت اچہا شہسوار اور نشانہ باز ہے — چونکہ وہ اپنے
علم و فضل کی شہرت کو بہت عزیز رکہتا ہے اس سبب سے وہ ایک
جزو اپنے وقت کا بیچ صحبت فاضلون کے صرف کرتا ہے اور بیچ سمجھنے
شعر و غزل اور دلچسپ قصون کے بہت محظوظ ہوتا ہے — باوجود
اسکے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ مانند لڑکون کی لہو و لعب مین بھی مصروف
رہتا ہے جسمین اوسکے ہمدم اور متوسل اوس سے بہت بے تکلف
رہتے ہین — باوجود بادشاہ ہونے کے جسکے سبب سے وہ
اکثر مرتکب بے رحمی کا ہوا ہے اوسکی خلقت مین حقیقت مین رحم
دلی ہے جسکو مین ہمیشہ قابل توصیف کے جانتا ہون — اس
بادشاہ کے نام پر بسبب اس حرکت کے بڑا دہبا لگا کہ وہ اپنے
وزیر حاجی ابراہیم سے جسنے اوسکی اور اوسکے چچا کے سر پر تاج
رکہا تہا احسان مندی سے پیش آیا اگرچہ بسبب قتل کرنے اپنے
چچا صادق خان کے اس بادشاہ کے لئے عذر ہے — بیچ سنہ

سنہ ۱۸۰۲ عیسوی کے بادشاہ کی ماںنے جو حاجی ابراہیم کے قدردان
اور حامی تہے وفات پائی اِس سبب سے اوسکے دشمنون نے قابو
پاکر طرح طرح کے بہتان جنسے بادشاہ کے دلمین غصہ اور خوف پیدا ہوتا
واسطے نیست کرنے حاجی ابراہیم کے جسکے وہ خون کے پیاسے
تہے اوٹہائے — یہہ بڈہا وزیر اپنے دشمنونکی سازش سے بخوبی
واقف تہا لیکن اوسنے حقارت کے خیال سے کوئی تدبیر واسطے
اپنے بچاؤ کے نکی — الغرض وہ معزول ہوا اور حکم ہوا کہ اوسکی آنکہین
نکالی جاوین اور جب ابراہیم نے اوس بےباکی سے جو اُنکی
خلقت مین ہے کہا کہ میری نسبت بہت نا احسان مندی اور بےانصافی
ہوئی فتح علیشاہ نے برہم ہو کر اوسکی زبان کاٹنے کا حکم دیا —
— حاجی ابراہیم تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا اور بموجب نالائق
دستور ملک کے اوسکے بیٹون اور بہائیون پر بہی اسی قسم کی آفت
پڑی — اگرچہ یہہ لوگ بیچ مختلف اضلاع کے رہتے تہے لیکن
جابجا ایک ہی ساعت مین گرفتار ہوئے بعضے قتل ہوئے اور بعضون
کی آنکہین نکلوائی گئین اور سب کا مال ضبط ہوا — بہتان جو حاجی
ابراہیم پر اوٹہائے گئے تہے سوا رشک اِس وزیر کے اقتدار کے
اونکے سننے کے بڑے یہہ بہی وجہ تہی کہ اوسکے اقربا اہل دول
تصور کئے گئے تہے اور چونکہ بعدہ بادشاہ اپنی اِس حرکت سے بہت
پشیمان ہوا وہ اپنے ارکین کو بسبب نقصان کے جو ملک کو ہوا
اکثر ملامت کرتا تہا اور وقت ضرورت مین کہہ اوٹہتا تہا کہ حاجی

ایسے ملک مین جسمین اسقدر انقلاب اور بے انتظامی رہتی ہو اور جسمین قاعدے سے ملک رانی کے بہی نہ معلوم ہون دریافت کرنا تعداد رعایا وغیرہ کا ساتہہ صحت کے دشوار ہے — جارڈن صاحب نے لکہا ہے کہ بیچ عہد شاہ عباس کے قریب چار کرور آدمیون کے بیچ تمام سلطنت کے تہے اور پن کرٹن صاحب لکہتے ہین کہ مغربی ایران مین جو حال کی سلطنت ہے ساٹہہ لاکہہ آدمی ہین اور قندہار مین چالیس لاکہہ اور اس تعداد کو سرجان مالکم صاحب بہی قریب القیاس سمجہتے ہین کیونکہ ہر ایک مربع میل انگریزی کے لئے سو آدمی ہوئے — اگرچہ بسبب یورش افغانون کے آبادانی اس ملک کی بہت کم ہو گئی تہی لیکن حال کی سلطنت مین بہت زیادہ ہو گئی ہے اور زیادہ ہوتی جاتی ہے — یہودی جو نہایت ذلیل تصور کئے جاتے ہین اس ملک مین اب بہت کم ہو گئے ہین اور گبر جنکو انواع انواع کی تکلیفین پہنچتی ہین اور جو صرف شہر یزد ہی مین رہ گئے ہین بہت کم ہین یعنے چار ہزار گہر ہین اور یہہ بہی شاید زیادہ کر کے لکہے گئے ہین اور ارمنی بارہ ہزار پانسو سے بہی کم ہین یعنے جسقدر رہتے ازیورش افغانون کے بہی اوس سے اب چہٹا حصہ بہی نہین ہین۔

یہہ واضح ہوتا ہے کہ جب بادشاہ لڑائی پر چڑہتا ہے وہ ایک لاکہہ جنگی آدمی جمع کر لیتا ہے اور لشکر مع ہمراہیون کے قریب دو یا تین لاکہہ کے ہو جاتا ہے — بادشاہ کی تعینانی سپاہی یعنے غلام جو ہمیشہ نوکر ہین قریب تین یا چار ہزار آدمی کے ہین

ہین اور جو فوج کہ عباس مرزا نے جو ولیعہد اور صوبہ آذربایجان کا ہے
رکہی ہے اوسکو فوج کہہ سکتے ہین — اسمین نو ہزار چار سو پیادہ
اور دس ہزار چہ سو چالیس سوار ہین اور مع فوج قطامت ضلع مذکور
اور فوج اروان کی قریب چالیس یا پچاس ہزار کے ہین — جب
عباس مرزا نے سنہ ۱۸۲۲ عیسوی کے ترکستانیون سے لڑائی
صرف پینتیس ۳۵ ہزار آدمی موجب اسی بے قاعدہ فوج کے جمع کر سکا
— نہایت کامل فوج جو بادشاہ کے اختیار مین ہے وہ وہ فوج
ہے جو سردار بوجب عہدنامہ کے بروقت لڑائی کے بہیجتے ہین اور
وہ تمام سوار ہوتے ہین اور یہ سوار اگرچہ اب بہی بہت دلیر اور
چالاک ہین لیکن اونکے سابق کا عزم دلیری اور سرگرمی کا جاتا رہا ہے
— سوا ان کے ایران مین ایک اور قسم کی سپاہ بہی ہے جو بوجب
عہدنامہ کے وقت ضرورت مین پیادہ پا لڑتے ہے لیکن اوس کا
ساز و سامان ایسا نادرست اور خراج اس قسم کا ہے کہ اوپر
اعتبار نہین کیا جاتا — فریزر صاحب لکہتے ہین کہ حال کا بادشاہ
ایران کا آپ بہی لڑائی سے نہین پرہیز کرتا بلکہ اوسنے اوس
عزم لڑائی کو جو کہ ملک مین تہا بالکل توڑ ڈالا جمع آمدنی شاہ ایران
کی بطور مفصلہ الذیل کے ہے اول مالیات جسمین خراج زمین اور گوشی
اور سرانہ اور محصول جو بروقت نقل اجناس کے ایک مقام سے دوسرے
مین لیا جاتا ہے داخل ہے خراج زمین کا ایران مین بیشتر دسوان حصہ کل آمدنی
مین کا تہا لیکن زمین تیول وغیرہ کی معافی کی ہے نہین — ایک او جمشر جند

سال سے بعوض ان مبلے ہگانے خراجون کے لیا جاتا ہے جو واسطے رفع ضرورت سرکاری کے تحصیل کی جاتی تہی — پس حق سرکار کا اب خمس ہی لیکن صدورات جنسے کبہی کرنیوالون کو تکلیف بہت پہنچتی ہی اب بہی لئی جاتے ہین — نرگاو اور گاومیش پر جنسے زراعت مین کام لیا جاتا ہے علحدہ محصول نہین لگتا لیکن گہوڑون پر فی سال کچہہ مقرر ہے علی ہذا القیاس بہیڑون اور بکریون اور گدہون اور گایون اور مکس شہد پر فی چہتے — اخبا مین تجارت پر جو قصبہ ایران مین آتی ہین خراج بست یک کا لیا جاتا ہے لیکن اسی قسم کے اور بہی بہت سے محصول ہین جو کچہری پر مٹ مین لئے جاتے ہین — دکانون اور بازارون سے بہی کچہہ لیا جاتا ہے — دوم صدورات جنہین وہ محصول مشتمل ہین جو گاہگاہ لئے جاتے ہین سیوم نذرانہ وتحایف وجرمانہ اور ضبطیان جو ازروی شمار فریزر صاحب کے ہر سال پانچ لاکہہ تومان سے کم نہین ہوتی یعنے برابر نصف محاصل زمین کے ہین فقط نوروز ہی کو زرنذرانہ بادشاہی گیارہ لاکہہ سے لگاکر بارہ لاکہہ تمن تک پہنچتا ہے — نقشہ مفصل الذیل آمدنیون کا صوبجات وغیرہ سے بعد وضع کرنے اخراجات کے فریزر صاحب نے بعد تحقیق کے لکہا ہے

صوبہ فارس سے .... تین لاکہہ تومان

بعد وضع کرنے اخراجات صوبہ اور سلاطین کے ...... ایک لاکہہ پچاس ہزار تومان رہتا ہے

صوبہ کرمان سے .... پچاس ہزار تومان

صوبہ کمران سے ....

صوبہ خراسان سے ۱۹۷

صوبہ سیستان سی جو اردلان مین واقع ہے .... تیس ہزار تومان

ریاست کاشان اور قزوین اور زنجان سے .... تیس ہزار تومان

یزد سے .... چون ہزار تومان

آذربایجان سے ....

صوبہ مازندران سے .... پندرہ ہزار تومان

گیلان سے .... دو لاکھ تومان

بعد وضع کرنے خرچ شاہزادہ اوس مکان کے جو چالیس ہزار تومان ہے ایک لاکھ ساٹھ ہزار تومن باقی رہتی ہین

صوبہ عراق سے یعنے وہ ضلع جو زیر حکم صدر امین کے ہی ...... پانچ لاکھ تومان

کرمان شاہ سے ....

کل جمع .... نو لاکھ اور اسی ہزار تومان

تعداد زر نذرانہ وجرمانہ اور متفرقات کی فرضاً .... [illegible] دو لاکھ تومان

کل جمع .... چوتیس لاکھ [illegible] اسی ہزار تومان

اِس کل آمدنی کے مقابل مین جو نقد خزانہ عامرہ مین داخل ہوتی ہے مصارف مفصلہ ذیل رکھنی چاہئین اول اخراجات خاندان شاہی کہ حرم بادشاہی مین علاوہ چار نکاحی بیبیون کے جو موافق شرع محمدی کے ہین تین سو اور بیگمات ہین — ایک صاحب لکھتے ہین کہ ایکہزار اور [illegible] عورات [illegible] خوجون کو ملاکر تمام کارخانہ مین ڈیڑہ ہزار آدمی ہین [illegible] کہ فتح علیشاہ

خراسان اور آذربایجان کے نبار [illegible] ہوتا ہے

[illegible]

کی بچاس بیٹے اور سو بیٹیان تہین اور چونکہ بہتیرے شاہزادے کنبہ رکہتے ہین بیش یا تیس بچون کا تو اس سے خیال کیا گیا ہے کہ اولاد بادشاہی ایکہزار دو سو سے زیادہ ہے — دوم لاگت تحایف اور خلعتون کی سیوم تنخواہ غلامان چہارم تنخواہین موکب خاص کی یہان سے ہم یہہ نیتجہ نکال سکتے ہین کہ باوجود اپنے بخل اور طمع کے بادشاہ ایران زر کثیر جمع نہین کر سکتا — اگر عملداری معقولی ہو تو اس ملک سے علے الدوام روپیہ بہت زیادہ اوس روپیہ سے حاصل ہو سکتا ہے جو اب بزور و تعدی لیا جاتا ہے

ملک ایران جو اب بیچ کمال بے رونقی اور تنزل کے ہے تہذیب اخلاق اور اقتدار کے باب مین اور ملکون سے بہت کم رتبہ پر ہے اور شمول اسکا بڑے ممالک مین محض بسبب اوسکے واقع ہونیکے درمیان ممالک روس اور انگریزی کے ہے — یہہ بات یقین کی گئی ہے کہ بونا پارٹ بادشاہ فرانس کا قصد تاخت کرنے کا ان اضلاع ہند پر جو زیر حکومت انگریزون کے ہین ایران اور کابل کی راہ سے رکہتا تہا — وزراے سلطنت انگلستان نظر بر وقوع مین نہ آنے دینے قصد مذکور کے خواہان دوستی کے شاہ ایران سے ہوئے اور ہر سال عمدہ تحف و تحایف اور زر اس

اُس پاس بہیجنے لگے بہیجنا زر کا آخر کار موقوف ہوگیا اور انگلستان نے بسبب

خیال اُس گورنمنٹ انگریزیکا جو واسطے نظم و نسق ہندوستان کے معین ہے طرف ایران کی اس جہت سے متوجہ ہوا کہ ٹیپو سلطان نے چند آدمی بطور سفیرون کے وہان روانہ کئے تہے اور گورنمنٹ مذکور نے بارادہ باطل کرنے اُس تدبیر سلطان کے بہیجا مہدی علیخان کو سنہ ۱۷۹۸ء مین مناسب جانا بسبب ان باتون سے طرفین کو کچہ فایدہ حاصل نہوا۔ بعد مغلوب ہونے ٹیپو سلطان کے ہندوستان مین بسبب یورش زمان شاہ بادشاہ افغانون کے ولولہ پڑا اور اسوقت سر جان مالکم صاحب بہادر مامور ہوکر فتح علیشاہ پاس بہیجے گئے۔ مقصود انکی سفارت سے حصول اس امر کا تہا کہ بادشاہ ایران افغانون پر تاخت کرے۔ یہہ مطلب حاصل ہوگیا۔ بادشاہ نے بخوشی یہہ قابو حملہ کرنیکا خراسان پر پایا اور بباعث اسکے فتحمند ہونیکے مقصد باز رکہنے سردار افغانون کا حملہ کرنیسے ہندپر بر آیا۔ بیچ عہدنامہ ایلچی مذکور کے جو درمیان ایران اور انگلستان کے ہمیشہ کے لئے ہوا تہا یہہ بات قرار پائی تہی کہ کوئی فرانسیسی ایران مین قدم رکہنے نپاوے۔ تہوڑے ہی برس بعد عمل مین آنے اس عہدنامہ کے یہہ دریافت ہوا کہ ایک فرانسیسی وکیل دربار شاہی ایران مین بہت مورد عنایت و نوازش تہا اور خدمت تربیت کرنے افواج شاہی کے بطور فوج فرنگستانی کے رکہتا تہا۔ سنہ ۱۸۰۶ء مین شاہ نے سفیر پارس کو بہیجے اور وہان سے شاہ فرانس نے بہی بہت تجمل کے ساتہ اپنے سفیر کو روانہ کیا اور جب سر جان مالکم صاحب دوبارہ واسطے رفع کرنے منصوبہ بندیون اہل فرانس کے روانہ کئے گئے تب انہون نے دریافت کیا کہ اقتدار فرانسیسون کا ایران مین بہت ہوگیا تہا وہ اسی جہت سے بغیر سفیر سے آگے نہ گئے مگر تہوڑے ہی عرصہ بعد بسبب اسکے کہ اہل فرانس اپنا اقرار خالی کردینے جارجیا کا پورا نکرسکے اور بباعث خبر انقلاب کے یورپ مین انکا اقتدار ایران مین بہت کم ہوگیا اور سر ہارفورد جونز صاحب جو سرکار انگریزی کا سفیر ہوکر شاہ ایران پاس بہیجا گیا تہا سنہ ۱۸۰۸ء مین وہان پہنچا اور اسکا استقبال اور اعزاز بخوبی ہوا اس سفیر نے جو جو باتین چاہین منظور ہوئین اور فرانسیسی جنرل گاردن رخصت عنایت ہوئے۔ جب ہارفورد صاحب نے وہانسے مراجعت کی تب سر گور اوزلے صاحب بطور سفیر خاص سنہ ۱۸۱۰ء مین بیچ ایرانکے روانہ

 واسطہ ہونے کے درمیان دربار طہران اور سینٹ پٹرزبرگ کے اب نسبت
سابق کے زیادہ رتبہ شاہ ایران کے پیدا کیا ہے — عہد و پیمان صلح کا
جو پیشتر اسوقت سے درمیان شاہ ایران اور روسیون کے ہوا تھا اور جسپر
بیچ مقام گلستان کے اکتوبر ۱۸۱۳ء مین دستخط ہوئی وکیل انگریزی کے وساطت
سے جسکا نام سر گور اوزلی تھا وقوع مین آیا — یہہ وکیل شاہ ایران کے
دربار مین حاضر رہتا تھا — بخوبی قرار نیا نشان سرحد کا بیچ عہد نامہ صلح
کے سبب قریب دوبارہ شروع ہونے خصومت کا بیان نہین کیا گیا ہے
— وہ امین جو طرفین سے واسطے قرار دینے نئے نشان حدود کے
مطابق عہد و پیمان صلح کے نامزد ہوئے تھے باہم کسی طرح پر متفق الرای
نہو سکے اور روسیون نے بسبب آگاہ ہونے کے اپنے غلبہ سے بر وقت
وفات پانے بادشاہ الیکسنڈر کے اس ضلع متنازع فیہ کو جو شمالی
اور شمال مشرق کنارہ صلح گوکچا کے واقع ہے اور ایک ضلع
کو جو اوپر کنارہ کالا باغ کے درمیان دریاے کپان اور موگری کے
ہے بزور اپنے قبضہ مین کر لیا — یہہ ضلع متنازع فیہ ویران ہے
اور وہان سے کچھہ حاصل نہین ہوتا لیکن درہ گا بجا جس سے ایرانیونکو
سہولت گذر کرنیکی جانب جا مین اور روسیون کو وسیلہ جلد پامال کرنے
صوبہ ایروان کا حاصل ہے اسمین واقع ہے — اسی جہت سے
ایرانیون اور روسیون مین سے کوئی جانب دعوے کرنے اس ضلع
کیسے دست بردار ہونا نہین چاہتے — الیکسنڈر صاحب نے
جو ایک مصاحبون کرنیل میک ڈونلد کے ہمراہ صاحب کیسے تھا ان

اِن مجادلین کا نسبت ایکدوسرے سے کے جیسا کہ آگے مذکور ہوگا قلم بند کیا ہے — کنز صاحب گورنر جنرل ہندوستان کیطرف سے سفیر ہوکر طہران کو گئے تھے

الکسینڈر صاحب بیان

کرتے ہین کہ مقصود اعلے شاہنشاہ الکسینڈر والی روس کی دانائی کی تدابیر کا یہہ تہا کہ ولیعہد ایران کو کسی نوع سے بیچ اپنے فواید کے غرضمند کرلے تاکہ اُسکے ارادے واسطے بڑہانے سرحد روس کے دریاے ارس تک بآسانی ظہور مین آوین — اسی خیال سے بیچ عہد و پیمان مقام گلستان کے اوسنے ایک شرط کو منظور رکہا اس شرط کی رُو سے اگرچہ شاہ روس پر یہہ فرض تہا کہ اوس بیٹے کو جسے شاہ ایران اپنا جانشین مقرر کرے شرعاً وارث اسکا مانے لیکن یہہ واقع مین جیسا کہ خفیہ سمجہا گیا تہا ایک ضمانت اس امر کے لئے تہی کہ شاہ روس شاہزادہ عباس مرزا کے خلاف اُسکے بڑے بہائی کی تائید و تقویت کرے اور جب اسکو شاہ ایران نے ولیعہد قرار دیا تب والی روس نے بہی اُسکو ایسا ہی تسلیم کیا — لیکن بسبب وفات پانے بڑے بہائی کے حق عباس مرزا کا تخت نشینی کے لئے بِلا مناقشہ ہوگیا*

پیش از واقع ہونے اِس واقعہ کے عباس مرزا استعدادِ لشیت گرمی و تکیہ

* شاہزادہ محمد علی مرزا صوبہ دار کرمان شاہ کا پیش از اپنی وفات کے جو سنہ ۱۸۲۴ع مین واقع ہوئی ایک لشکر جرار ایران مین رکہتا تہا — اس لشکر کی مدد سے اوسنے بہت سے بادشاہی ضلع بغداد کو سر کرلیا تہا اور قصد لینے دار الخلافہ کا کرتا تہا لیکن بسبب پہیلنے ہیضہ وبائی کے اپنی فوج مین ناچار کرمان شاہ کو مراجعت کی اور راہ ہی مین راہی ملک عدم ہوا

اوپر والی روس کے رکھتا تھا کہ والی روس نے تبریز مین یہان تک اقتدار پایا
کہ نذرار شاہی اشبر رنگ لے گئے اور پریشان خاطر ہوئے — سفارت نشین
جو تبریز مین بوسیلہ ایمبرگر صاحب ایلچی روس کے ہوتی رہتی تھین بہت عظیم اور
خطرناک تھین اور عباس مرزا جو تھین والی روس سے متفق اور انگریزون سے محبت رکھتا تھا
تو بسبب اپنے خوف و رجا کے اور کچھہ بباعث اُن حالات کے جو خلاف واقع
اوس سے بیان کئے گئے تھے صبر و تحمل سے اوپر طریقہ دست اندازی والی
روس کے نظر کرتا رہا اور اُن منصوبون کو جو واسطے اغراض انگلستان کے
ممالک مشرق مین مضر تھے سنتا رہا

بسبب وفات پانے الیکسینڈر والی روس کے عباس مرزا متابعت شاہ
روس کیسے فی الجملہ سبکدوش ہوا — اشتباہون نے جو بباعث چلن
اہل دربار شاہ روس کے روزافزون ہوتی جاتی تھی اور بالا ترسب سے
کہ بنشستون میجر ہارٹ اور ڈاکٹر کورمک صاحب کے نے جو دربار
تبریز مین نیچ عمل کے آئین عباس مرزا کی رائے اور تدابیر مین تبدل کلی
واقع کیا — یہہ دونو صاحب معتمد علیہ عباس مرزا کے تھے — جب
خبر رسالت شاہزادہ منری کوف کی تبریز مین پہنچی تب عباس مرزا نے
بر وقت اطلاع دینے کے شاہ کو یہہ التماس کیا کہ مجھے اجازت
مارنے ہو نے سفیر روس کی طہران مین آنے سے بخشی جاوے الا اگر وہ
پہلے ہی اوپر خالی کر دینے مقام گوکچا کے راضی ہووے — مرضی

مقصود ظاہری رسالت شاہزادہ کیسے اظہار تخت نشینی شاہنشاہ نکلس کا تھا لیکن اسکو اختیار
پیش کرنے گفت و گو کا واسطے تصفیہ ان اضلاع کے جو سرحد پر واقع تھے دیا گیا تھا

شاہ کی اول واسطے مان لینے استدعا عباس مرزا کے خصوصاً اس جہت سے
تہی کہ وہ وقت آسنے دینے سفیر مذکور کے اپنے دربار مین اور منع کرسنے
ملاقات سکے جیساکہ اسکے دلمین تہا درصورتیکہ گوکچا کا خالی کرنا قبول کیا جاتا
ہرگز بجا نہ تہا — لیکن وزرار مملکت سنے جنکے مدا ہینان انگلستان تہے
شاہ کو اسبات پر راضی کیا کہ منع کرنا سفیر روس کو آسنے سے تبریز مین
مناسب نہ تہا کیونکہ یہہ انکار کرنا مفید شرایط کا نئے بادشاہ روس سے
ہوتا — طہران مین یہہ بہی شہرت تہی کہ ولایت روس مین غالباً بسبب اختلاف
تجویز اہل روس کی درباب جانشینی بادشاہ مرحوم کی آپسمین قضایا برپا
ہونیکو تہے

جب شاہزادہ مزی کوف جارجیا مین تہا تبہی ایک جمعیت روسی فوج کی
ایران کی طرف جاو پرسرحد ایروان سکے واقع ہی آگے بڑہی — ایروان
ہمیشہ علاقہ ایرانیون کا خیال کیا گیا ہے — کوچ کرنا فوج روس کا
ایران مین اور مقرر کرنا ایک خاص رسالت کا واسطے دربار طہران سکے
ایکہی وقت مین اسطرحکی متضاد باتین تہی کہ وزرار شاہی بیچ دریافت
کرسنے اسکی وجہ سکے عاجز رہے اور انہین یقین ہوا کہ آنا سفیر کا محض ایک
دہوکا دیا گیا ہے اور چونکہ پہلے روسیون کی بہلی حرکات طعن کی برداشت
کی نوبت زیادہ سر پر چڑہنے لگے

جب شاہزادہ مزی کوف اوبرسرحد ایران سکے پونچا تب اسکا بہت
ادب سے استقبال کیا گیا اور تبریز مین عباس مرزا نے اسکی خاطر
داری اور دلجوئی دوستدارانہ کی — یہان سے شاہزادہ موصوف

۱۸۲۰ سلطانیہ کو گیا جہان اوسکا بہت اعزاز ہوا اور اگرچہ وقت ملاقات کے اوسکا اسقدر اعزاز نہین ہوا جتنا کہ سفیر انگلستان کا ہوا تہا لیکن باعث اسکم توجہی شاہ کا فی الجملہ ساتہہ عمل نکرنیکے اوپر رسم مقرری کے منسوب کیا گیا ✝ وزراے ایران نے فوراً گفتگو درباب معاملہ کے شروع کی — جب انہون نے سفیر روس سے یہہ پوچہا کہ اوسکو کیا کیا اختیار دیا گیا تہا اوسنے جواب دیا کہ مجہکو کچہہ اختیار نہین کہ ان شرائط مین جو حکام جارجیا نے باتفاق فتح علیخان سفیر ایران کے کی ہین حاصل نہین ہے اور اس بات سے زیادہ مجہے اور کچہہ کہنا نہین ہے اور مین اوپر خالی کرنے گوکچا کے راضی نہین ہو سکتا جب تک کہ ایرانی اوس علاقہ سے جو کبان کے سے ملا ہوا ہے چلے نجاوین

اسی اثنا مین حملون اور گستاخی حکام روس کی نے بیچ جارجیا کے اور خصوصاً انکی مداخلت نے بیچ عقاید مذہبی اور تعصب وہانکے مسلمان رعایا کے غصہ جنگی قومون کا جو اوپر کنارہ جارجیا کے رہتے تہے بہڑکایا — انہون نے کہا کہ ہم ساتہہ ایرانیون کے روسیون سے لڑنے کو شامل ہوجاوینگے — مجتہد ایران سے بہی یہی استدعا کی گئی کہ وہ اپنی کوشش حتی الوسع اس امر کے لئے عمل مین لاوے —

✝ شاہزادہ منزی کوف بیان کرتا ہی کہ نامہ والی روس کا بطور دستور قدیم کے شاہ ایران نے ہاتہہ سے نہین لیا بلکہ جب مینے نامہ کو دکہایا تب بادشاہ نے اشارہ کیا کہ تپہ پر رکہدے اور مجہکو اجازت بیٹہنے کی نہ ملی اور میرے ہمراہیون کے حکم داخل ہونیکا خیمہ شاہی مین نہ پایا گیا — واضح ہو کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ روسی اپنے موزہ ان کو پانو سے اتار نا نچاہتے تہے

سب مُلّا اس امر مین متفق ہوئے اور بآواز بلند حضرت علی کے نام سے
بادشاہ سے عرض کیا کہ وہ بدلا اُن طعنون کا جو مذہب محمدی پر کئے گئے
تھے لیوے اگر وہ اسمین انکار کریگا تو اہل اسلام اُسکو دعا سے بد دینا
لگے — عرضیان ناراض اور مظلوم سردارون جارجیا کے اور بیان
حال جو بادشاہ کے وزیر اعظم نے کیا جسنے کہ عرایض مذکور بہتیس کی تہین
اور دہمکیان مُلّاؤن کی اور بجد التماس کرنا شاہزادہ عباس مرزا کا
جواب ایسا آرزومند پیکار کا روسیون سے تہا جیساکہ پہلے مددگار
اُنکی تدابیر کا بیچ ترغیب دینے بادشاہ کے واسطے لڑنیکے
روسیون سے جو زبردست تہے مفید نہوئین — بیچ مصلحت جنگ
نکرنے کے بعضے اُسکے وزرامین سے اُسکی رائے کے ممد و معاون
ہوئے — بادشاہ نے یہہ فرمایا کہ درصورت قطعی انکار کرنے
روسیون کے گوکچا کے خالی کرنے سے مین البتہ اُنسے بجنگ پیش
آؤنگا اسواسطے کہ محفوظ رہنا ایروان کا میرے عندیہ مین اوپر رہنے
اُس ضلع کے منحصر ہے اگرچہ وہ بظاہر بتحقیقت سا ہے
وزرار ایران بیچ خیمہ وزیر اعظم کے جمع
ہوئے اور اس بات مین سعی کی کہ شاہزادہ منزی کوف سے کسی بات
کو اگرچہ وہ جزوی ہے ہو تسلیم کروالین تاکہ عزت بادشاہ کی بنی رہے
اور یہہ ظاہر نہو کہ اوسنے اپنے قول کو جو اوسنے رعایا سے کیا تہا
بدل ڈالا — شاہزادہ منزی کوف نے فقط یہہ بات پیش کی
کہ گفت و گو عہد و پیمان کے باب مین ملتوی رکہی جاوے جب تک

ولایت روس سے مجھے کچھہ اور ہدا تین لکھی آدین اور تا آسنے اُنکے سے
یین اُن مقامون سرحد کو جنپر تنازع ہے بچشم خود جاکر دیکھون ـــ والی
ایران سنے اس بات کو منظور کہا مگر یہہ کہا کہ روسی گو کچا کو خالی کردین اس
شرط سے کہ جب تک جواب ولایت روس سے پہرے تب تک ایرانی
اُسپر متصرف ہنون ـــ اس بات پر منزی کوف فہمایش سے کسی طرح راضی
نہوا ـــ آگ فتنہ کی ایران مین اب زیادہ بہڑکی ـــ مُلّادن سنے بادشاہ
سے درخواست ایفاسے عہدکی کی وہ قومین جو سرحد پر رہتے ہتین مسلح
ہو گئین اور جوشش مذہبی سنے جو سبکہ دمہ مین بیچ تمام ایران کے
پہیل گیا تہا اس لڑائی کو جنگ مذہبی کردیا اور وزرار ایران کو مانع
ہوتا لوگون کے خواہشون کو متعذر ہو گیا

والی ایران کو غور کرنے سے اوپر چلن شاہ روس کے یہہ یقین ہو گیا
کہ قصد اسکا جنگ پر مصمم ہے والا خالی کردینا گو کچا کا تہوڑے عرصہ
کے لئے جسپر دوبارہ متصرف ہونیکی طاقت شاہ روس کو ہر وقت
حاصل تہی اس جنگ کے انسداد کے لئے ایک آسان ترکیب تہی
اور انکار کرنا سفیر روس کا اس بات سے دلالت اوسی قصد پر کرتا تہی
ـــ بسبب انتظار کرنے رسید جواب کے ولایت روس سے
بہرکیف ایک سال کا عرصہ بیچ شروع جنگ کے کچ جاتا ہوا سطلکہ
پیش از پہنچنے جواب کے ایرانی افواج بسبب قریب آسنے موسم
سردی سنے اپنے ملک مین چلے جاتین

بادشاہ کو رنج اپنی ناامیدی کا بہت ہوا جب اسنے معلوم کیا

کیا کہ آنا اِس خاص سفیر کا محض واسطے درخواست استحکام اُس عہد و پیمان
کے تہا جو فتح علیخان نے ساتہہ روسی سپہدار یار مولوف کے کئے تہتے
اور جنہیں منظور رکہنے سے شاہ ایران نے پہلے ہی انکار بجہت کیا تہا
— بادشاہ کو اول یہہ گمان تہا کہ سفیر مذکور واسطے استحکام بنیاد خلّت
اور دوستی کے آیا ہوگا — شاہ ایران نے بسبب اسکے کہ اوسے
وفا کرنا اپنے قول کا رعایا سے لازم تہا اور بباعث کمال عجز و سماجت
سرداروں جارجیا اور ملّاؤں ایران کے اور اِس خیال سے بہی
کہ اگر اِس حال میں کسیطرح کی مزاحمت نکی جاوے گی تو آیندہ کو اہلِ
روس زیادہ دلیر ہوجاوینگے اور کوئی صورت امن کی انکی دستبرد
سے آگے کو نرہے گی ارادہ لڑائی کا دلمیں ٹہانا اگرچہ وہ خوب
جانتا تہا کہ اسمیں خطر عظیم ہے — باوجود اسکے شاہزادہ منزی
کوف سے یہہ بات کہی گئی کہ گفت و گو جو پہلے ملتوی رکہی گئی ہتی
بیچ کسی مقام کے سرحد پر پہر شروع ہو اور ڈللوک صاحب کو
شاہ نے واسطے گفت و گو کرنے کے سفیر روس سے باین خیال کہا کہ وہ
اپنی سعی و جہد سے وقوع جنگ کا دونو ملکون مین روک دے لیکن
اِن صاحب کے توسط سے کوئی صورت واسطے خالی ہونے گوکچا کے
نکلی کیونکہ سفیر نے یہہ کہا کہ مجکو کچہہ اختیار اوپر سپہ داریار مولوف
کے حاصل نہین ہے — اِسی سبب سے ۲۶ جولائی کو شاہزادہ
منزی کوف لشکرگاہ شاہی سے جو سلطانیہ مین تہا چلا گیا — شاہ
سلطانیہ سے اردبیل کو تشریف لے گیا اور وہان سے اجار کو اور

۲۰۸ جنگ کا اہل روس سے کیا

قریب اسی وقت کے رعایاے روس جو داغستان اور شروان اور شیکی مین تھے مسلح تھے ــــ مقام تالیش مین لوگون نے اُس سپاہ کو جو تمام ملک مین پہیلی ہوئی تھی مار ڈالا اور لیکران کو لے لیا اور باتفاق فوج ایران کے لیکران کو جو بحر روس پر واقع ہے اور جسے روسیون نے جنگ گذشتہ مین لے لیا تھا محاصرہ کیا ــــ اسمین اب اُسکی حفاظت کے لئے ایک پلٹن ایسی بجنیون کی تھی جسسے کچھ ہو سکتا یہہ بزدل لوگ غالباً بسبب قتل ہونے فوج کے جو لیکران مین تھے گھبرا کر رات کے وقت جزیرہ ساری کو چلے گئے اور چھہ ضرب توپ اور اسباب جنگ اور توشہ بافراط چھوڑ گئے

غصہ باشندون صوبجات جارجیا کا اِس نوبت کو پہنچا کہ انہون نے روسیون کو جہان کہین وہ ہات لگے اور دانو پر چڑھے مار ڈالا ــــ سرگشتون نے باواز بلند فریاد ظلم اور بے رحمی یارمولوف اور اُسکے تابعین کے کئے اور کہا کہ انہون نے کچھ پاس رسوم مذہب محمدی کا نہین کیا اور عورتون سے بُری طرح پیش آئے اور بہت ہی بد حرکات عمل مین لائے ــــ منقول ہے کہ سبب داریارمولوف نے ایک ساری قوم کے داہنے ہات کٹوا ڈالے تھے اِس خطا کے لئے کہ ایک جمعیت فوج روسیون پر جو کاکسس مین تھے گولیان مارین گئے تھین ــــ ایک اور روایت یہہ ہے کہ ایک روسی سپاہی ایک گانو کے نزدیک قتل کیا گیا تھا اُس گانو والون نے مجرم کو حوالہ

حوالہ کرنے سے انکار کیا اسپر سپہدار مذکور نے برہم ہوکر زن و مرد اور بچون
اور گہوڑون اور کتون اور ہر ایک جاندار کو جو درمیان احاطہ دیوارون
اِس مقام کے پایا گیا نیست و نابود کروادیا — چلن مخالف کا بہی
قریب ایسا ہی تہا چنانچہ ذکر آئندہ سے ثابت ہوجاویگا — سپہدار
روس نے جو کاراکلِسا مین رہتا تہا بسبب دہمکا نے سردار ایروان کے
لشکر واسطے اپنی مدد کے گانجا سے منگوائے اِس مقام مین ایک
پلٹن ہزار جوانون کی تہی — قلعہ دار گانجا نے یہہ خیال کیا کہ اگر رعایا
قسم قران مجید کی کہالے تو شاید جانبداری روسیون کیسے پہلو تہی
نکرینگے — رعایا نے قسم کہالی اور اُنکے مُلّا نے اون سے
کہدیا تہا کہ اوس قسم کے کہانے اور عہد شکنی سے کچہہ گناہ تم پر نہوگا
— بعد اسکے سات سو آدمی فوج قلعہ مین سے کاراکلسا کو چلے
اور تین سو قلعہ گانجا مین رہے — مُلّا نے خفیہ بوتلین شراب کی
درمیان سپاہ کے تقسیم کرکے افسرون کو ایک ضیافت مین بلوایا
اور وہین انکا کام بیچ اُنکے مخمور تابعین کے پورا کیا — بعد اسکے
مُلّا نے قریب چار سو سوار ہمراہ لیکر اُس فوج کا جو کاراکلسا کو جاتی
تہی تعاقب کیا اور ایک جگہ پر جہان انہون نے مقام کیا تہا جالیا
اور بیچ سردار فوج کے جاکر یہہ کہا کہ مین خبر سرکشی اور ناراضمندی
گانجا کے لوگون کی لایا ہون اور بہتر یہہ ہے کہ تم اوسطرف پہر جاؤ
— جبکہ مُلّا نے سردار مذکور کو باتون مین لگا رکہا تہا اُسکے سوارون
نے روسیون مین جنہین کسیطرح کا اشتباہ انپر نہ تہا مل کر اشارہ جو ستے

 ہی حملہ کیا اور دشمنون کو مار ڈالا صرف دو سو آدمی جان سے بچے • جب شاہزادہ

منزی کوف سفیر روس طفلس کو مراجعت کرتے ہوئے تبریز مین پہنچا اوس سے بہت بے ادبی کے ساتھہ سلوک کیا گیا۔ اُسکے نامہ بر روکے گئے اونمین سے ایک یا دو درمیان تبریز اور سلطانیہ کے قتل ہوئے اور انکے خطوط گرفتار کرلئے گئے — بروقت جانے کے سرحدون پر شاہزادہ نے چاہا کہ انگریزی سارجن اوس پاس حاضر رہین اسواسطے کہ کوئی فرنگستانی اُسکی اردلی مین سوائے ایک گارد بلم برداروں سارجن کے نہ تہا — لیکن افسر فوج انگریزی اسکی خواہش کو سرانجام نکرسکا اسواسطے کہ فوج مین کچہہ آدمی عباس مرزا کے بہی متہے — سولوین اگست کو جب شاہزادہ منزی کوف ایروان مین پہنچا وہانکے سردار نے اُسکو گرفتار کرکے پچیس ۲۵ روز نظربند رکہا اور بہت گستاخیان اوسکے نسبت کین — منزی کوف نے شکایت اس حرکت کی جو خلاف قوانین ممالک مختلفہ کے بہی کرنیل میک دونلد سفیر انگریزی سے کی اوسنے وزرار شاہی سے یہہ حال بدلایل قوی بیان کیا اور ایک فرمان شاہی سردار ایروان کے نام اس مضمون کا جاری ہوا کہ منزی کوف اور اسکے رفقا کو فوراً رہائی دی جاوے — بنظر اسکے کہ سردار ایروان کسی طرحکی دقت یا کوئی ہرج بیچ رہائی سفیر مذکور کے واقع نکرے میجر مونتہہ صاحب معہ ایک فرمان شاہی کے ایروان کو بہیجے گئے تاکہ سفیر اور اسکے رفقا

رفقا کو درصورت اسکے ہنوز نظر بند ہونے کے چھوڑا دین اور اسکی
رفاقت مین سرحد سے طفلس یا کسی اور مقام تک جو روسیون کا ہو پہنچا دین
ــ پیش از پہنچنے میجر موصوف کے سردار مذکور کے لشکرگاہ مین
شاہزادہ منزی کوف رہائی پاکر طفلس کو پہنچ گیا تہا ــ باعث
نظر بند رہنے سفیر کا یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ شہرت معزولی یارمولوف
کی عہدہ گورنری سے اور مقرر ہونے سفیر مذکور کے اسکی جگہ پر ہوگئے
تہے ــ مدبران مملکت ایران نے اسی لئے یہہ خیال کیا کہ اگر شاہزادہ
موصوف نظر بند رہیگا تو فوج جو جارجیا مین ہے بے سرہ جاویگی

فوج شاہی واسطے

مقابلہ روسیون کے زیر حکم عباس مرزا کے * مع بخیبون کے قریب
بیتالیس یا پچاس ہزار آدمیون کے تہی ــ تربیت یافتہ پلٹنین بارہ
ہزار تہین ــ اور کچھہ کمپنیان پیادون کی توپخانہ کی اور کئی سو آدمی روسی
فوج کی جو بہاگ کر آئے تہے ــ لشکر شاہی سوائے دس یا بارہ ہزار
تربیت یافتہ جانبازون کی ایک جم غفیر بے تربیت ہے جو اکثر
اپنے ہی ملک کو لوٹتا ہی اور بہ بہانہ تحصیل کرنے سامان جنگ کے
گانو والون اور مسافرون کے مال پر دست ظلم دراز کرتا ہے
ــ فوج روس طرف جنوب کا کاسس کے بتیس ہزار پیادون
بارہ سو ترک سوارون اور چھہ ہزار کوسیکس اور دو پلٹن توپخانہ کو
مشتمل تہی لیکن وہ بہت سے بیچ متفرق جمعیتون کے تمام جارجیا مین
پہیلے ہوئے تہے

 بیش از حقیقت مین مقابلہ ہونے افواج طرفین کے بیتر سے امور واقع ہوئے جنمین فریقین مختلف باتون مین کامیاب ہوئے

سردار ایروان جسنے بیچ پہلی لڑائی کے نام پیدا کیا تہا بیکار نہ تہا — ایک فوج روسی سات ہزار آدمیون کی مع بارہ توپون کے بسرگردگی گڈہ کپتان جنکی کاراکلسا مین ظاہرا بارادہ تسخیر کرنے ایروان کے مجتمع ہوئے تہے — لیکن سردار ایروان نے گمری کو لیکر وہانکے مردون کو جو لڑ رہی تہے مار ڈالا تہا اور اونکے سرون کو لشکرگاہ مین بہیجدیا تہا — گوکچا اور بالک لو اور ابیران کو روسیون سے لے لیا اور قریب پانسو آدمیون کے اسیر کئے — جب وہ نزدیک کاراکلسا کے پہنچا تہا تب فوج روس نے جو وہان تہی اوسکو خالی کر دیا تہا اور لوری کو جو ایک زیادہ مستحکم مقام ہے بعد مارا جا نے اون آدمیون کے جو کانپا سے واسطے انکی مدد کے آتے تہے چلے گئے تہے — یہہ حال ملّا کے ذکر مین اوپر آچکا ہے — ایرانیون کی تحریر سے ایسا واضح ہوتا ہے کہ سردار ایروان اور اسکی فوج بروقت داخل ہونے کے کاراکلسا مین بہت ہی دشواری سے جان بر ہوئے — افسر فوج روس نے ایک سرنگ اس ارادہ سے کہند وار کہی تہی کہ جب سردار مذکور شہر مین داخل ہوگا تب اسکی فوج کو اوڑا دونگا لیکن سرنگ بہت جلد اوڑ ہی اور اس سبب سے کسیکو فوج حریف مین سے تکلیف نہ پہنچی

عباس مرزا اخیر لڑائی مین طرف قصبہ شیشہ کے جو کا سلے باغ مین ہے گیا — یہہ

یہہ ایک عمدہ مقام ہے — گھاٹیان تمام جنگل سے بہری ہین جنمین بہت
اچھے درخت شہتیرون کے ہین اور انہین کے سبب سے وہ کالا باغ
کہلاتا ہے — میدانو نمین کوسون تک جہان کہ نظر کار کر سکتی ہے
جنگلی ارزن اوباہوا ہے اور زمین بسبب پانی بہتر ہے دریا ؤن کے جو
پیچ وخم گھاٹیون مین کہاتے ہین سیر حاصل ہے اِن گھاٹیون مین کثرت
ہرنون کی ہے

شیشہ ایک بڑا قصبہ ہے باشندے وہانکے کچھہ تو تاتاری اور کچھہ ارمنی
ہین — یہہ مقام اوپر ایک بلند اور جھکے ہوئے پہاڑ کے واقع ہے
اور گھر جو قریب دو ہزار کے تعداد مین ہین معلق آویزان معلوم ہوتے ہین
— روسیون نے اس مقام مین کچھہ نقصان کھینچا تہا — قلعہ شیشہ کی
فوج نے ایک جمعیت کو واسطے حملہ کرنے سپاہ ایرانی کے جو انکے ہمسایہ
مین جمع ہوئے تہے بہیجا تہا انکو کالے باغ والون نے مار ڈالا

فوج ایران نے

بسر کردگی عباس مرزا کے ارا س مین پہنچ کر دریا سے عبور کیا اور نزدیک
عمدہ پل خدا افرین کے ٹہرا یہان اوسنے ایک جمعیت کو سیکس کو اسیر
کیا — انکی زبان سے اسنے دریافت کیا کہ سواران روس جو اداب
حرب سے واقف نہ تہے تمام کالے باغ مین پہیلے ہوئے تہے
اور ایک پلٹن بارہ سو پیادون کی جن پاس چار ربیکلے تہے اور
جو نزدیک گورس کے فروکش تہے قتل ہو سکتے تہے — ۲۶
تاریخ جولائی کو اوسنے کوچ کیا اور یہہ سنکر کہ پلٹن روسیون کی

شیشہ کو مراجعت کرتی ہے عباس مرزا نے اپنے بیٹے اسمعیل مرزا کو مع ۲۱۴
سوارون کالے باغ کے اور غلام تفنگچیون کے واسطے دق کرنے اُنکے
بہیر اور روکنے اُنکے کوچ کے روانہ کیا اُس ذریعہ سے وہ اُنکے مقابل
آن پونچا اور درہ کنجرک مین اُنکا مقابلہ کیا ــ چار سو روسی کشتہ
و مجروح ہوئے ــ بقیہ السیف نے اپنے ہتیار پہینک دئے ــ
ایک لفٹنٹ کرنیل اور آٹہہ اور عہدہ دار اور چار ضرب توپ ایرانیون کو
ہات لگے ــ

عباس مرزا بسبب بُزدل ہونے کے اُس فتح سے اور بباعث تاکید
نہایتی قلیجخان اور ابو الفتح خان دو نکالی ہوئے سردارون کالے باغ
کے شیشہ کو گیا اور اُسکا قبضہ لیکر قلعہ کا جسمین دو ہزار آدمی تہے محاصرہ
کیا ــ اُس قلعہ مین توشہ بالکل نہ تہا ــ جب کہ لشکر عباس مرزا کا
محاذی شیشہ کے پڑا تہا تب اوسنے اپنے بڑے بیٹے محمد مرزا
صوبہ دار ہمدان کو برفاقت امیر خان اپنے ماموا اور ایک جمعیت دس ہزار
آدمی کی معہ چہہ رہکلون کے راہ طفلس پر بہیجا ــ یہہ آدمی راہ مین
کرنیل مزموسکی صاحب باعث شکست کا یہہ لکہتے ہین کہ یہہ لوگ کمال گرمی مین نو ۹
گہنٹون تک اسی مقام پر لڑتے رہے جہان ایک قطرہ پانی کا اُنکو میسر نہو سکتا تہا
ــ بعد مغلوب ہونیکے گرمی و تشنگی سے اور بعد کشتہ اور مجروح ہونے چار سو
آدمیون کے اور کچھہ اور نقصانون کے اُنہون نے ناچار اپنے ہتیار پہینک دئے
یہہ بات بسبب بد ذاتی صوبہ دار روس کے ظہور مین آئی تہی اوسنے تمام غلہ کو جو
جمع تہا بیچ کر روپیہ آپ لے لیا تہا ــ

چهه هزار پیادون اور تین هزار سوارون روسی سے جو بسرکردگی سپهدار مددوف
کے تہے ملاقی ہوئے — اس سپه دار نے بیشتر ایک جمعیت چهه سو آدمیون کی
کی واسطے حملہ کرنے کے ایک ایرانی نگاہ پر بہیجے تہے لیکن اس گروہ نے
بسبب مقابل ہونیکے محمد مرزا کی فوج سے نقصان دو سو آدمیون کا
کہینچا — ایک لڑائی درمیان دونو فوجون کے دوسری تاریخ ماہ
ستمبر کو نزدیک شام خار کے جو پانچ فرسنگ طفلس سے ہے واقع
ہوئی اور ایرانیون نے شکست پائی — انکے بہت سے آدمی
ضایع ہوئے اور سر امیر خان مقتول کا اوپر قدمون سپهدار روس کے
رکہا گیا — باوجودیکہ ایرانیون نے بسبب بہیجنے سر اُن روسیون کے
بادشاہی خیمہ مین جو لڑائی مین کام آئے تہے اور جن دینے کلہ منار کے
روسیون کو خشمناک کردیا تہا لیکن سپهدار روس نے حکم دیا کہ سر اور
دہڑ امیر خان کا باعزاز دفن کیا جاوے — فوج روس بعد اس
کامیابی کے گانجا کو گئی جہان سے اونسنے ایرانیون کو نکال دیا اور
بہت سے آدمیون کو تلف کیا — ایرانیون نے قبل ازین ارمنیون کو
جو جنگجو نہ تہے مار ڈالا تہا اور ایک گروہ الیمان مور یو باد الونکا جو نزدیک
قصبہ کے آباد تہا لے گئے اور ہر ایک کو انہین سے گردون کے ہات
تین یا چار تومان کو بطور غلامون کے بیچ ڈالا *

عباس مرزا نے یہہ خبر وحشت انگیز سنکر

* جب یہہ حال شاہ ایران سے کہا گیا تو اسنے پوچہا کہ آیا کوئی حسینی کی عورتون مین سے
خوبصورت بہی ہے اور یہہ سنکر کہ کوئی حسین انمین نہ تہی اسنے فرمایا کہ وہ گردون کے پاس رہین —

محاصرۂ شیشہ کا برخاست کیا اور واسطے بدلا لینے قتل اپنے ماموا ور
بڑے خزانے بیٹے کی طفلس کی طرف روانہ ہوا ــــ کالے باغ کے آرمینون
نے اوسکی فوج میمنہ و میسرہ اور جنداول کا پیچھا نچھوڑا اور اثنائے
راہ میں جنکو سپاہ سے متفرق پایا مار ڈالا ــــ ایک جمعیت کثیر اسکی فوج
کی بیچ تلاش توشہ وعلف دواب اور قتل دشمنون کے لگے تھے ۔
لیکن چونکہ وہ آہستہ آہستہ کوچ کرتا تھا تو اوسنے چالیس ہزار آدمی جمع
کرلئے ــــ آدھے اسمین سے باانتظام تھے اسواسطیکہ الہ یار خان
وزیر اعظم ایران کا مع ایک جم غفیر کے اسکے شامل ہو گیا تہا اور باقی سوار
وغیرہ سات بیس ریکلون کے تھے
۲۵ تاریخ ستمبر کو عباس مرزا نے اپنے تئین مقابل فوج روس کے جسکا
سردار پاس کیوچ تہا اور جو قریب پانچ میل کے الیزبتھ پول سے
اوسکے آنے کے منتظر تھے پایا ــــ عباس مرزا نے حملہ کے قصد سے
اپنی فوج کو تین گروہون میں تقسیم کرکے سوارون کو درمیان فاصلہ گروہون
مذکورہ اور میمنہ و میسرہ کے مقرر کیا ــــ بعد سر ہونے رہنے توپون کے
دونون طرف سے تھوڑے عرصہ تک عباس مرزا نے یہہ دیکھکر کہ روسیون
کی توپون نے اسکی فوج کا بڑا نقصان کیا ایکبار حملہ کرنیکا حکم فوج
پر روس پر دیا ــــ جب فوج ایران غنیم کے نزدیک پہنچی تب
سپاہ غنیم نے صفین باندہ کر مخالف کا آگا روکا ــــ پہلے صف
ایرانیون کے ٹوٹ کر دوسری پر گری اور اسکو بھی پریشان کر دیا
ــــ وہ سپاہ ایرانی جو شوشہ لڑتا تھی دوسری فوج کا حال دیکھہ کر

دیکھہ کر بغیر یار سنے ایک بہی گولی کے طرف بنگاہ کی بہاگے ــ کئی مسلم ۲۱۸
اور چار رہکلے روسیون کے ہات لگے اور توپین جو زیر حکم سارجنٹ
ڈوسن صاحب کے تہین وہ بچ گئین ــ اس بہادر صاحب نے
ایسی حکمت سے مراجعت کی کہ روسی پیادون کو جرأت ہات پانو
ہلانیکی اُسکے مقابل ہوئی ــ اس جنگ مین دو ہزار ایرانی ضایع
ہوئے اور روسیون کے کُشتہ و مجروح پانسو

شاہزادہ یہہ حال اپنی فوج کا ملاحظہ
کر کے سات چند سوارون کے بہاگ نکلا اور جب تک کہ پچاس
فرسنگ اوس طرف دریائے اراس کے جو جانب ایران ہے
نہ پہونچا تب تک کہین دم نلیا ــ لشکر اسکی طرف بنگاہ کی چلے
تاکہ اپنے اسباب کو جمع کرے ــ سب مین چہینا جہپٹی شروع ہوئی
اور شاہزادہ کی نقدی کے صندوق کو اُسی کے سپاہیون نے
لوٹ لیا ــ اور بسبب اسکے کہ نیا ہ فوج مین کچہہ بند و بست نہ تہا
ہر ایک سپاہی نے اپنے گہر کا راستہ لیا

جب خبر اس شکست فاحش کی شاہ کو
پہنچی وہ البتہ بہت مغموم ہوا اور آخر کو عباس مرزا کے تئین بہت برا
بہلا کہا اسواسطیکہ اسنے ایسی اچہی فوج کو ایکہی دن میں تباہ
کروا دیا لیکن پہر نادم ہو کر شاہزادہ کو اپنے پاس بلایا ......
جواب مین کہلا بہیجا کہ مین بباعث شرمندگی کے باپ اپنے
کے روبرو آ نہین سکتا ــ بعد تہوڑے آخر کو اسنے شاہ سے

ملنے کی جرأت کی اور خبر اسکے ناگہان آنے کی لشکرگاہ مین پہنچی ۔ سفیر انگریزی نے میجر ڈلّوک صاحب کو اوس سے ملنے اور اوسے تشفّی دینے کو بہیجا ۔ آثار افسردگی طبیعت کے اسکے بشرہ سے ہویدا تہے اسنے اس بات کا اقرار کیا کہ میرا لڑنا ایسی فوج با نظام و سامان سے میدان جنگ مین ایک حرکت ناہوشیاری کی تہی اور اگر مین موافق تعلیم و صلاح کے عمل کرتا تو مخالفون کو بآسانی جارجیا سے نکال دیتا ۔ ہر وقت گذرنے شاہزادہ کے جانبازون کی صفوف مین سے کلمات نارضامندی اور بلکہ طعن کے بہی سنی گئی جو اس بدبخت شاہزادہ کو سخت ناگوار معلوم ہوئے ۔ بادشاہ نے اوس سے بہ دلجوئی ملاقات کی اور اسکے افسردہ دلی کے رفع کرنیکے لئے کوشش عمل مین لایا اور مختلف اطراف کے صوبہ دارون کو حکم دوبارہ مجتمع کرنے انکی جدا جدا سپاہ کا دیا

سردار ایروان جو آگے بڑہنے نپایا اور جسنے کہ خط و کتابت درمیان ارمنیون لوگ کلیسا اور ارمنیون جارجیا کے روک دی جس سے ثابت ہوا کہ وہ اُس سے محبت رکہتے تہے پیچہے کو ہٹا اور بہ تعین گرجون پر قابض ہوا اور اماموں کو ایروان مین بہیجدیا سپہ دار ہیودروف نے اپنا ارادہ کوچ کا طرف ایران کی ظاہر کیا اور شاہ اپنی لشکرگاہ سے تبریز کو روانہ ہوا ۔ جسوقت بادشاہ کشتی پر ... ارس ندی کو اترتا تہا اوسوقت ایک سنگین طوفان برف اور باد شمال کا میدان اجار بر واقع ہوا ۔ بادشاہ نے

نے تبریز مین استراحت کرنے سے انکار کیا اور چند روز شہر سے باہر بیچ ایک بستان سرا عباس مرزا سکے رہا — آخرکار قریب بیس میل کے تبریز سے میورنڈ کے سمت مین ٹھہرا — آغاز اکتوبر مین طہران کو مراجعت کی

سپہ دار میودوروف نے آخرکار محاذی اسلندوس کے جہان ایرانیون نے جنگ گذشتہ مین شکست پائی تھی قیام کیا اور بسرکردگی پانچ ہزار آدمیون کے ایرانی علاقون پر جو طرف ایروان کے تھے حملہ آور ہوا اور بعوض اُن خرابیون اور سب رحمیون کے جو فوج ایران نے جارجیا مین کی تھین اسنے اُن علاقون کے باشندون پر سختی کی — ملک کو ویران کردیا اور گانون کو جلایا اور باشندون کو تہ تیغ کیا

عباس مرزا نے ایک اور فوج جمع کرکر دریائے اراس پر قیام کیا — اسکی سپاہ گردوپیش سرحد کے منڈلاتی رہے اور گاہ بگاہ قتل کے قصد سے جارجیا مین بھی چلی گئی لیکن کوئی امر عظیم الشان طرفین مین واقع نہوا — اخیر اکتوبر مین الساظاہر ہوتا ہے کہ عباس مرزا نے اردبیل کو مراجعت کی اور ہنگامہ رزم کو شروع بہار تک موقوف رکھا — ایران مین اکثر یہی کو یقین تھا کہ روسی دوسرے موسم تک قصد کسی جنگ وجدل کا نہین کرینگے اگرچہ وہ بعد جارجیا والون کے بہت سے آلات ڈھاسنے دیوارون وغیرہ کے طفلس سے بارکرکے غالباً واسطے محاصرہ ایروان کے

جانے لگے تھے اور بڑی بڑی طیاریان روس کے دار الخلافہ مین واسطے سامان توپخانون کے لڑائی کے لئے ہو رہی تھین

توسط سرکار انگریزیکا ابھی کہ باعث وقوع مین نہ آنے دوسری جنگ کا ہوگا

اگر مدبران مملکت روس نے حقیقت مین حکام جارجیا کو ان امور پر تحریک دی ہے جو وہ کر رہے تھے اور باوجود توسط سرکار انگریزی کے جنگجو طرفین سے رابطہ دوستی کا تھا انکا قصد مصمم تھا کہ منصوبے اپنے حصول عظمت و شان کے جو انہون نے پیٹر اعظم کے وقت سے دلمین ٹھان رکھی پوری کرین تو ظاہر ہے کہ کامیاب ہونا ایسا آسان امر نہین ہے جیسا کہ پہلے گمان کیا جاتا ہے — اگرچہ واسطے محافظت ایران کے کوئی عمارت مستحکم نہین بنی ہے لیکن وہ بذاتہ صاحب طاقت ہے اور اگر بہت سی فوج وہان کی بے انتظام ہے اور قابل مقابلہ کے روسیون کے صف جنگ مین نہین ہے اور طریق جنگ اہل فرنگ سے واقفیت نہین رکھتی تب بھی اکثر رعایا وہان کی جنگجو قومون کو مشتمل ہے — یہ لوگ ایسے ہین کہ اگر انکو تحریک مناسب ہو تو وہ خود بھی ایران کے لئے کامل محافظ بہ نسبت کثرت قلعون کے ہو جاوین — اور اسطرحکا محرک اس جنگ مین جو روسیون کے ساتھ ہے موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ ایرانیون کو یقین خاطر ہے کہ مذہب محمدی پر طعن کی گئی ہے — اس لڑائی کو ایرانی جہاد تصور کرتے ہین اور انکی علماون نے

ہے — نے انہین ذہن نشین کر دیا ہے کہ یہہ مذہب محمدی پر چوٹ ہے کوئی امر واسطے برانگیختہ کرنے مسلمان رعایا کے اس سے زیادہ نہین ہے کہ فلانے غیر مذہب کے بادشاہ کیطرف سے اندیشہ معدوم ہونے مذہب محمدی کا دامنگیر ہے۔

اگر روسی لڑائی کو اسصورت مین جو مذکور ہوئی جاری رکھین اور اپنے سوارون اور پیادون کو ایران مین بھیجین تو ایرانیون کو فقط یہی چاہئیے کہ انکی گذرگاہ سے توشہ و علف وغیرہ کو دور رکھین اور مخالف کو ساتھ اپنے کثرت سواران جرار کی تنگ کرین تاکہ وہ اصلاً اُن میدانون سے گذرنے نپاوے چنمین کچھہ پیداوار نہین ہے — فتوحات ایرانیون کی سے جو اس جنگ کی ابتدا مین ہوئی ہین واضح ہے کہ طرفین کی سپاہ مین جسقدر گمان ہو سکتا تھا اوس سے کم نابرابری ہے اور مآل جنگ گذشتہ کا بھی جسمین باوجود کوشش دس یا بارہ برس کی روسے اپنی حدود کو سیحون تک نہ پہنچا سکے دلیل قوی اسبات پر ہے — جنگ حال مین اہل روس بہ نسبت جنگ گذشتہ کے زیادہ بڑے نقصانون مین ہین انکو اسباب سامان جنگ ایک دور و دراز راہ سے جہانکہ انہین مستحکم مقامات رکھنے چاہئین لیجانا ہے اور یہہ فقط واسطے جاری رکھنے آمد و رفت کے توپخانہ سے ضروری نہین ہے بلکہ واسطے خوف مین رکھنے رعایا سے جارجیا کے بھی جو انسے برگشتہ ہے لازم ہے

خاتمہ تقریر مین الیکسنیڈر صاحب یہہ بیان کرتے ہین کہ اگرچہ راضی ہونا ایرانیون کا اوپر شرایط پر جو روسیون کے لئے مفید ہون درصورت

جاری رہنے جنگ کے ممکن ہے لیکن سر ہونا سلطنت ایران کا اہل روس
سے بالکل ایک وہم ہے اور حملہ کرنا روسیون کا ہند پر حرف ایک دہمکی
ہبنے سرو پاہے

واضح ہو کہ باوجود انقلابات ملکی کے جو بیس سو سال تک واقع ہوئی اندرونی
حال ایرانکا پیشتر جیساکہ تہا ویساہی رہا — اسی جہت سے بیان کرنا
حال اوس ملک کا ضروری پڑتا ہے — سر جان مالکم صاحب لکہتے ہین
کہ طاقت وہانکے بادشاہون اور صوبہ دارون زمان سلف کی اور کروفر
دربار شاہی کا اور عادات لوگون کی اور انکا منقسم ہونا بیچ شہریون
اور جنگجویون اور وحشی کوہستانی قومون کی اور اندرونی انتظام
اور آداب حرب واقع مین ویسے ہی ہین جیسے کہ سابق مین تہے اور
جہان تک کہ ہم جانتے ہین اہل ایران اس وقت مین بہی ویسے ہی ہین
جیسے کہ زمان دارا اور نوشیروان مین تہے — یہان تک تقریر
ایلکسینڈر صاحب کی ہوچکی

بیان ایرانیون کی سیرت کا

کوئی بات اکثر زیادہ غیر شافی بہ نسبت بیان سیرت لوگون ایک ملک
کے جو مسافرین دنیا کے کرتے ہین نہین ہوتی — اکثر اوقات سیرت
ایرانیون کی مبہم ذکر کی گئی ہے یعنے بانظر کہ وہ ایشیا کی فرانسیسی
آدمی ہین — انکی خوش اخلاقی اور فصاحت تقریر اور لاف وگزاف
اور توجہ تام انکی طرف پہننے لباس اور پابندی رسوم کے فرضی
وجود مشابہت کے ساتھہ اہل فرانس کے ہین — یہہ باتین اکثر

اکثر باشندگان شیراز اور دار الخلافون کی مین پائی جاتی ہین ---

سر جان مالکم صاحب سیرت مختلف طوایف ایران کی عموماً یون بیان کرتے ہین کہ وزرا اور ارکان سلطنت ایران کے ہمیشہ مہذب اور بخوبی سرانجام دینے والے اپنی خدمات مفوضہ کے اور خوش تقریر اور صاحب حلم اور فہیم ہوتے ہین لیکن اکثر ان اوصاف کے سوا اور وصف انمین کچہہ نہین ہوتا ہے تو قع صلاح و سداد اور تحصیل جمیع علوم کی ان لوگون سے جنکی توجہ تام طرف آرائش ور سوم کے رہتی ہے نہین کیجاتی ہے --- انکے وسیلے گذر اوقات کے بہت بد ہین --- اشتغال انکے بجز فتنہ انگیزی اور منصوبہ بندی کے جس سے اپنی حفاظت اور غیرون کی بربادی ظہور مین آوے اور کچہہ نہین ہین --- زبان سے انکے سوائے تقریر خوش آمد اور فریب کے اندیشہ مآل سے اور کچہہ نہین نکلتا اور وہ بسبب اپنی تنگدستی کے حالت کے زر مرید اور ذو فنون اور جہوٹے ہین --- اس بین شک نہین کہ بیشتر وزراے سلطنت ایسے ایسے ایران مین ہو گئے ہین کہ شامل کرنا انکا اس حال مین جو عموماً بیان کیا گیا انپر ایک ظلم ہوگا لیکن یہہ دانشمند ارکان سلطنت بہی جو بسبب صلاحیت اور لیاقتون کے مشہور و معروف تہے بعض صورتون مین اوپر موافق کرنے اپنے عقاید کے مساوات اپنے حال و موقع کے مجبور ہوئے اور اگر وہ معتمد علیہ اپنے بادشاہ کی اس نوبت کو نہوتی کہ خوف مخالفون کا انہین کچہہ نرہتا تو وہ ناچار طریقہ فریب و کذب کو کام مین لاتے تہے

سیرت حکام صوبون و شہرونکی بیشتر موافق سیرت فرمان روا کی ہوتی ہی — لیکن حریقہ عملدرآمد وہان ایسا ہی کہ تہوڑا ہی سا اختیار جو ان حکام کو حاصل ہوتا ہی وہی باعث غرور انسے حرکات ظلم کی کروا دیتا ہی مگر وہ بسبب ہونیکی ایسی خدمت پر اکثر اپنے اطوار وچلین مین زیادہ مردانہ بہ نسبت امیران مملکت اور اہل دربار کی اوسی جہت سے زیادہ مستحق ادب کیے ہین

اہل مذہب کے ایران مین کئی قسمین ہین — حال سیرت اون چند اشخاص کا جنہون نے بڑا رتبہ مذہب کے باب مین حاصل کیا پہلے مذکور ہو چکا ہے بہ نگہ اکثر عالم اور سلیم الطبع اور پرہیزگار ہوتے ہین — ان لوگون کو اس امر کی بہت احتیاط رہتی ہی کہ ہمارا اوضاع و اطوار ہمیشہ ایسی ہو کہ وہ لوگون کے دل پر خیال اپنی پرہیزگاری اور عزت کا منقش رکہتی ہین — وہ کبہی کسی مذہب کے باب مین متعرض نہین ہوتے سوا ے ان صورتون کے جنین کہ بیخ غرض مذہب محمدی کے جسکے کہ وہ رہنما ہین خلل واقع ہوتا ہو — کم رتبہ کے امام ایران مین بیخ سیرت کے اکثر مخالف بڑے امامون سے ہین — باوجود کم ہونے علم و فضیلت کے وہ دعوے کمال کا رکہتے ہین اور چاہتے ہین کہ انکا ادب کیا جاوے مگر انہین کوئی نہین مانتا یہہ باعث انکی نارضامندی کا تمام لوگون مین سے ہے — یہہ لوگ ایرانیون کے غیر مذہب والون پر شفقت و دلجوئی دیکہنے سے ہمیشہ برہم ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ رکہنا کسی طرحکے علاقہ کا سات غیر مذہب والون کے بہت بڑا ہے اسطور پر بسبب اظہار اپنے تعصب مذہبی اور تعرض غیر مذاہب کے وہ بیخ حاصل کرنے وقار کے بزعم انکے عندیہ مین سعی بلیغ عمل مین لاتے ہین — انہین کے ہم وطن انکو اکثر اوقات الزام نفس پرستی کا لگاتے ہین — کہنا اسی عبارت کا کہ فلانا شخص مانند ایک ملّا کے فلانے شخص سے مقدم ہے یہہ معنی رکہتا ہے کہ اوسکو اوس شخص سے برسلے درجہ

درجہ کے خصومت و دشمنی ہے

سیرت باشندون جدا جدا شہرون اور قصبات ایران کے ایکدوسرے سے بہت مختلف ہے اور بسبب اختلاف طبایع اور عادات اُنکے آبا و اجداد کے پیدا ہوئی ہے — اہل قزوین اور باشندگان تبریز اور ہمدان اور شیراز اور یزد کی اسقدر شجاعت کے سبب سے معروف و مشہور ہین جتنے کہ سکنہ کوم و کاشان و اصفہان کے بزدلی مین انگشت نما ہین — ساکنین ان شہرون کے جو پہلے مذکور ہوئے اکثر جنگی قومون کے نسل سے ہین اور آبا و اجداد پچھلے ملک کے باشندون کے سنے کئی سو برس سے فن سپاہگری کو ترک کر گئے اور کام اختیار کئے ہین — اگرچہ بعضے ایرانی بہ نسبت بعض کے کم جنگجو ہین لیکن اختلاف سیرت جو اس بات سے واقع ہوتا ہے اسقدر بڑا نہین ہے کہ اُنکو شامل کرنے سے بیچ عام بیان سیرت ایرانیون کے مانع آوے — اگر اوپر شکل ظاہری اِن لوگون کے نظر کیجاوے تو یہ سب اچھے معلوم ہوتے ہین — وہ بلند بالا نہین ہوتے لیکن ایسا ہی کم ہوتا ہے کہ انمین سے کوئی پست قد یا عیب دار ہو — یہ لوگ اکثر توانا اور چالاک ہوتے ہین — رنگ اُنکے چہرہ کا سانولا یا سفیدی مین مانند صورت ایک شمال مین رہنے والے فرنگی کے ہوتا ہے اور اگر بالفرض انمین سرخی رخسارہ فرنگی کی سی نہوتب بھی دمک اُنکی صورت کی اور صحیح المزاجی انہین بہت زیبائی بخشتی ہے — یہ آدمی تیز طبع اور شگفتہ مزاج اور خوش اطوار ملنسار اور

ہیکہ ... ہین اور سوائے بعضون کے ایسے فضول خرچ ہین
جیسے کہ تمامی سے شرفا وہان کے مہربان اور شفیق آقا ہوتے
ہین اور غربا بھی بجاآوری اپنی خدمات کی در تحصیل احکام کے بہت چالاک ہین ان ملکون مین جہانکہ از روئی قانون کے
ہر ... شریف کو یکسان حمایت ملتی ہے اور جہانکہ نوکر بالکل حالت غلامی مین نہین ہوتا
ان بہ نسبت اُن ملکون کے جہان حاکم سب مختار کل ہے آقا و نوکر
ایک دوسرے سے بہت علیحدہ ہوتے ہین سب جبار ملکون مین جہانکہ
متوسط الحال لوگ نہین ہوتے نوکر اکثر پایہ دوستی پر ہوتا ہے لیکن
یہہ رابطہ دوستی کا فقط تبہی تک رہتا ہے جب تک کہ بلند پایگی
آقا کی واقع مین اسقدر ہو کہ طرفین اپنے اپنے رتبہ کو بہول نجاوین
یعنے آقا کو خیال اپنے بلند پایگی کا اور نوکر کو اپنی کمی رتبہ کا فراموش
ہوجاوے — دروغگوئی ایرانیون کی ضرب المثل ہے اور وہ
اِس عیب کا انکار نہین کرتے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ عیب دروغگوئی کا
طریقہ عملداری سے متعلق ہے اور نتیجہ اُس حالت کا ہی جسمین رعایا
اِس ملک کی ہی اور اسمین شک نہین کہ جب حکام ظلم وزبردستی
کرینگے تب مظلوم آدمی جسطرح سے اونسے ہو سکیگا اپنے
تئین بچاوینگے اور جب کہ اتفاق اور قوت نہو تو صورت حفاظت
کی سواے فریب اور حیلہ کے اور کچہہ نہین ہے — لیکن اس
عادت بد سے جو اپنی حفاظت کے لئے پڑ گئی ہے انکے اخلاق
مین کچہہ فرق نہین واقع ہوتا — ایران مین بہی اکثر جیساکہ اور
جبار فرمان روایون کے ملکون مین ہوتا ہے میرزدہ یا حاکم شہر مستحق

مستحق احسانمندی اور توصیف اپنی محکومین کا بسبب مستقل رہنے کے
جہوٹ بولنے مین ہوجاتا ہے کیونکہ وہ بسبب دروغگوئی کے اپنی
زندگی کو معرض خطر مین ڈال کر اور دونکے جان ومال کو جو اوسے اپنا
محافظ اور حمایتی خیال کرتے ہین محفوظ رکہتا ہے — ترکیب عملداری
ایران کی شاید ایسی نہین ہے جس سے احتمال رعایا کے فریبی
یا دروغگو ہونیکا ہو بلکہ تدابیر ملکداری سے یہہ توقع بڑتی ہی —
جبار آقا اور شوہر کے غلامون اور بی بیون مین ضرور ہے کہ تمام
عیوب جو انکے متبذل حال سے تعلق رکہتے ہین پائے جادین
— انکی اولاد ابتدا ہی مین اپنے عزیزون سے تعلیم دغا وفریب کی
پاتے ہین اور یہہ تعلیم خردسالی کی آگے کو انکے دلمین محبت مستحکم
ہوجاتی ہے — اگرچہ وہ گفتار وعظ ونصیحت کے درباب صداقت
کے سنتے ہین اور آپ بہی تعریف راستی کی زبان پر لاتے ہین
لیکن احتیاط انکو سچ کی ہمیشہ پابند رہنے سے جسکو وہ مضر تصور کرتے
ہین مانع آتی ہے — قسمین جو وہ ہمیشہ بواسطے اثبات اپنی
راست گفتاری کے کہاتے ہین صرف دلیلین اس بات کی ہین
کہ وہ دروغگو ہین — وہ سوگند بادشاہ اور مخاطب اور اپنے
یا اولاد کی سر کی کہا کرتے ہین کہ ہم جہوٹ کو زبان پر نہین لاتے
اور اگر اسپر بہی ایک غیر شخص انکے صدق گفتار پر اشتباہ کرے
تو وہ بعض اوقات یون کہتے ہین کہ ایصاحب اگرچہ مین ایرانی
ہون مگر تم میری بات کو پیرایہ صدق سے عاری نخیال کرو —

اسمین جائے شک نہین ہے کہ بعضے ایرانیون کا ایسا حال نہین ہے وہ راست گفتاری مین مشہور و معروف ہین لیکن چونکہ اسطرح کے اشخاص تعداد مین بہت ہی کم ہین اسلئے یہہ داغ انکے ہم وطنون کے نام سے زائل نہین ہو سکتا

ایرانی کبھی حالتین مطیع و متواضع نہین ہو سکتے — وہ جلد خشمناک ہو جاتے ہین اور غیظ کے وقت مین ناعاقبت اندیشی سے کام کرتے ہین — باشندہ ایک غیر ملک کا جو حال عملداری ایران اور طریق گفتار وہان کے مظلومون یکسے واقفیت نہین رکہتا ہو سخت متعجب ہوتا ہے جب وہ کسی قصبہ کے نہایت فرومایہ آدمی کو اپنے سے بڑون کو برا کہتے ہوے سنتا ہے بلکہ بعض اوقات خود بادشاہ کو بہی — اس برا بہلا کہنے پر جو اکثر طریقہ کمینون ایران کا ہے اکثر کچہہ خیال نہین کیا جاتا — بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایسی حرکت کے لئے ملامت کی جاتی ہے یا دو چار گہونسے لگائے جاتے ہین لیکن چونکہ حکام ایسی حرکت کے رفع کرنے مین مداخلت نہین کرتے تو وہ چندان بڑی بات نہین گنی جاتی

سیرت جنگی قومون ایران کی

وہ جنگی اور باشندون کی سیرت سے بہت مختلف ہے — سردار اُن خاندانون کے اکثر بسبب فیاضی اور شجاعت کے یکسان معروف و مشہور ہین — یہہ لوگ بہ نسبت وزرا اور بڑے بڑے عہدہ دارون مملکت کے کم فریبی ہین مکر فریب کے عیب

عیب سے بری نہین خیال کئے جا سکتے اگرچہ یہہ عیب بسبب انکے تکبر اور زبردستی کی کمی پاتا ہے — چونکہ ایام طفولیت ہی سے نخوت انکے دمین جاگیر ہوتی ہے اور گرد و پیش انکے خوشامدی محکومین ہی رہتے ہین تو انکو عادت منسوب کرنے عظم شان کے اپنی طرف اور کسر شان کی اوروں کی طرف پڑجاتی ہے —— غصہ کے وقت انکا عادتی طریق خلق کا جاتا رہتا ہے اور مغلوب الغضب ہوجاتے ہین — بعوض بدزبانی کے جسکو وہ غیظ کے وقت کام مین لاتے ہین انکو سزا نہین ملتی اسلیئے کہ وہ بیچ عذر بدزبانی کے جوانہ عادات اپنی تربیت یافتہ خاندان کا جس سے وہ متعلق ہین دیتے ہین اور اسی جہت سے عفو خطا جو وہ چاہتے ہین انکو حاصل ہوجاتا ہے خود بادشاہ سے بھی جسکے حق مین انہون نے بدزبانی کو کام فرمایا ہو — سیرت ان عمدہ جنگی قومون کی ساتھہ حال ملک کے بدل جاتی ہے — جب کہ حال ملک کا مدت تک ایک قرار پر ہوتا ہے تب انکی خلقی ایمانداری اور زبردستی مین بہت فرق آجاتا ہے — یہہ لوگ دار الخلافہ مین جہانکہ بیچ ایام طفولیت کے وہ اکثر بطور اول کے واسطے نیک چلن اپنے بزرگون کے رہتے ہین تربیت پاتے ہین اور بعد پہنچنے کے بلوغ کو بادشاہ کی خدمت مین ہمیشہ حاضر رہتے ہین — بعد کچھہ وقت کے بھی آدمی اہل دربار مین سے ہوجاتے ہین اور سوا اسکے زیادہ متکبر ہونیکے انمین اور امیرون اور بڑے عہدہ دارون ملک کے بیچ کسی بڑی بات کے فرق نہین ہے — یہہ لوگ یا اور

عالی رتبہ اشخاص ایسے پابند اخلاق اور فرایض مذہب کے نہین ہین
کہ ہم اونکی وصف کچھہ بیان کرین — اخلاق کیطرف تو انکی توجہ
مطلق نہین ہے بلکہ وہ خود اس بات کے معترف ہین اور اگرچہ وہ بیچ
بجا آوری تمام طریقون مذہب کے محتاط ہین لیکن اکثر انکو اصول پر
اعتقاد نہین ہوتا اور اپنے مسائل مذہبی پر بیشتر اوقات بحث و تکرار
ایسی بے احتیاطی سے کرتے ہین کہ وہ بعض اوقات قریب کفر کے
پہنچ جاتے ہیں

سیرت ایلات

یعنے اُن اشخاص کی جو خیمون مین رہا کرتے ہین شہریون کے خصایل سے
بہت مختلف ہے — ایسے آدمیون کے حال مین جو خوبیان اور
برائیان ہوتی ہین وہ انہین موجود ہین وہ راست گو اور مہمان نواز
اور دلیر اور ناتراشیدہ اور ظالم اور لوٹیرے ہین — انکو ضرورت
دروغگوئی اور فریب کی نہین ہوتی اور اسی جہت سے انکو عادت
جہوٹ و دغا کی نہین ہے اور باعث انہین کم برائی ہونیکا بہ نسبت
ان ایرانیون کے جو شہر مین بستے ہین نہونا رغبت انگیز چیزونکا اور
ناواقفیت عیش و عشرت کی لوازم سے ہے اور یہی موجب انکے
فوق کا جسپر وہ نازان ہین کیونکہ یہہ بات منقول ہے کہ یہہ لوگ
شہرون مین نہین رہتے یا انہین بطور فتح کرنیوالون کے بدون
سبقت لیجانے کے شہریون سے ہر ایک طرحکی بڑی حرکت مین
قدم نہین رکہتے

ایرانی عورتین جو شہرون مین رہتی ہین ہمیشہ غلامون کی حالت مین

مین ہوتی ہین اور اسی سبب سے انمین بہتیرسے اوصاف غلامانہ پائے جاتے ہین ـــ بیان کرنا حال مختلف خصایل اُس گروہ کا جو اور دنمین رتبہ نہین رکہتی ہے چندان بڑی بات نہین ہے اور اگر ایسی بہی ہوتے تو حاصل ہونا اسیقدر اطلاع کا اس باب مین جس سے صحت کو نہین متعذر ہوتا ـــ عورتین خانہ بدوش قومون کی فی الجملہ آزادی رکہتی ہین اور اگر شہر کی عورتون سے خوش اندامی اور نزاکت مین کم ہین تو محنت کشی اور بہتیری اور اوصاف مین اُنپر فایق ہین ـــ ان قومون مین اکثر عالی ہمت اور شجاع دیکہنی مین آئے ہین یہہ علو ہمت اور شجاعت صرف انکی مطلق العنانی کے سبب سے پیدا ہو سکتی ہے

بیچ ذکر عام ایرانیون کے

ان لوگون کے وصف مین یہہ لکہہ سکتے ہین کہ وہ خوبصورت اور چالاک اور توانا اور تیز طبع اور صاحب ذہن رسا اور خوش اطوار ہین ـــ اگر انکو بطور ایک قوم کے تصور کرین تو انپر اطلاق دلیری کا کر سکتے ہین اگرچہ شجاعت جو اُنسے ظہور مین آئی اکثر بطور پر اوپر سیرت انکے سردارون اور مقصود جنگ کی منحصر تہی جیسے کہ جرأت اور ملکون کے آدمیون کی جو انہین کیسی حال مین تہے ـــ برائیان انکی بہ نسبت خوبیون کے زیادہ آشکار ہین ـــ چونکہ بسبب طریقہ اپنی عملداری کے انکو ہر وقت ضرورت رجوع کیطرف فریب اور زبردستی کے پڑتی ہے تو وہ کبہی مطیع اور کبہی گردنکش ہو جاتے ہین ـــ بہت سے اور بڑے عیوب جو انکی سیرت مین پائے جاتے ہین اسی جہت سے

ظہور مین آتے ہین اور سواے ایران کے شاید کوئی ملک ایسا
نہوگا ہے جسمین بد اطواری وہانکی باشندون کی بد طریقہ عملداری سے
منسوب کی جاوے — اس بات کے کہنے سے اگرچہ ہیچ قباحت
اطوار باشندون کے کمی ممکن ہے لیکن توقع انکی اصلاح پر آنیکی نہین
کیونکہ وقوع اصلاح کا انکے اطوار و عادات مین صرف بسبب انقلابون
عظیم کے آن واحد مین ممکن ہے اور یہہ نظر بحال گذشتہ ایران کی اور
اسکی جواب سے ہے متعذر معلوم ہوتا ہے

ضرورت اضافہ کرنے کسی امر کی بیچ اس حال ایرانیون کے جو مذکور ہوا
کچھہ نہین ہے کیونکہ اسکو ایسے ایک صاحب نے لکہا ہے جسے اکثر اوقات
قابو بچشم خود دیکھنے اس حال کے حاصل ہوی ہتی اور جسنے بسبب اپنی
دیانتداری اور دانشمندی کے انگریزون کے نام کو ایران مین بہت
عزیز کر دیا — شہادت سنارڈن صاحب کی بہی قابل تحریر کے ہی
اسواسطیکہ اوس سے واضح ہوتا ہے کہ جو باتین سر جان مالکم صاحب
کی دلبر ایرانیون کی سیرت کے باب مین منقوش ہوئین وہی بعینہ
سنارڈن صاحب کے بہی جنہون نے حال انکا بیچ ستر ہوین صدی کی
قلمبند کیا ہے منقوش خاطر ہوئین — ان صاحب کا بیان یہہ ہے کہ
ایرانی شکیل اور عقیل ہوتے ہین — انکی طبایع تیز اور مضمون
آفرین اور حافظے قوی ہین اور انہین معلومات اور استحضار بہی ہے
— خلقی میلان طبیعت انکا طرف علوم و فنون کے سبب ہے اور وہ
— یہہ لوگ نامور ہی یا خود پسند ہی کو عزیز رکھتے

رکھتے ہین — طبیعتین انکی سلیم ہوتی ہین اور صاحب ذہن اور منصوبہ باز اور بہادر اور تربیت یافتہ اور نیک نہاد ہین — فضول خرچی اور عیاشی کیطرف رغبت انکی جبلّی ہے اور اسی باعث سے وہ کفایت شعاری اور تجارت کو نہین سمجھتے — الغرض ان لوگون کو وقت خلقت کی وہی قوّتین حاصل ہوتی ہین جو اور ملک کے اشخاص کو ہوتی ہین لیکن آدمی کسی ملک کے اپنی لیاقتون کو ایسا ضایع نہین کرتے جیسا کہ ایرانی کرتے ہین

ایرانی راحت و رنج زندگی اور بیم و امید آیندہ کا بہت اعتقاد نہین رکھتے اور قصد حصول فائدہ کا محض بارادہ صرف کرنے کے انکو ہوتا ہو نہ بارادہ رکھہ چھوڑنے کے — وہ متمتع ہونا فوائد حال سے پسند کرتے ہین اور جو جو فوائد کہ انکے حیطہ اقتدار مین ہین اون سے متمتع ہوتے ہین اور چندان فکر آیندہ کا نہین کرتے اور سے حوالہ تقدیر الٰہی کے کرتے ہین

ایک بات قابل

بہت تعریف کے انمین یہہ ہی کہ وہ بیگانون سے بمہربانی پیش آتے ہین اور مہمان نوازی انکا طریقہ سب سے ہے اور ان مذاہب کے جنکو وہ اپنے عقیدہ مین جھوٹا بلکہ بہت برا جانتے ہین متعرض نہین ہوتے — اگرچہ ملّاؤن ایران کے جو غیر مذہب لوگون سے کمال تنفر اور تعصب رکھتے ہین اور ہم بنسبت ملّاؤن اور ملکون کے اس بات مین زیادہ ہین قطع نظر کرین تو ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ ایرانی مذہب کے باب مین نرمی و انصاف گفت و گو کیا کرتے ہین —

وہ یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ طریق پرستش بتید آدمیون کی یکسان اچھی اور موثر
ہوتے ہین اور بیماری و ضرورت کے وقت غیر مذہب کے لوگون سے
دعا چاہتے ہین — یہہ بات شارڈن صاحب کہتے ہین کہ ہمنے اکثر
بچشم خود دیکھی ہے — استدعا دعاے خیر کی غیر مذہب کے
اشخاص سے منسوب ساتھہ مسائل اُنکے مذہب کے ہم نہین کرتے
اگرچہ اُسکی رو سے اجازت تعرض کی نہین ہے بلکہ یہہ امر بباعث
اطوار سلیم اِن لوگون کے ہے جنکی طبیعت قضیہ اور ظلم سے متنفر ہے
اور پرسیم بیان کرتے ہین کہ ایرانی
عیاشش اور فضول خرچ ہوتے ہین پس اِس سے یقین کیا جاویگا
کہ وہ کاہل بھی بہت ہین اسواسطے کہ عیاشی اور کاہلی مین باہم پیوند ہے
— وہ محنت سے بہاگتے ہین اور یہہ ایک عام سبب انکی افلاس کا
ہے — یہہ لوگ کبھی نہین لڑتے ہین — غصہ انکا سب گالیان
دینے سے چھٹ جاتا ہے — دو عادتین جو ایکدوسرے سے
منافی ہین اکثر ایرانیون مین پائی جاتی ہین ایک تو یہہ کہ وہ ہمیشہ خدا
اور اسکے کمالات کی تعریف کرتے ہین اور وقت دشنام کے بہی
خدا کے نام کو بری طرح سے زبان پر لاتے ہین — سب آدمی
قطع نظر اِس سے کہ اعلے درجہ کے ہون یا ادنے کے یہہ عیب
رکھتے ہین — انکی عورتین بہی گالیان بکتی ہین اور جب کوئی
مرتبہ دشنام کا باقی نہین رہتا تو وہ ایکدوسرے کو ملحد اور بت
پرست اور یہودی اور نصرانی کہتے ہین — یہہ عیوب جو مذکور

مذکور ہوئے صرف جہوٹے ہین — علاوہ ازین یہہ لوگ فریبی اور جہوٹ
اور پرلے درجہ کے چاپلوس ہوتے ہین وہ خوشامد کے فن سے
خوب واقفیت رکہتے ہین اور جبکہ وہ بے شرمی سے تملق کرتے
ہین تب اسمین اشارات ورغبت انگیز الفاظ استعمال مین لاتے ہین
— جہوٹ بہی انکا پرلے درجہ کا ہوتا ہے — دروغگوئی
اور قسم کہانا اور جہوٹ شہادت دینا ایک پیسہ کے لئے بہی انکے
نزدیک کچہہ کام نہین ہے — قرض لیکر ادا کرنا نہین جانتے
اور کبہی ایسا اتفاق ہوجاتا ہے کہ وہ فریب دینے کے قابو کو ہاتہہ
سے جانے دین — یہہ اپنے کام وقول وقرار مین یا بیع معاملات
کے ثابت قدم نہین رہتے — باطن مین وہ صلاح وسداد سے
بے نصیب ہین مگر بظاہر اپنے تئین صالح بناتے ہین اس بات سے
یا تو انکو اپنے تئین آپ فریب دینا مقصود ہے یا خوب طرح حاصل
کرنا مطالب اپنے بلند نظری اور عیاشی کا منظور ہے — زناکاری
انکا رسمی طریقہ ہی — ہرچند کہ وہ بالطبع مائل طرف انسانیت اور
رحم اور مہمان نوازی اور ترک دنیا کی اور متنفر اشیاء دنیوی سے
ہون مگر وہ اپنے تئین بظاہر ان اوصاف کے ساتہہ موصوف
کرنے سے باز قصد باز نہین رہتے تاکہ ان خوبیون مین سے جسقدر
انہین حاصل ہین اون سے زیادہ معلوم ہووین — جس شخص نے
سرراہ گذرتے ہوئے انکو دیکہا ہوگا یا تہوڑی دیر انکی صحبت مین
رہا ہوگا اسکی عندیہ مین یہہ لوگ مختلف سیرت کے اوس سے

جو بہان مذکور ہوے معلوم ہونگے لیکن جس آدمی کو انسے کچھ معاملہ پڑا ہوگا یا جو انکے کامون مین دخل دیتا ہے دریافت کریگا کہ ظاہر انکا اکثر خلاف باطن کے ہے — خصایل ایرانیون کے ایسے ہین جو ہمنے تفصیل سے بیان کئے مگر بعضے ایرانی قابل شامل کیا جانے کے ان بدخصایل مین نہین ہین ۔ اسواسطیکہ ایرانیون مین بعضے صاحب انصاف اور راست باز اور صالح اور نیک نہاد اسطور پر ہین جیسے کہ بعضے لوگ اور اچھے مذاہب کے — مگر جسقدر ایک شخص کو اتفاق صحبت ہونیکا ایرانیون سے ہو اُسیقدر اُسپر واضح ہوجاویگا کہ گروہ نیک نہاد آدمیون کا انمین بہت ہی کم ہے

جونس ہین وی صاحب جنہون نے ایران کا سفر بیچ سنہ ۱۸۲۳ع کے کیا حال اپنے مشاہدات کا یون بیان کرتے ہین کہ ایرانی زمان حال کے قوی ہیکل اور بیکار طلب اور دلیر ہین اور اب سب فن سپاہ گری سے واقفیت رکھتے ہین اگر انکی عملداری مستحکم ہوتی تو کوئی ملک زیادہ جلد بہ نسبت ایرانیون کے ایسی خراب حالتون سے جو مذکور ہوئین نہین نکل سکتا — اُن پاس زر بہت ہے — انکے مکانات بآسانی دوبارہ طیار ہوجاتے ہین اور زمین وہانکی سیر حاصل ہے — ان فواید کے سبب سے جو ایرانیون کو حاصل ہین اگر بالفرض اور ملکون کے آدمی وہان نہین آتے تب بھی تاتاری اور ہندی ایران مین جاتے اور اسباب آرام و آسایش زندگی کے اپنے ساتھ وہان لاتے اور انجام کار وہان کے فنون اور صنایع کے کام پھر

یہہ حالت اصلی ترقی کو پہنچے ― ایرانی بالطبع معتدل ہوتے ہین اور
کہانے پینے کے باب مین فرنگستانیون سے بہی زیادہ وہ بے تکلف
ہین ― بطور تفنن طبع کے وہ خواب آور چیزین استعمال کرتے ہین مگر برابر
ترکون کے نہین ― وہ قہوہ بہی تہوڑا تہوڑا پیتے ہین مگر ذٔرد ہمیشہ
اور شربت اور عرق دار چینی کا جسمین چینی پڑی ہو استعمال کرتے ہین
― سادگی انکی طریق زندگی کے باعث کمی مصارف انکی گہر بار کی ہے
اگرچہ قول مسافرین کے انکے مصارف کے باب مین مختلف ہین مگر ہم
خیال کرتے ہین کہ اہل ایران ہوشیاری اور کفایت شعاری سے
خوب واقف نہین ہین

ایرانی خلیق ہوتے ہین مگر تکلف کرنے مین کمال مبالغہ عمل مین لاتے
ہین ― مبالغہ کرنا ہر امر مین طریق مخصوص ممالک مشرقیہ کا ہے ―
یہہ لوگ بسبب ذایقہ شعر فہمی اور سخنگوئی کے بہت معروف اور
مشہور تہے لیکن جنگ و پیکار نے جس سے انکے اخلاق اور علم مین
خلل واقع ہو گیا انکی شوق شاعری کو بہی کم کر دیا اگرچہ اب بہی انکی
طبایع مین آثار جودت اور مضمون تراشی کے جنکے سبئے وہ زمان
سابق مین معروف تہے پائے جاتے ہین ― ایرانی پہلے زمانہ
کے اپنے لڑکے بالون کو یہہ تعلیم کرتے تہے کہ لحاظ صدق گفتہ کو
رکہنا برضرور ہے لیکن اسوقت کے ایرانی بہت مشہور دروغگوئی
کے سبب سے ہین ― یہہ لوگ بغیر لحاظ کرنے راستی کے جو بات
خوش آیندہ ہو کہدیتے ہین ― فراج انکا خوش طبعی کا ہے

لیکن سنجیدگی کے ساتہہ — خاطرداری کرنی مہمان کی ایک جزو انکے مذہب کا ہے — تہوڑے سے تعارف کے سبب بہی امیر وہا انکے بنگانون اور دوستون کی دعوت کرتے ہین — ہمنے انکو کینہ کش نہین پایا — اگرانکی مہربانی ساتہہ اپنے دلی دوستون کے اتفاق جنگ سے دشمنی سے مبدل ہوجاوے تو وہ اکثر اُسے بہول جاتے ہین — یہہ بات زیادہ تر بسبب بے رحمی کے بہ نسبت کینہ کش مزاج ہونیکے ہے — بالعکس اسکے انمین ایسے نرم مزاج آدمی کم ہین جیسی نرم مزاجی کا حکم ازروے مذہب نصرانیون کے ہے صرف خیال مین یہہ لوگ ملایم مزاجی اور تسلیم مین نصرانیون سے فایق ہین

میجر سکوٹ ویرنگ صاحب لکہتے ہین کہ ایرانی خوش کرنیوالے اور دل بہلانیوالے رفیق ہین لیکن انکی باتون اور قول و قسم پر بالکل اعتماد کرنا نچاہیئے — پس لازم ہے کہ آدمی ہمیشہ ہوشیار رہے تاکہ انکے دم مین نہ آجاوے اور اسکے لئے ترکیب یہہ ہے کہ انکی کسی بات کو قابل اعتماد نجانے — خوش کرنیکو یہہ لوگ اپنا فرض سمجہتے ہین اور بیچ اسکے [illegible] مین لانیکے انکو خیال عزت اور ایمان کا کچہہ نہین رہتا — یہہ لوگ صحبت کو خوب گرم رکہتے ہین مگر خصایل انکے بہت ہی ناپسندیدہ ہین — اکثر ایرانی بڑے درجہ کے عیاش اور بدنام ہین اور وہ کبہی شاذ و نادر حوالہ دینیسے اُن خطایا کیسے باز رہتے ہین جو ہر ایک ملک مہذب مین بد تصور کئے جاتے ہین — عادت [illegible] سے بہتر ہی انکی برائیان انکے عقیدہ

عندیہ مین قصور خفیف معلوم ہوتی ہین لیکن دستور اُن سخت بُرائیون سے کے
جو ایرانیون کی سیرت مین پاسئے جاتے ہین پردہ پوشی نہین کر سکتا
سے جو بات کہ بیچ تائید یونانیون کے بیان کی گئی ہے وہ ایرانیون
کے حق مین نہین کہی جا سکتی اسواسطیکہ انکے قوانین ایسے ہین جنسے اُن
جرمون کو جو وہ کرتے ہین داغ لگتا ہے

فریزر صاحب نے بھی ایسی ہی مذمت ایرانیون کی ہے وہ کہتے ہین
کہ بڑی باتین انمین بیشک دروغگوئی اور دغابازی ہر قسم کی اور سیاہ
ہین اور خودغرضی اور طمع اور بزدلی ہین ۔ کوئی دغا یا حرکت کمینگی سے
یا خطا ایسی نہین ہے جسے ایرانی فائدہ کے خیال سے نہ کرگذرین اور
عادت دروغگوئی کی انکو اسقدر ہے کہ جھوٹ خود بخود انکی زبان
سے بلے موجود ہونے کسی سبب ظاہری کے اسکے لئے نکلتا ہے ۔
اُن لوگون کے نزدیک جنکو کبھی اتفاق دریافت کرنے خصایل ایرانیون کا
نہین پڑا یا جنہون نے بشر کو ایسے حالمین جو مورث ضرر اسکے اخلاق
اور عقل کے لئے ہو نہین دیکھا سیرت ایرانیون کو جو ہمنے یہان بیان
کی ہے شاید حمل اوپر مبالغہ یا تنفر یا عداوت کے کرین کے لیکن
اگر وہ باتین واقعی جو ہربرٹ اور شارڈن اور مین ڈی اور اور
صاحبون نے لکھی ہین مشاہدہ کیجاوین اور بعد اسکے ایرانیون کے
خصایل پر غور عمل مین آوے تب واضح ہو جاویگا کہ آیا جو ہمنے
انکی سیرت کے باب مین قلم بند کیا ہے وہ سچ ہے یا جھوٹ ۔
اسمین شک نہین کہ بعضے اہل ایران اُن عیوب سے جو مذکور ہو

۱

باک مین ہے۔ اگر یہی لوگ زیر حمایت ایک بہتر عملداری کے ہوتے تو جیسے کہ وہ بالفعل ہین اوس سے بہت اچھے ہوتے لیکن مسافر تو وہی حال بیان کریگا جو اوسنے بچشم خود دیکھا ہے ۔ اس طریقہ عملداری سے جو اب وہان جاری ہے اصلاح پر آنا اہل ایران کا متعذر ہے

ایرانیون کی سیرت کے ساتھ

طریقہ آتشپرستی کے بہی بگڑ گئے ہین مصداق اسکے یہہ ہی کہ اون اچھے دستورون اور طریقون دردمندی اور غمخواری اور محبت مین سے کچہہ باقی نہین رہا جن سے اتحاد آدمیون مین رہتا ہے اور ہر ایک درجہ کا آدمی اپنے مرتبہ سے تجاوز نہین کرتا ۔ انتظام کسی طرحکا وہان نہین ہی اور میل اشخاص کا طرف عذر کی پایا جاتا ہے جسکا انجام کسی انقلاب مین ہوتا اگر مذہبی باتین وغیرہ جو سب چیزونکو انکی اسی حالت پر رکہتے ہین جسمین کہ وہ اب ہین اور سعی کو جو واسطے اصلاح کے کیجاوے مانع ہوتے ہین خارج ہوتین ۔ غیر مامون ہونا رند کی یا کسی عضو یا مالکا ایک روز کے لئے بہی بے اعتمادی درمیان لوگون کے پیدا کرتا ہی ۔ ہر ایک کو خیال اپنا رہتا ہے اور ساعت بہری کیواسطے ۔ ایک آدمی دوسرے سے اندیشہ رکہتا ہی ۔ نوکر کو اعتماد آقا پر نہین ہوتا اور نہ آقا کو نوکر پر ۔ اگر کوئی ترغیب واسطے علیحدہ ہونیکے نہو تو بسبب ضرورت کے طرفین یعنے آقا و نوکر بالاتفاق رہ سکتے ہین لیکن تہوڑی سے بہی توقع ترقی کے باس قرابت قریبہ کو [illegible] آجاتی ہے ۔ اسی ظلم کے سبب سے انکو وہ اسایش

آسایش جو سب کثرے سے حاصل ہوتی ہے نہین ملتی کیونکہ انمین اتفاق نہین ہے
باپ اور بیٹا ایکدوسرے سے اندیشہ رکہتے ہین اور اکثر ایکدوسرے کو
ناپسند کرتے ہین — طرفہ تر یہہ ہے کہ بی بی سبب بے اعتمادی شوہر
کے جان اور باعث بے محبتی اولاد کے جو مال خاوند کہ اسکو ہاتہہ لگتا
ہے ایام مصیبت کے لئے چہپا رکہتی ہے — بڑی خرابی یہہ ہے
کہ کوئی صورت اصلاح ملکی کی نہین نظر آتی اسواسطیکہ کسی طرح کی
توقع تبدل کی وہانکے طریقہ عملداری مین نہین پڑتی

یہہ منقول ہے کہ ایرانی تمام ممالک شرقی کے لوگون مین سے خلیق
ہین — شک کرنا اس امر مین ناپسندیدہ ہے لیکن ہمنے کوئی باعث
انکے خلیق ہونیکا نہین پایا — اگر مراد خلق سے بخوبی پیش آنا ساتہہ
بڑون اور ہمسرون کے اور استعمال مین لانا کلمات تکلف کا گفتگو مین
اور پابند رہنا رسوم کا ہو تو ایرانیون مین یہہ باتین فی الجملہ پائی
جاتی ہین لیکن اگر خلق سے مروت اور شفقت نسبت تمام آدمیون
کے قطع نظر اس سے کہ آشنا ہون یا بیگانہ اور وہ عنایت جو تہ دل
سے کی جاوے اور باز رہنا ایذا رسانی سے اپنے کمترون اور بہی
مخالفون کو اور ملحوظ نرکہنا اپنے اغراض اور فوائد کا مقصود ہو تو یہہ
اوصاف ایرانیون مین بہت ہی کم ہین قطع نظر اس سے کہ وہ امیر
ہون یا غریب — تہوڑی بہت مروت بیشک بیچ اعلے رتبہ
کے لوگون ہر ایک ملک مہذب کی پائی جاویگی لیکن ہمکو یقین ہے
کہ بہت سے اشخاص ایشیا کے کسی ملک کے وہ ہون اسیقدر خلیق

باسے جادین سگے جتنے کہ ایرانی ہین — ہندوستان کے آدمی بہی یقین ہے کہ ایسے ہی ہونگے اور عرب بہی جنسے ہمین اتفاق ملنے کا ہوا ہے ایسے ہی ہین اگرچہ انکی عادات اورون سے بہت مختلف ہین اور ترکونمین خلق اُس نوبت کا ہے کہ اسمین کچہہ سختی پائی جاتی ہے — ہمکو ایسا یقین ہوتا ہے کہ منسوب ہونا ایرانیون کا ساتہہ خلق کے زیادہ تر بسبب خوبی انکی زبان کی ہے نہ بسبب کسی اور بات کے — انکی زبان مین مبالغہ کی باتین اور استعارات بہ نسبت اور زبانون ممالک شرقی کے بہت بولی جاتی ہین اور اگر انکے روزمرہ کی گفتگو کو لفظ بلفظ خیال کرین تو قریب مہمل کے ہوگی — ادنے سی بات ایرانیونکی وقت ملاقات کے یہہ ہے کہ وہ اپنے تئین غلام مخاطب کا کہتے ہین اور یہہ بہی کہ ہمارا گہر اور اثاثہ البیت بلکہ ملک بہی مخاطب ہی کا ہے — جس چیز پر انکی تم اتفاقاً کچہہ گفتگو کرو خواہ وہ قلیان خواہ گہوڑا خواہ اسباب یا پوشاک ہو سب کو وہ پیشکش مخاطب کے گردانتے ہین لیکن اس تقریر پر انکی ذرا بہی اعتماد اسطور پر نہین کیا جاتا جیسا کہ اوپر اعبارت کے جو اخیر مکاتیب مین کاتب اپنی طرف سے لکہتا ہے مثل ہیچکارہ فلان یا مخلص قدیم یا نیازمند دیرین وغیرہ مگر اسطرح کے کلمات وہ سب سے نہین کرتے — یہہ بطور اس خوش پوشاک کے ہے جو محض واسطے دکہانے کے خوش روز پہنتے ہین یعنے اسطرح کی گفتگو فقط انہین اشخاص سے کیجاتی ہے جنکا ادب ولحاظ انہین منظور ہوتا ہے یا جن سے وہ ڈرتے ہین — اگر معاملہ بالعکس

بالعکس ہو جاوینے تو وہ خلاف اِس طریقہ کے جو تند کور ہوا نہیں اشخاص
سے پیش آدین جنکا پہلے ادب و خوف اُنکے دلمین تہا — یہہ بات
ہمکو تجربہ ثابت ہو چکی ہے پس حال انکے ادب و خوف سے پیش آنیکا
یہان سے واضح ہے کہ آیا وہ حقیقت مین ہے یا محض ظاہری
اگر یہہ مقصود ہو کہ وضع و شریف
اہل ایران مین سے خلیق ہین تو ہم اُسکو بہی تسلیم نہین کرتے — خوبی
زبان ایران کی کمینہ سے کمینہ آدمی کی گفتگو کو مرغوب کر دیتی ہے
اور وہ اپنے دوست سے بیج بیجا آوری رسوم تکلف کے ویساہی
محتاط ہوتا ہے جیساکہ خان اُسکا آقا لیکن اگر کوئی شخص اُسکے حال کو
بیچ اور امور دنیوی کے ملاحظہ کرے تو اوس سے واضح ہو جاویگا
کہ وہ اور ملکون کے گنوارون سے کچہہ فوقیت نہین رکہتا ہے —
واقع مین بعضے لوگ فرومایگون ایرانکے مین سے مثلاً ساربان اور خچروالے
اور سائیس وغیرہ وحشت مزاجی اور بدزبانی مین اور ملکون کے
ساربانون اور خچروالون وغیرہ پر فایق ہین اگر فوقیت کا ہونا
امکان رکہتا ہے — اسمین شک نہین کہ ایرانی خوشدل وظریف
ہوتے ہین اور انمین بہ نسبت اور باشندگان ایشیا کے سنجیدگی
مزاج کم ہوتی ہی — یہہ لوگ ذراسی تحریک سے خوش طبعی پر آجاتے
ہین اور بہ نسبت عرب اور ترکون یا ہندوستانیون اور افغانون اور تاتاریون
کے زیادہ صاحب طبع ہوتے ہین اور بسبب ظرافت اور جبلّی ہنساتی
کے جو انکے مزاج مین ہے وہ ایشیا کی فرانسیسی بجا کہلاتے ہین

 لیکن اگر مقصود انکی تشبیہ سے ساتھہ اہل فرانس کے یہہ ہو کہ ایرانی مانند فرانسیسون کے خوش اخلاقی اور آداب کے باب مین ہین تو ہم اِس وجہ تشبیہ کو صحیح نہین کہہ سکتے

اطلاق مہمان نوازی کا جو ایرانی اپنے اوپر کرتے ہین ایسا ہی سب سرو پائے وجہ اس اطلاق کی یہہ ہے کہ جب تک ایک بیگانہ شخص بیچ حدود انکی ملک کے رہتا ہے تب تک وہ اسکو مہمان ملک کہا کرتے ہین اور یہہ کہنا ہی واسطے اُس بیگانہ آدمی کے ہے جو معزز ہوے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوازم میزبانی کے وہ کما حقہ بجا نہین لاتے ہے ایسا ہی حال اُس صورت مین ہوتا ہے جب کہ کسی کے گہر مین رعایا سے کوئی شخص مہمان آتا ہے یہہ بات تحقیق نہین ہے کہ انمین باہم کیا طریق برتا جاتا ہی لیکن غالب ہے کہ رسم ایکدوسرے کی ضیافت کی انمین چندان جاری نہین ہے اسمین جاے شک نہین ہے کہ جب مہمان انکا ایسے رتبہ کا آدمی نہین ہوتا جس سے انہین توقع حصول اعتماد یا منفعت کی آئندے سئے ہو تو وہ اوس سے بسرد مہری سلوک کرتے ہین ہے اس بات کا حال ہمکو تجربہ سے معلوم ہے اور اگرچہ بعضے انمین کے ایسے ہو سنگے جو مہمان نوازی کے طریقہ کو برتتے ہون لیکن ہم کو وجہ کافی واسطے تعریف کرنے مہمان نوازی ایرانیون کے نہین ملتی یہہ بات سبکی زبان سے

سُنی جاتی ہے کہ اہل ایران بہ نسبت ترکون اور اہل عرب کے مثلا کم متعصب مذہب کے مین ہین لیکن چونکہ یہہ خلاف ہمارے

ہمارے مشاہدہ کے ہے تو ہم اسکو معتبر نہین جانتے — ایرانی
بباعث زیادہ خوشدل وظریف ہونیکے اپنے ہمسایون کی نسبت ان سے
زیادہ غفلت بیچ بجا آوری رسوم مذہب کے ظاہر کرتے ہین —
بہتیرے ایرانی ایسے ہین کہ وہ مذہب کی باتون پر بہ نسبت اپنے
ہمسایون کے کم سختی سے گفتگو کرتے ہین اور شاید بہ سبب اپنی سیرت
خلقی کے وہ ہمیشہ غیر مذہب والون کو بسبب ناپاک کرنے انکے معابد کے باہر نہین
ڈالتے — اور سب باتون مین انمین اسقدر تعصب ہے جیسا کہ عرب
یا ترکون مین — بعضے باتون مین وہ بعینہ مانند ترکون اور عرب کے
ہین — اگر ایک عرب یا ایک ترک ایک نصرانی کو اپنا مہمان کرتا
ہے تو وہ اسکے ساتھہ ایکہی قاب مین کہانا کہاتا ہے اور اسمین اور
مسلمان مین کچھہ تمیز نہین کرتا — ایرانی بہی اسیطرح نصرانی کو اپنے
گہر مین آنے دیتا ہے لیکن اسکے کارخانہ کو اپنے گہر کے کارخانہ سے
باحتیاط الگ رکہتا ہے — اگر اسکے مہمان نصرانی کو اسکے ساتھہ
کہانا ہو تو اسکے لئے جدا خوان آتا ہے اور بقدر امکان اوس سے
جدائی منظور رہتی ہے — یہودی اور نصرانی اکثر ایران مین بیچ حمامون
بار عام کے نہین جانے پاتے — اگر کوئی فرنگستانی قصد حمام کا
کرتا ہے تو پہلے اطلاع اسبات کی کیجاتی ہے تاکہ وہان پردہ
ہو جاوے اور سبب اس امر کے برداشت کرنیکا زیادہ تر یہہ ہے
کہ بادشاہ وہانکا اس اجازت کو حق فرنگستانیون کا نہین تصور کرتا
بلکہ اسمین بنسبت آفت پیش آنیکو مفید مطلب جانتا ہے — اگر ایک

۲۴۴ فرنگستانی بغیر ایک مہاندار کے اور غریبانہ لباس مین مقامون معینہ کے
علاوہ کہین جاوے تو اُسکے آمدورفت کرنے پر اہل اسلام کے
ہاتھون مین سخت تعرض کیا جاتا ہے — اگر ایک نصرانی یا یہودی
ایران مین بیچ کسی بڑی مسجد کے قدم رکھے تو وہ جان سے جاتا ہے
جیسا کہ ترکستان مین دستور ہے — باوجود بڑے ادب کے
جو اہل فرنگ کا کیا جاتا ہے اور باوصف پیش کرنے بڑے انعامون کے
جو یہہ لوگ دینے کو طیار رہوتے ہین تاکہ ایرانی امر مذکور الصدر مین
بہ تعصب ایسے نہ پیش آوین فرنگستانی صرف لباس بدل کر یا خفیہ
مساجد مین جانے پاتے ہین — اگر ایک غریب ارمنی یا یہودی
دربیان احاطہ مقبرہ امام رضا یا حضرت فاطمہ یا مسجد جامع شیراز کے
پایا جاوے تو اُسکی جان جانے مین اسطور پر کوئی شک نہین
رہتا جیسا کہ بروقت اُسکے پایا جانے کے بیچ مساجد قسطنطنیہ یا دمشق
کے

فریزر صاحب نے

خراسان اور اور اضلاع ایران مین جہانکہ اتفاق جانے اہل فرنگ
کا بہت ہی کم ہوا تھا سفر کیا — سیرت وہانکے باشندون کی
غیر ملک والے کے نزدیک خالی عیوب سے نہین معلوم ہوتی —
ممکن ہے کہ بباعث اُس سلوک کے جو خلاف طریقہ مہمان نوازی
کے اُس سے کیا گیا اُس صاحب کی بیان سیرت ایرانیون مین
تنفر کو بھی دخل ہو مگر یہہ صاحب البتہ بعضے اُن ایرانیون کی سادگی
سیرت اور مہربانی کی شہادت دیتے ہین جنسے انکو کام پڑا تہا

بڑا تہا اور بسبب انہین خاص لوگون کے قطع نظر اِس سے کہ وہی چند اشخاص ایسے نیک ہون مناسب ہے کہ داغ بدسیرتی کا نام ایرانیون کے نام سے دہو یا جاوے — جہالت اور تعصب اور فرومایگی اور بے ایمانی کسی طرح سے مخصوص ساتہہ باشندگان ایشیا ہی کے نہین ہے بس بیچ بیان کرنے سیرت لوگون اِس ملک کے لازم ہے کہ عیوب مذکورہ کو بہم قلم انداز کردین — علامات خصایل ملکی مین ایک ترک دوسرے سے اور ایک ایرانی دوسرے ایرانی سے ایسا ممتاز ہوتا ہے جیسا کہ ایک مُلک دوسرے مُلک سے

قطع نظر اِس اختلاف اشخاص کے ایکدوسرے سے اور مباینت جدا جدا اقوام کے سیرت کی جس سے سپاہی اور مُلّا اور شہری اور دہقانی اور خیمہ نشین قومین ایکدوسرے سے ممتاز ہین اختلاف خصایل درمیان باشندون صوبجات کے پایا جاتا ہے جو اُن کے مسکنون سے منسوب ہونا چاہئے — اِس بابت پر خیال نہین کیا گیا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ جس بیان مین سیرت سانولی باشندگان اضلاع جنوبی ایران کے ساتہہ حسین اور سرخ چہرہ والے ایرانیون کے شامل کیجاوے جو نسل میڈ یا پاستہیا سے معلوم ہوتے ہین وہ صحیح نہین ہوسکتا — بیچ باشندگان فارس اور لرستان اور کرمان کے باوجود ملجانے نسل عرب کے بہت سی مشابہت ساتہہ ہندوون کے ظاہر ہے — حقیقت مین پارسیون کے نام سے یہہ نسل اب ہی علیحدہ ہے اور اپنا اصلی نام اور مذہب

بیچ اُن اضلاع ہند کے رکھتے ہے جو زیر حکومت انگریزون کے ہین
— اسی مُلک سے ایرانیون نے علوم و تہذیب اخلاق حاصل کئے
ہین مگر یہہ مُلک ہمیشہ سوائے بعض مواقع کے محکوم ہے رہا ہے
— اِس مُلک سے لیق اور شجاع آدمی بعض اوقات پیدا ہوئے
ہین اور شاید فخر پیدا ہونے جمشید و رستم اور کیخسرو اور زمان حال
کے کریم خان اور لطف علی کا یہی مُلک کر سکتا ہے لیکن کوئی کُنبہ
اِس نسل کا کئی پیڑہیون تک کبھی نہ رہا — مدت مدید سے شاہان
ایران یا تو اعصریہ اور توران یا عرب سے آتے رہے ہین اور
وقت غلبہ اہل اسلام کیسے کوئی بادشاہ نسل ایرانیکا ہوا ہے
خاندان شاہی حال کا نسل ترکون کیسے ہے اور بسبب آنے ترکی
یا تاتاری قومون کے جو مختلف اوقات مین بیچ رفاقت کشور کشادون
کے جیحون کے پرے سے اور کنارہ دریاے والگا اور میدانون
شام سے آئے تھے سیرت اکثرین کی باشندگان ایرانمین سے انکی سیرت
سے ضرور ہو گئی ہوگی — زمان حال کے ایرانیومین بہت طاہر کئیا
والون کی نسل کا پایا جاتا ہے — وہ مُلک جو درمیان کوہستان
اور خلیج فارس کے واقع ہی بالکل اقوام عرب سے معمور ہے
— اہل عرب مدت دراز سے امور بحری مین ایرانیون پر فوق
رکھتے ہین اور اب بھی بسبب عادت پیشہ ملاحی کے سواران ایلام اور
خراسان مین کُرد اور ترکمان اور افغان سب گڈبڈ رہتے ہین
فارس مین ممتاز ہین

تمت بالخیر